ممبئی روزنامہ مرشدانِ خبر ابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 40, Monday- 09 February, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۴۰ ۞ پیر، ۹؍فروری ،۲۰۲۶، ۲۰؍شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

حضرت جبیر ابن نفیرؓ سے روایت ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ البقرہ کو دو آیتوں (یعنی مِنَ الرسول سے آخر تک) پر ختم فرمایا ہے، یہ دو آیتیں مجھے اس کے خزانے سے عطا فرمائی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے لہٰذا ان آیتوں کو تم سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھلاؤ کیونکہ وہ آیتیں رحمت ہیں، (اللہ کے) قُرب کا ذریعہ ہیں اور تمام دینی و دنیاوی بھلائیوں کے حصول کے لئے دعا ہیں۔'' (دارمی)

دھوکہ دہی اور جعلسازی معاملے میں آزاد رکن پارلیمنٹ پپو یادو گرفتار

پٹنہ: بہار کے پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو کو پولیس نے تین دہائی پرانے دھوکہ دہی، جعلسازی اور دھمکی دینے کے معاملے میں گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کو بتایا کہ پپو یادو کو دارالحکومت پٹنہ میں مندیری واقع ان کے رہائش گاہ سے گرفتار کیا گیا۔ گرفتاری کے فوراً بعد انہیں طبی جانچ کے لیے اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (آئی جی آئی ایم ایس) لے جایا گیا۔ ذرائع کے مطابق پپو یادو نے سال 1995 میں پٹنہ کے گردنی باغ علاقے میں اپنی پارٹی کی سرگرمیاں چلانے کے لیے مبینہ طور پر مالک کو دھوکے میں رکھ کر ایک مکان کرائے پر لیا تھا۔ شیلندر پرساد نامی شخص نے اپنے نام پر مکان کرائے پر لیا، لیکن بعد میں مالک کو معلوم ہوا کہ پپو یادو اسے پارٹی سرگرمیوں کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ جب مکان مالک کی بار بار درخواست کے باوجود مکان خالی نہیں کیا گیا تو پپو یادو، شیلندر پرساد اور چندر نارائن کے خلاف گردنی باغ تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ایم پی-ایم ایل اے عدالت کی جانب سے جاری وارنٹ کی بنیاد پر پپو یادو کو جمعہ کی دیر رات گرفتار کیا گیا اور انہیں آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اس دوران پپو یادو نے کہا کہ عوامی مفادات کے معاملے اٹھانے سے حکومت پریشان ہوگئی ہے، اسی لیے انہیں بار بار ہراساں کیا جا رہا ہے۔

ٹیکنالوجی پر صدر دروپدی مرمو کا 'بلیک سوان سمٹ' میں اہم خطاب

بھونیشور: صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے جمعہ کے روز صنعت کاروں اور اختراع کاروں پر زور دیا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مالیاتی ٹیکنالوجی محض منافع کا ذریعہ نہ رہے، بلکہ سماجی انصاف اور شمولیت کے ایک طاقتور ہتھیار کے طور پر معاشرے کے پسماندہ طبقات تک پہنچے۔ اوڈیشہ حکومت اور 'گلوبل فنانس اینڈ ٹیکنالوجی نیٹ ورک' کے اشتراک سے منعقدہ 'بلیک سوان سمٹ انڈیا' سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے ہندوستان کے فن ٹیک سفر کو صنفی انصاف اور شمولیاتی ترقی کی ایک داستان قرار دیا۔ صدرِ جمہوریہ نے فن ٹیک کے ماحولیاتی نظام میں خواتین کے کردار کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کو محض ٹیکنالوجی استعمال کرنے والے صارف کے طور پر نہیں، بلکہ انہیں لیڈر، پیشہ ور اور صنعت کار کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ ہر نئی پالیسی اور پروڈکٹ کا جائزہ اس بنیاد پر لیا جانا چاہیے کہ آیا وہ خواتین کو ڈیجیٹل معیشت میں سرگرم حصہ دار بنانے میں مددگار ہے یا نہیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ صرف ٹیکنالوجی کی موجودگی شمولیت کی ضمانت نہیں ہے۔

بھار میں مڈڈے میل کھانے کے بعد

۷۰؍سے زائد اسکولی بچے بیمار، تحقیقات شروع

مڈڈے میل سے متعلق این جی او کے ذریعہ سپلائی کئے گئے کھانے میں مبینہ طور پر چھپکلی گر گئی تھی۔ افسران نے وجوہات کی تصدیق نہیں کی ہے لیکن تحقیقات کے حصے کے طور پر کھانے کے نمونے کی جانچ کی جائے گی۔ بہار کے مدھے پورہ صدر بلاک کے ساہوگڑھ میں کاروٹولہ کے ایک اپ گریڈ مڈل اسکول میں ہفتہ کے روز مڈڈے میل کھانے کے بعد 70 سے زیادہ اسکولی بچے بیمار پڑ گئے، جس سے اساتذہ، والدین اور مقامی باشندوں میں افراتفری مچ گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کھانا کھانے کے کچھ ہی دیر بعد بچے ایک ایک کر کے بیمار پڑنے لگے۔ بچوں کو قے، پیٹ میں درد، چکر آنا، بے چینی اور گھبراہٹ کی شکایت ہوئی جس سے اسکول کے احاطے میں افراتفری مچ گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی طلباء کے والدین اسکول میں جمع ہو گئے۔ سبھی بیمار بچوں کو فوری طور پر ایمبولینس اور پرائیویٹ گاڑیوں کے ذریعے مدھے پورہ صدر اسپتال پہنچایا گیا۔ اسپتال کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ زیادہ تر بچوں کی حالت مستحکم اور خطرے سے باہر ہے، تاہم ایک بچی کی حالت تشویشناک ہے اور وہ گہری نگہداشت میں ہے۔ اس واقعہ سے پریشان سرپرستوں نے اسپتال کے باہر احتجاج کیا اور معاملے کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق مڈڈے میل اسکیم سے متعلق ایک این جی او کی جانب سے سپلائی کئے گئے کھانے میں مبینہ طور پر چھپکلی گر گئی تھی۔ افسران نے ابھی تک وجوہات کی تصدیق نہیں کی ہے لیکن تحقیقات کے حصے کے طور پر کھانے کے نمونوں کی جانچ کی جائے گی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ڈی ای او) سنجے کمار صدر اسپتال پہنچے اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ معاملے کی مکمل تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ ڈی ای او نے مزید کہا کہ اگر کسی بھی سطح پر غفلت یا کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو متعلقہ این جی او اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس واقعے سے سرپرستوں میں کافی غصہ پایا جا رہا ہے جنہوں نے افسران پر ناقص نگرانی اور لاپرواہی کا الزام لگایا ہے۔ مڈڈے میل پروگرام کے کوالٹی کنٹرول، صفائی ستھرائی کے معیارات اور نگرانی کے طریقہ کار پر سنگین سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس دوران ضلع انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ کسی قسم کی غفلت کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے اصلاحی اقدامات کیے جائیں گے۔ ابتدائی خدشات کے مطابق کھانے میں چھپکلی گرنے کی وجہ سے زہر خوانی (Food Poisoning) کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ضلع تعلیمی افسر (DEO) کے مطابق، یہ کھانا ایک این جی او (پارس ایگرو) کی جانب سے فراہم کیا گیا تھا۔ انتظامیہ نے کھانے کے نمونے لیبارٹری بھیج دیے ہیں اور غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا یقین دلایا ہے۔ تمام متاثرہ بچوں کو فوری طور پر مدھے پورہ صدر اسپتال منتقل کیا گیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق زیادہ تر بچوں کی حالت اب مستحکم ہے، تاہم ایک طالبہ کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔

ہند۔امریکہ تجارتی معاہدہ کے اہم نکات

امریکی یا بین الاقوامی معیارات قبول کرنے ہندوستان اندرون چھ ماہ فیصلہ کرے گا

نئی دہلی: ہندوستان اور امریکہ کے درمیان عبوری تجارتی معاہدے سے متعلق جاری مشترکہ بیان کے اہم نکات درج ذیل ہیں: 6 فروری 2025 کو جاری عبوری معاہدے کا خاکہ مستقبل میں ایک بڑے دوطرفہ تجارتی معاہدے کی بنیاد رکھے گا۔ ہندوستان۔امریکی صنعتی اشیاء اور کئی غذائی و زرعی مصنوعات پر محصول (ٹیرف) ختم کرے گا یا بہت کم کر دے گا۔ ان مصنوعات میں ڈرائی ڈسٹلرز گرین، لال جوار (جانوروں کے چارے کیلئے)، بادام، اخروٹ اور دیگر خشک میوہ جات، تازہ اور پراسیسڈ پھل، سویابین تیل، وائن اور اسپرٹس وغیرہ شامل ہیں۔ امریکہ ہندستانی مصنوعات جیسے ٹیکسٹائل، چمڑا، جوتے، پلاسٹک، ربڑ، کیمیائی اشیاء، گھریلو سجاوٹ، دستکاری اور کچھ مشینری پر 18 فیصد جوابی محصول عائد کرے گا۔ عبوری معاہدہ کامیابی سے مکمل ہونے پر کئی ہندستانی مصنوعات پر یہ محصول مکمل طور پر ختم ہو جائے گا، جن میں جینیرک ادویات، قیمتی پتھر اور ہیرے، ہوائی جہاز کے پرزے شامل ہیں۔ امریکہ قومی سلامتی سے متعلق کچھ محصولات ختم کرے گا جس سے اسٹیل، ایلومینیم، کاپر اور ہندستانی ہوائی جہاز و پرزہ جات کے کاروبار کو فائدہ ہوگا۔ ہندستان کو آٹو موبائل پارٹس کے لیے امریکہ میں خصوصی کم محصول والا کوٹہ ملے گا۔ ادویات کے شعبے میں الگ جانچ کے بعد مزید فائدے مل سکتے ہیں۔ دونوں ممالک اہم شعبوں میں ایک دوسرے کو ترجیحی بنیاد پر منڈی تک رسائی دیں گے۔ ہندستان اگلے پانچ برسوں میں امریکہ سے 500 ارب ڈالر کی اشیاء خریدنے کا منصوبہ رکھتا ہے، جن میں توانائی کی مصنوعات (تیل، گیس) ہوائی جہاز اور پرزے، قیمتی دھاتیں، ٹیکنالوجی مصنوعات (جیسے جی پی یو، ڈیٹا سینٹر کا سامان) کوکنگ کول شامل ہیں۔ ٹیکنالوجی مصنوعات کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ دونوں ممالک تجارت میں حائل دیگر رکاوٹیں بھی دور کریں گے۔ ہندستان امریکی میڈیکل ڈیوائسز، آئی ٹی مصنوعات کی درآمدی لائسنسنگ، معیارات، ٹیسٹنگ اور غذائی و زرعی مصنوعات سے متعلق مسائل حل کرے گا۔

آسام: وزیر اعلیٰ کا مسلمانوں کو بندوق سے نشانہ بنانے کا ویڈیو

آسام بی جے پی اکائی نے ایک متنازع ویڈیو ہٹا دی ہے جسے سنیچر کو اپنے ایکس ہینڈل پر پوسٹ کیا تھا، جس میں وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما کو دو مسلمان مردوں کی تصاویر پر علامتی طور پر براہ راست فائرنگ کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ لیکن سوشل میڈیا پر شدید تنقید کے بعد یہ کلپ ہٹا دی گئی۔ اس میں بی جے پی لیڈر کی رائفل سنبھالتے ہوئے اصلی فوٹیج اور مصنوعی ذہانت سے بنی مسلمانوں کے نشانے کی تصاویر کو یکجا کیا گیا تھا۔ جبکہ اسکرین پر متن میں ''غیر ملکیوں سے پاک آسام''، ''کوئی رحم نہیں''، ''آپ پاکستان کیوں نہیں گئے؟'' اور ''بنگلہ دیشیوں کے لیے کوئی معافی نہیں''، جیسے نعروں کو شامل کیا گیا تھا۔ بعد ازاں ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ سگاریکا گھوش نے ویڈیو کو ''شرمناک'' قرار دیتے ہوئے ذمہ داروں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ بعد کے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، انھوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے آسام اکائی نے غیر قانونی سرگرمیاں روکنے کے قانون کے تحت جرم کیا ہے، جسے انھوں نے ''تشدد کے لیے صریح ترغیب'' قرار دیا، اور کہا کہ ویڈیو کو حذف کرنا ملوث افراد کو بری الذمہ نہیں کرے گا۔ جبکہ کانگریس لیڈر سپریا شرینیت نے کہا کہ ویڈیو کو حذف کرنا ناکافی ہے، اور کہا کہ ''مواد زہر، نفرت اور تشدد کو ظاہر کرتا ہے۔'' ساتھ ہی عدالتوں اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ردعمل پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا، ''بی جے پی درحقیقت یہی ہے: اجتماعی قاتل۔'' اس کے علاوہ وکیل پرشانت بھوشن نے کہا کہ سپریم کورٹ کو اس معاملے پر سوموٹو نوٹس لینا چاہیے اور بی جے پی کے عہدیداروں کو جوابدہ ٹھہرانا چاہیے، جسے انھوں نے ''سنگین فوجداری جرم'' قرار دیا۔ بھوشن نے کہا، ''اگر کوئی حزب اختلاف عہدیدار ایسی پوسٹ لگاتا تو وہ یو اے پی اے کے تحت جیل جا سکتا تھا۔'' صحافی رانا ایوب نے کہا کہ ''یہ پوسٹ اوپر سے گھٹیا پن ظاہر کرتی ہے، حالانکہ وزیر اعظم نریندر مودی مسلم اکثریتی ملائیشیا میں شاندار استقبال کی بات کر رہے تھے۔'' واضح رہے کہ آسام بی جے پی کی یہ پوسٹ شرما کے اس ریاست میں بنگالی نژاد مسلمانوں کو نشانہ بنانے والے ایک سلسلہ وار بیانات کے پس منظر میں آئی ہے۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ ''میاں کو تکلیف دینا ان کا فریضہ ہے۔''

دہلی حادثہ: ۸؍گھنٹے تک گڑھے میں پڑے رہے کمل دھیانی، کسی نے نہیں کی مدد

کمل دھیانی کے موت معاملہ میں ہر اس شخص کے کردار کی جانچ کی جا رہی ہے، جسے حادثے کی اطلاع ہونے کے باوجود اس نے خاموشی اختیار کی

دہلی کے جنکپوری علاقے میں سڑک پر کھودے گئے گڑھے میں گرنے سے بینک ملازم کمل دھیانی کی موت کے معاملے اہم انکشاف ہوا ہے۔ پولیس تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ حادثے کے فوراً بعد کم از کم 5 لوگوں کو اس واقعہ کی اطلاع تھی، لیکن کسی نے بھی بروقت پولیس یا ایمرجنسی خدمات کو اطلاع نہیں دی۔ اس سنگین لاپرواہی کے الزام میں پولیس نے ایک ٹھیکیدار کو گرفتار کیا ہے، جبکہ 2 دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ ایچ ڈی ایف سی بینک میں ٹیلی کالر کے طور پر کام کرنے والے کمل دھیانی شمال مغربی دہلی کے روہنی سے دیر رات اپنے گھر پالم کیلاش پوری لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران جنک پوری علاقے میں جوگندر سنگھ مارگ پر جاری سڑک کی مرمت کے کام کے تحت کھودے گئے تقریباً 5.4 میٹر گہرے گڑھے میں ان کی موٹر سائیکل گر گئی۔ یہ گڑھا 2 کلومیٹر طویل سروس روڈ کی مرمت کے لیے کھودا گیا تھا۔ پولیس کے ذریعہ جانچ کی گئی سی سی ٹی وی فوٹیج کے مطابق رات تقریباً 15:12 بجے ایک سیاہ رنگ کی کار جائے وقوعہ کے پاس رکی۔ ساگر پور کے رہائشی وپن سنگھ شادی کی تقریب سے لوٹ رہے تھے، تبھی انہوں نے بائیک سوار کو گڑھے میں گرتے دیکھا۔ انہوں نے فوری طور پر قریبی رہائشی کالونی کے مین گیٹ پر تعینات سیکورٹی گارڈ کو اس کے متعلق اطلاع دی۔ گارڈ نے پاس ہی گڑھے پر کام کر رہے مزدور یوگیش کو اس کے متعلق اطلاع دی۔ یوگیش گڑھے کے پاس پہنچا اور اس نے دیکھا کہ اندر بائک پڑی ہے، جس کی ہیڈ لائٹ جل رہی تھی اور اس کے پاس ایک شخص بیہوش پڑا ہوا تھا۔ رات 22:12 بجے یوگیش نے اس واقعہ کے متعلق اپنے مالک اور سب کنٹریکٹر راجیش کمار پرجاپتی کو فون پر واقعہ کی اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق پرجاپتی تقریباً 20 منٹ بعد موقع پر پہنچا اور اس نے بھی گڑھے میں لاش اور بائیک کو دیکھا۔ اس کے باوجود نہ تو اس نے اور نہ ہی یوگیش نے پولیس کو اطلاع دی۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ اس کے بعد پرجاپتی نے اپنے مالک اور اصل ٹھیکیدار ہمانشو گپتا کو فون کیا۔ گپتا، پرجاپتی اور کچھ دیگر لوگوں کے درمیان کانفرنس کال ہوئی، جبکہ کمل دھیانی کی لاش اسی وقت گڑھے میں پڑی ہوئی تھی۔ رات تقریباً 45:1 بجے پرجاپتی وہاں سے لوٹ گیا اور یوگیش بھی کچھ دیر بعد موقع سے فرار ہو گیا۔ 'ہندوستان ٹائمز' کی رپورٹ کے مطابق سب کنٹریکٹر راجیش کمار پرجاپتی کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اور اسے کے خلاف غیر ارادتاً حادثہ کا معاملہ درج کیا گیا ہے۔

دہلی: ۱۰۰؍کروڑ روپے کے 'ڈیجیٹل اریسٹ' اسکیم کا پردہ فاش، ۲؍افراد گرفتار

یہ گروہ لوگوں کو ڈر، ذہنی دباؤ اور فرضی قانونی کارروائی کا ڈر دکھا کر کروڑوں روپے کی دھوکہ دہی کیا کرتا تھا

دہلی میں آن لائن دھوکہ دہی کے بڑھتے معاملوں کے درمیان کرائم برانچ کی سائبر سیل کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے۔ پولیس نے ڈیجیٹل اریسٹ اسکیم میں شامل 2 اہم ملزمان انیش سنگھ اور منی سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گروہ لوگوں کو ڈر، ذہنی دباؤ اور فرضی قانونی کارروائی کا ڈر دکھا کر کروڑوں روپے کی دھوکہ دہی کیا کرتا تھا۔ تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ ملزمان سے منسلک بینک کھاتوں میں تقریباً 100 کروڑ روپے کے مشتبہ لین دین کا انکشاف ہوا ہے اور ان کے خلاف این سی آر پی پورٹل 190 شکایتیں یا ایف آئی آر درج ہیں۔ یہ معاملہ آن لائن ذرائع سے ذہنی قید اور نفسیاتی اذیت کی ایک سنگین مثال ہے۔ متاثرہ کو ایک سائبر ٹھگ نے خود کو ممبئی سائبر کرائم کا سینئر آئی پی ایس افسر راگھو متل بتا کر کال کیا اور آدھار کارڈ سے متعلق مبینہ مجرمانہ معاملات میں پھنسانے کی دھمکی دی۔ اس کے بعد کال ایک خاتون پولیس آفیسر کو ٹرانسفر کر دی گئی، جس نے واٹس ایپ ویڈیو اور آڈیو کال کے ذریعہ فرضی ایف آئی آر، گرفتاری کے جعلی وارنٹ اور فوری گرفتاری کی وارننگ دے کر ڈر کا ماحول بنا دیا۔ متاثرہ کے والد اور بیٹے کو بھی معاملے میں پھنسانے کی دھمکی دی گئی۔ 15 اکتوبر 2025 سے 12 دسمبر 2025 کے درمیان متاثرہ کو مسلسل 'ڈیجیٹل اریسٹ' کی حالت میں رکھا گیا۔ اسے کسی سے بات نہ کرنے، روزانہ ملزمان کو رپورٹ کرنے اور مکمل طور پر رازداری برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ مسلسل خوف، سماجی بدنامی اور گرفتاری کے ڈر کے ماحول میں متاثرہ سے 40 لاکھ روپے مختلف قسطوں میں ٹرانسفر کرا لیے گئے۔ ہر ادائیگی کے بعد اسے چیٹ، کال لاگ اور لین دین کے ثبوت ہٹانے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا۔ ٹھگ یہ بھی کہتے رہے کہ اس کے گھر کے باہر پولیس تعینات ہے اور کسی کو بتانے پر فوری گرفتاری ہو جائے گی۔ آخرکار متاثرہ نے ہمت کر کے شکایت درج کرائی، جس کے بعد ای-ایف آئی آر نمبر 2025/60001703 کرائم برانچ میں درج کی گئی۔ معاملے کی تحقیقات انسپکٹر سندیپ سنگھ سائبر سیل کو سونپی گئی، جنہیں تکنیکی ماہر ہیڈ کانسٹیبل اکشے کمار کا تعاون حاصل ہوا۔ ملزمان کے ذریعہ ڈیجیٹل ثبوت مٹانے کے باوجود ٹیم نے پورے واقعہ کو تکنیکی تجزیہ کے ذریعہ دوبارہ ترتیب دیا۔

دہلی سے جیسلمیر جا رہی 'سورن نگری ایکسپریس' میں لگی آگ

لوکو پائلٹ کی مستعدی سے ٹل گیا بڑا حادثہ

یہ واردات اتوار کے روز صبح تقریباً 9 بجے جیسلمیر کے جیٹھا چندن ریلوے اسٹیشن کے قریب ہوئی۔ افسران کے مطابق لوکو پائلٹ نے بروقت خطرے کو محسوس کیا اور فوری طور پر ٹرین کو محفوظ مقام پر روک دیا۔ راجستھان کے جیسلمیر میں اتوار کے روز چلتی ٹرین میں آگ لگ گئی جس سے مسافروں میں کچھ دیر کے لیے خوف و ہراس پھیل گیا۔ حالانکہ عملے کی چوکسی سے آگ پر جلد قابو پا لیا گیا اور کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ معلومات کے مطابق یہ آگ سورن نگری ایکسپریس (12468) کے کوچ کے نیچے لگی جو دہلی سے جیسلمیر جا رہی تھی۔ یہ واردات جیسلمیر کے جیٹھا چندن ریلوے اسٹیشن کے قریب ہوئی۔ افسران کے مطابق لوکو پائلٹ نے بروقت خطرے کو محسوس کیا اور فوری طور پر ٹرین کو محفوظ مقام پر روک دیا۔ جیسے ہی ٹرین رکی، ریلوے ملازمین نے فوری طور پر آگ بجھانے کا کام شروع کر دیا۔ آگ بجھانے والے آلات اور دستیاب ذرائع کی مدد سے کچھ ہی دیر میں آگ پر قابو پا لیا گیا۔ اس دوران مسافروں میں تھوڑی دیر کے لیے افراتفری مچ گئی لیکن حالات جلد ہی معمول پر آ گئے۔ ریلوے افسران نے واضح کیا ہے کہ اس واقعے میں کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا ہے۔ آگ بجھانے کے بعد ٹرین کا دوبارہ معائنہ کیا گیا اور پھر اسے جیسلمیر روانہ کیا گیا۔ واردات کے بعد ریلوے انتظامیہ نے موقع پر پہنچ کر تکنیکی تحقیقات شروع کر دی۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ آگ کسی تکنیکی خرابی یا بریک سسٹم کے کسی حصے میں ضرورت سے زیادہ گرمی کی وجہ سے لگی ہو سکتی ہے۔ تاہم فی الحال آگ لگنے کی صحیح وجہ کا تعین نہیں کیا جا سکا ہے اور ریلوے کی تکنیکی ٹیم کی جانب سے اس کی وسیع تحقیقات جاری ہیں۔ ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کی اصل وجہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آئے گی۔ آگ لگنے کی وجہ فی الحال معلوم نہیں ہو سکی ہے اور معاملے کی تفتیش جاری ہے۔ یہ واردات اس معاملے کے کچھ ہفتوں بعد سامنے آئی ہے جب 14 جنوری کو پوکھران ریلوے اسٹیشن پر سابرمتی ایکسپریس کے ایک کوچ میں آگ لگ گئی تھی۔ اس وقت ٹرین پلیٹ فارم پر کھڑی تھی اور دھواں اٹھتا دیکھا گیا تھا۔ ریلوے عملہ اور سیکورٹی اہلکاروں نے کافی مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا تھا۔ اس واردات میں بھی کسی کے زخمی ہونے یا ہلاکت کی خبر نہیں تھی اور ٹرین کو سیکورٹی چیک کے بعد آگے بڑھنے کی اجازت دی گئی تھی۔

بنگال ایس آئی آر: سماعت کی ڈیڈ لائن ختم، وقت کی حد سے متعلق کنفیوژن برقرار

مغربی بنگال کے ۳؍انتخابی اضلاع میں تقریباً ۱۵؍اسمبلی سیٹوں پر ایس آئی آر کی سماعت زیر التوا ہے، جس کی وجہ سے ڈیڈ لائن بڑھانے کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال برقرار ہے

مغربی بنگال میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) سے متعلق دعوے اور اعتراضات پر سماعت کی ڈیڈ لائن ختم ہو چکی ہے، لیکن کئی علاقوں میں عمل مکمل نہ ہونے کی وجہ سے صورتحال اب بھی واضح نہیں ہو پائی ہے۔ ریاست کے 3 انتخابی اضلاع میں تقریباً 15 اسمبلی سیٹوں پر سماعت زیر التوا ہے، جس کی وجہ سے ڈیڈ لائن بڑھانے کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔ مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) مغربی بنگال منوج کمار اگروال نے سماعت کے عمل کے لیے 7 دن کا اضافی وقت مانگا ہے۔ حالانکہ کولکاتہ میں واقع سی ای او دفتر کو اب تک نئی دہلی میں الیکشن کمیشن (ای سی آئی) ہیڈ کوارٹر سے اس سلسلے میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ سی ای او دفتر سے منسلک ذرائع کے مطابق کنفیوژن کی صورتحال 2 وجوہات سے پیدا ہوئی ہے۔ پہلی یہ کہ اگر ڈیڈ لائن بڑھائی جاتی ہے تو نئی آخری تاریخ کیا ہوگی؟ دوسری یہ کہ اس توسیع کا اطلاق صرف انہی 15 اسمبلی حلقوں تک محدود رہے گی، جہاں سماعت مکمل نہیں ہو پائی ہے یا پھر پوری ریاست کے لیے وقت کی حد بڑھائی جائے گی؟ ذرائع نے بتایا کہ اگر الیکشن کمیشن پوری ریاست کے لیے ڈیڈ لائن میں اضافے کا فیصلہ کرتا ہے تو 14 فروری کو جاری ہونے والی حتمی ووٹر لسٹ کی اشاعت میں بھی اسی تناسب سے تاخیر ہوگی۔ جن 15 اسمبلی حلقوں میں سماعت اب تک نہیں ہوئی ہے وہ بنیادی طور پر 3 انتخابی اضلاع میں آتے ہیں۔ ان میں اقلیتی اکثریتی مالدہ، ساحلی اور سرحدی جنوبی 24 پرگنہ اور شمالی کولکاتہ شامل ہیں۔ واضح رہے کہ اس درمیان ایک بڑی اطلاع سامنے آئی ہے کہ 4 لاکھ سے زائد ووٹرس کی شناخت ایسے لوگوں کے طور پر کی گئی ہے، جن کا نام حتمی ووٹر لسٹ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ یہ وہ ووٹرس ہیں جو دعووں اور اعتراضات کی سماعت کے دوران بار بار نوٹس بھیجے جانے کے بعد موجود نہیں ہوئے۔ ان 4 لاکھ ممکنہ طور پر ہٹائے جانے والے ووٹرس میں تقریباً 50 ہزار 'اَن میپڈ' ہیں اور تقریباً 3 لاکھ 50 ہزار 'لوجیکل ڈسکرپینسی' والے معاملے میں۔ 'اَن میپڈ' ووٹرس وہ ہیں جو 2002 کی ووٹر لسٹ سے اپنا تعلق ثابت نہیں کر پائے، نہ تو ذاتی طور پر اور نہ ہی نسب کے ذریعہ۔ جبکہ 'لوجیکل ڈسکرپینسی' والے معاملوں میں شجرہ نسب کی میپنگ کے دوران خاندانی تفصیلات میں غیر معمولی خرابیاں یا تضادات پائے گئے۔ واضح رہے کہ گزشتہ سال دسمبر میں جب ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری کیا گیا تھا، تب 899,20,58 ووٹرس کے نام ہٹائے گئے تھے۔ انہیں مردہ، منتقل شدہ یا ڈپلیکیٹ ووٹر کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ 14 فروری کو حتمی فہرست جاری ہونے کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ مجموعی طور پر کتنے نام ہٹائے گئے ہیں۔ حتمی ووٹر لسٹ کی اشاعت کے بعد الیکشن کمیشن کا مکمل بنچ مغربی بنگال کا دورہ کر کے حالات کا جائزہ لے گا۔ اس کے بعد اسمبلی انتخابات کی تاریخوں کا اعلان کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اسی درمیان ایس آئی آر سے متعلق ایک اہم معاملہ پیر (9 فروری) کے روز سپریم کورٹ کے 3 ججوں کے بنچ کے سامنے سماعت کے لیے درج ہے۔

متھرا میں انتظامیہ کو ہیڈ ماسٹر جان محمد کو بحال کرنا پڑا

متھرا کے نوہ جھیل علاقہ کے سرکاری اسکول میں طلبہ کی ذہن سازی، ہندو دھرم کے مقابلے میں اسلام کو بہتر بتانے، اسکول میں بچوں سے زبردستی نماز پڑھوانے اور قومی ترانہ نہ پڑھنے دینے کے الزامات کے بعد معطل کئے گئے ہیڈ ماسٹر جان محمد کو انتظامیہ کو بالآخر بحال کرنا پڑا۔ انہیں بغیر انکوائری کے ہی صرف بی جے پی لیڈر ورگیش پردھان کی شکایت پر چند گھنٹوں میں ۳۱؍جنوری کو معطل کر دیا گیا تھا جس پر نہ صرف گاؤں کے اکثریتی طبقہ کے افراد نے بلکہ اساتذہ کی تنظیموں نے بھی سخت اعتراض کیا تھا۔ گاؤں کے لوگوں نے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے ضلع کلکٹر سے ملاقات کر کے جان محمد کی بحالی کیلئے میمورنڈم دیا تھا جبکہ طلبہ اور اسکول کے دیگر اساتذہ نے بھی کھل کر جان محمد کی حمایت کی تھی۔ اسکول کے ۸؍ٹیچروں میں جان محمد واحد مسلمان ہیں جبکہ ۲۳۵؍طلبہ میں صرف ۸۹؍مسلمان ہیں۔ جان محمد جو ۲۰۰۷ء سے مذکورہ اسکول میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں کو کوئی وجہ بتاؤ نوٹس دیئے بغیر ہی معطل کر دیا گیا تھا تاہم معطلی کے بعد جب جانچ ہوئی، اسکول کے دیگر اساتذہ، طلبہ، انتظامیہ اور طلبہ سے معلومات حاصل کی گئی تو انہوں نے جان محمد کی بے گناہی کی گواہی دی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسکول کے ۸؍ ٹیچروں میں جان محمد واحد مسلم ٹیچر ہیں جبکہ ۲۳۵؍طلبہ میں صرف ۸۹؍ مسلمان ہیں۔ تمام طلبہ اور اساتذہ نے اپنے ہیڈ ماسٹر پر عائد کئے گئے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا۔ ایک ٹیچر نے پوچھ تاچھ میں بتایا کہ ''اسکول میں کسی سے زبردستی نماز نہیں پڑھوائی جاتی تھی۔ یہ الزام قطعی بے بنیاد ہے جبکہ قومی ترانہ نہ پڑھنے کی بات بھی غلط ہے، اسکول میں ہر روز قومی ترانہ پڑھا جاتا ہے۔'' جانچ میں کسی غیر مسلم طالب علم نے ہندو دھرم کی برائی، نماز پڑھنے پر مجبور کرنے یا قومی ترانہ نہ پڑھنے دینے کے الزام کی تائید نہیں کی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج سے بھی ان کے بیانوں کی توثیق ہوئی جس کے بعد انتظامیہ نے ۴؍دن بعد ہی معطلی کے احکامات کو واپس لینے کی ہدایت جاری کی۔

دادا کے پلین میں ۳؍دھماکہ کیسے ہوا؟ کیا طیارہ میں بم تھا؟

ایم پی بجرنگ سوناوَنے نے بارامتی طیارہ حادثے پر شبہ کا اظہار کیا، سی سی ٹی وی فوٹیج جاری کرنے کا مطالبہ

نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) کے رکن پارلیمنٹ بجرنگ سوناوَنے نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے طیارہ حادثے پر شبہات کا اظہار کرتے ہوئے اس معاملے کی مکمل اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ۲۸؍جنوری کو پیش آنے والے اس افسوسناک حادثے کے بعد مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں، اسلئے سچائی سامنے لانے کے لیے اجیت دادا کے گھر سے روانگی سے لے کر طیارے میں سوار ہونے تک کی تمام سی سی ٹی وی فوٹیج عوام کے سامنے پیش کی جانی چاہیے۔صحافیوں سے بات چیت کے دوران بجرنگ سوناوَنے نے سوال قائم کیا کہ پہلے کہا گیا کہ طیارے میں ۶؍افراد سوار تھے تو پھر ۵؍ لاشیں ہی کیوں برآمد ہوئیں؟ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حادثے کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اس پہلو کی بھی جانچ ہونی چاہیے کہ کہیں طیارے میں بم تو موجود نہیں تھا۔ان کے مطابق اس دن صبح سے لے کر حادثے تک کی مکمل سی سی ٹی وی ریکارڈنگ جاری کی جائے اور پائلٹ کی شناخت وکردار کی بھی تفتیش کی جائے۔ انہوں نے سماجی کارکن انجلی دمانیا کی جانب سے قائم کئے گئے سوالات کی بھی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔سوناوَنے نے جذباتی انداز میں کہا کہ ان کی سیاسی تربیت میں اجیت پوار کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ وہ ۱۹۹۹ء میں ان کے رابطے میں آئے اور انہیں اپنا سیاسی سرپرست قرار دیا۔ان کے مطابق آج پورا مہاراشٹر اور ملک صدمے میں ہے اور اسے وہ تقدیر کا کھیل قرار دیتے ہیں۔انہوں نے اعلان کیا کہ بیڈیشوری کارخانہ علاقے میں اجیت پوار کی یاد میں ایک عظیم الشان یادگار تعمیر کی جائے گی۔ سوناوَنے نے یہ بھی کہا کہ بیڑ ضلع کی ترقی کا وقت آیا تھا لیکن اسی دوران اجیت پوار کا انتقال ایک بڑا سانحہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت سیاست پر گفتگو کا موقع نہیں ہے کیونکہ دس دن کا سوگ منایا جارہا ہے۔تاہم انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شرد پوار پارٹی کے سربراہ تھے، ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ بیڑ ضلع کی آئندہ ترقی کے حوالے سے بھی انہوں نے غیر یقینی صورتحال کا اظہار کیا اور کہا کہ مستقبل کے بارے میں ابھی کچھ کہنا مشکل ہے۔

کامیڈین کنال کامرا آئی ٹی ایکٹ میں

ترمیم اور سہیوگ پورٹل کے خلاف عدالت سے رجوع

ممبئی: کامیڈین اور ایک سینئر وکیل کے مطابق اس پورٹل اور ترمیم کی وجہ سے انٹرنیٹ پر دستیاب تمام مواد سرکاری افسران کے من مانے اور یکطرفہ فیصلوں کی زد پر رہیں گے اور انہیں چیلنج کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔معروف اسٹینڈ اَپ کامیڈین اور ایک سینئر وکیل نے اکتوبر ۲۰۲۵ء میں آئی ٹی ایکٹ میں کی گئی ترمیم اور سائبر سیکورٹی کے نام پر شروع کئے گئے 'سہیوگ پورٹل' کو غیر قانونی بتاتے ہوئے اسے بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔عرضی گزاروں کا کہنا ہے کہ ایکٹ میں ترمیم اور پورٹل کی وجہ سے انٹرنیٹ پر موجود مواد کیخلاف من مانی اور جانبدارانہ کارروائی کرنے کا موقع حکومت اور سرکاری افسران کو ملے گا اور ان فیصلوں کو چیلنج بھی نہیں کیا جاسکے گا۔واضح رہے کہ سہیوگ پورٹل مرکزی وزارت داخلہ نے ۲۰۲۴ء میں متعارف کرایا تھا۔ یہ پورٹل سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر دستیاب مواد کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔اس کے تعلق سے کنال کامرا نے اپنی پٹیشن میں دعویٰ کیا ہے کہ یہ پورٹل سرکاری افسران کو ایسے اختیارات دیتا ہے جس کی بناء پر وہ کسی کی نگرانی اور روک ٹوک کے بغیر کوئی ویڈیو ہٹانے اور آپ لوڈ کرنے والے یا کسی تحریر کے مصنف کو اپنی بات رکھنے کا موقع دیئے بغیر اور انہیں سنے بغیر ان کے مواد کو سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے ہٹانے کا نوٹس جاری کرسکتے ہیں۔ ان کے مطابق ان اختیارات سے انفارمیشن ٹکنالوجی ایکٹ میں آئین کے ذریعہ دیئے گئے حقوق کی پامالی ہوتی ہے اس لئے یہ پورٹل اور ترمیم غیر آئینی، غیر ضروری اور بولنے کی آزادی پر حملہ ہے۔پٹیشن کے مطابق حکومت کا کہنا ہے کہ سہیوگ پورٹل اس لئے شروع کیا گیا ہے تاکہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر سے قابل اعتراض مواد ہٹانے کیلئے جو حکم جاری کئے جاتے ہیں ان میں تیزی آئے لیکن اس کی وجہ سے انٹرنیٹ پر موجود تمام چیزوں کیلئے اس بات کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے کہ انہیں من مانے طریقہ سے ہٹا دیا جائے اور جب کوئی چیز انٹرنیٹ سے اس قانون کے تحت ہٹا دی جائے گی تو اس کارروائی کو چیلنج کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھا گیا ہے۔اس پورٹل کے ذریعہ مرکزی اور ریاستی حکومت کے ہزاروں افسران کو ایسے اختیار مل جاتے ہیں کہ من مانی کارروائی کی نہ تو کوئی نگرانی ہے اور نہ ہی کوئی روک ٹوک ہے۔ ان کے مطابق یہ ترمیم آئین پر صریح حملہ ہے اور اس سے شہریوں کو دیئے گئے حق معلومات کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔اسی طرح سینئر وکیل ہریش جگتیانی نے بھی ایک علاحدہ پٹیشن داخل کی ہے جس میں انفارمیشن ٹکنالوجی (انٹرمیڈیری گائیڈلائنس اینڈ ڈجیٹل میڈیا ایتھکس کوڈ امینڈمنٹ رُولس ۲۰۲۳ء) کے رُول ۳ (۱) (ڈی) میں اکتوبر ۲۰۲۵ء میں کی گئی ترمیم اور سہیوگ پورٹل کو چیلنج کیا گیا ہے۔ایڈوکیٹ ہریش نے بھی سرکاری افسران کو انٹرنیٹ پر موجود مواد کو یکطرفہ کارروائی کے تحت ہٹانے کا اختیار دینے پر اعتراض کیا ہے۔آئی ٹی رُول ۳ (۱) (ڈی) کے تحت اب انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم فراہم کرنے والی کمپنیوں کیلئے یہ لازمی ہوگیا ہے کہ جب انہیں کوئی عدالتی حکم یا پھر ترمیم شدہ ایکٹ کے تحت کسی سرکار یا اختیار دیئے گئے افسران سے ہدایت موصول ہو تو انہیں متعینہ مدت میں متعلقہ مواد انٹرنیٹ سے ہٹانا ہوگا۔تقریباً ایسا ہی معاملہ آئی ٹی ایکٹ کی دفعہ ۶۹ (اے) کے ساتھ ہے جو مرکزی حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر دستیاب کسی ویب سائٹ بلاک کرنے کا حکم دے دے۔

انجمن اسلام میں صنفی انصاف اور سماجی تبدیلی کے موضوع پر یک روزہ کانفرنس کا انعقاد

بیرسٹر اے۔آر۔انتولے کالج آف لا اور شعبۂ قانون، یونیورسٹی آف ممبئی اور مہاراشٹر اسٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشن کا اشتراک

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) انجمنِ اسلام کے بیرسٹر اے۔آر۔انتولے کالج آف لا نے شعبۂ قانون، یونیورسٹی آف ممبئی اور مہاراشٹر اسٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشن کے اشتراک سے عصرِ حاضر میں صنفی انصاف اور سماجی تبدیلی کے موضوع پر ایک روزہ کانفرنس کا انعقاد افتتاحی اجلاس کی صدارت معزز جسٹس ایس۔ایم۔موڈک، جج، بمبئی ہائی کورٹ نے کی۔ڈاکٹر شیخ عبداللہ، نائب صدر، انجمنِ اسلام، ایڈووکیٹ عقیل حفیظ، جنرل سیکریٹری، انجمنِ اسلام، ہی اے شکیل شیخ، خزانچی، انجمنِ اسلام اور ڈاکٹر راجیشری وراڈی، سربراہ شعبۂ قانون، یونیورسٹی آف ممبئی نے مہمانِ خصوصی کی تہنیت وتکریم کی۔یہ پروگرام پرنسپل ڈاکٹر فلکناز شیخ کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا۔جسٹس ایس۔ایم۔ موڈک نے صنفی انصاف کے توازن میں آئینِ ہند کی اہمیت پر زور دیا اور اس بات پر روشنی ڈالی کہ آئین کو صرف پڑھنے کے بجائے اس پر عمل کرنا اور اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنا ضروری ہے۔ان کے لارڈ شپ نے آئینِ ہند کے آرٹیکل 51A کے تحت مذکور بنیادی فرائض کے کردار اور اہمیت کا بھی ذکر کیا۔ لارڈ شپ نے حاضرین کو خواتین کے کردار میں آنے والی تبدیلی سے آگاہ کیا کہ آزادی سے قبل" چولہا اور مول" تک محدود تصور سے لے کر آزادی کے بعد ہر ادارے اور تنظیم میں خواتین کی قیادت تک کا سفر ایک منصفانہ اور مساوی معاشرے کے قیام کے عزم کی واضح گواہی ہے۔کانفرنس میں صنفی انصاف کے فروغ کے لیے چار اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا: حکومت کا کردار، عدلیہ کا کردار، قانونی و آئینی ڈھانچہ، اور غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کا کردار۔ڈاکٹر سواتی راوتیلا، ڈاکٹر سنجے جادھو، پروفیسر شیتل سیٹھیا، پروفیسر دیپالی پاٹل، پروفیسر الکا پاٹل (شعبۂ قانون، یونیورسٹی آف ممبئی) کے علاوہ ڈاکٹر کویتا لال چندانی، ڈاکٹر کرن شرما، ڈاکٹر آشیش بورسے، ڈاکٹر پایل شاہ، ڈاکٹر بندو وریاتھ، بمبئی ہائی کورٹ کی پبلک پراسیکیوٹر ایڈووکیٹ منکوار دیشکھ اور ایڈووکیٹ کوتھا نگلے نے پلینری سیشنز کی صدارت کی۔اختتامی (ویلڈیٹری) اجلاس کی صدارت شری سنیل زوڈے، چیئرمین، انڈین چیمبرز آف کامرس فار افارمیٹو ایکشن نے کی۔اس موقع پر مسز عین العطّار، ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن، انجمنِ اسلام، ڈاکٹر کیول او کے، قانون کالجوں کے اساتذہ، شرکاء اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

بی جے پی کے اقتدار میں آنے سے سنگھ پریوار کے اچھے دن نہیں

آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کا بڑا بیان، یہ ہماری محنت کا ثمرہ ہے

ممبئی؛ ممبئی راشٹریہ سیویم سیوک سنگھ آر ایس ایس نے 100 سال مکمل کر لیے ہیں، اس موقع پر آر ایس ایس مختلف پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ممبئی کے ورلی میں سنگھ کی میٹنگ جاری ہے۔اس پروگرام میں مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے معززین موجود ہیں۔ اس تقریب میں بات کرتے ہوئے سرسنگھ چالک موہن بھاگوت نے مختلف مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کیا بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سنگھ کے اچھے دن شروع ہوئے ہیں؟ اس بار ان سے یہ سوال پوچھا گیا، اس سوال کا جواب دیتے ہوئے موہن بھاگوت نے بڑا بیان دیا ہے۔ اگر بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سنگھ کے اچھے دن آئے ہیں تو یہ اس کے برعکس ہے۔ اس بار موہن بھاگوت نے کہا کہ ہماری محنت کی وجہ سے ہمارے اچھے دن شروع ہوئے ہیں۔ہم نے ایودھیا اور رام جنم بھومی کی تحریکیں شروع کیں، لوگ اس سے وابستہ ہوئے۔موہن بھاگوت نے اس موقع پر کہا کہ لوگوں نے ہمارے کردار کو سمجھا، ہمارا کام لوگوں تک پہنچنا اور ان میں اعتماد پیدا کرنا ہے۔ہمارے پاس طاقت ہے، لوگ ہماری بات سنیں تو فائدہ پہنچتا ہے۔ان کے اچھے دن ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارا ساتھ دیا۔ہم نے بی جے پی پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا، ہماری سنگھ شاخ میں کوئی سیاست نہیں ہوتی۔ اگر کوئی ہم سے مشورہ طلب کرے تو مشورہ دیا جائے گا۔ان کی نیکی ان کے ساتھ ہے، ان کی بدی ہماری ساتھ نہیں ہوسکتی۔اس موقع پر موہن بھاگوت نے یہ بھی کہا کہ سیاست میں کسی کا دباؤ نہیں ہے، صرف ووٹرس ہی فیصلہ کرسکتے ہیں۔

ممبئی ملاڈ مالونی سے چار بنگلہ دیشی زیر حراست حوالگی کا عمل شروع

ممبئی کے ملاڈ علاقہ میں مبینہ بنگلہ دیشیوں کی آمد کی اطلاع پر پولس نے چار بنگلہ دیشیوں کو زیر حراست لے کر باز پرس شروع کی جس میں اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ یہ بنگلہ دیشی شہری ہیں اور ممبئی میں غیر قانونی طریقے سے درانداز تھے اے ٹی سی کے افسر رفیق مجاور کو اطلاع ملی تھی کہ ملاڈ مالونی کے تونا اور ساحل ہوٹل پر بنگلہ دیشی کی آمد ہوگی جس پر پولس نے جال بچھا کر تو ہینور سردار ۳۰ سالہ بنگلہ دیشی ہلہل، محمد عبدال مومن ۵۲ سالہ مزدور، نذر السلام ۴۱ سالہ، محمد امام الحق کو زیر حراست لیا ان کے دستاویزات کی جانچ کی گئی تو پورٹل پر ان کے دستاویزات بنگلہ دیش کے پائے گئے جس کے بعد پولس نے ان کی حوالگی کا عمل شروع کردیا ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر کی گئی پولس اس معاملہ میں مزید تفتیش کررہی ہے۔

کئی علاقوں میں ۱۰؍فروری سے ۱۴؍گھنٹے پانی سپلائی متاثر رہے گی

مضافات کے باندرہ (مغرب) میں واقع پالی ہل ریزرو میں ۹۰۰؍ملی میٹر قطر کی پائپ لائن رسنے لگی ہے

مضافات کے باندرہ (مغرب) میں واقع پالی ہل ریزرو میں ۹۰۰؍ملی میٹر قطر کی پائپ لائن رسنے لگی ہے جس کی مرمت ۱۰؍ فروری، منگل کو صبح ۱۰؍ بجے سے شروع کی جائے گی اور رات ۱۲؍بجے تک یہ کام مکمل کیا جائے گا جس کی وجہ سے مختلف علاقوں میں یا تو پانی سپلائی بند رہے گی یا پھر کم دباؤ سے پانی سپلائی ہوگا۔بی ایم سی کے مطابق اس مرمت کی وجہ سے 'ایچ ویسٹ' وارڈ کے ہل روڈ، پیری روڈ، مینول گونسالویس روڈ، سینٹ اینڈریوز روڈ، سینٹ پال روڈ، کارٹر روڈ، پالی گاؤں، چمبائی گاؤں، شیرولی گاؤں اور کانت واڑی میں پانی سپلائی مکمل طور پر بند رہے گی جبکہ چند علاقوں میں کم دباؤ سے پانی پہنچے گا۔اس کے علاوہ کھار ڈانڈا، کولی واڑہ، دانڈ پاڑا، چوئم گاؤٹھن، گزدر باندھ، بستی، کھار مغرب کے کچھ حصے، ہنومان نگر جھوپڑ پٹی، لکشمی نگر، یونین پارک روڈ نمبر ایک سے ۴، پالی ہل، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر روڈ، پالی پٹھار جھوپڑ پٹی، کھار میں ۱۵؍ سے ۲۰؍ویں روڈ کا علاقہ، باندرہ (مغرب) کے حصے یعنی چیپل روڈ، ویرونیکا روڈ، ڈاکٹر پیٹر ڈیاس روڈ، سینٹ جان بپٹسٹ روڈ، ماؤنٹ میری کیتھیڈرل، باندرہ (مغرب) کے سی مارگ، ایل کے مہتا روڈ، بازار روڈ کا حصہ، اے کے ویدیا روڈ، زِگ زیگ روڈ، کول ڈونگری، نرگس دت روڈ اور پالی مالا روڈ علاقوں میں کم دباؤ سے پانی سپلائی کیا جائے گا۔ جبکہ ہل روڈ کے اختتام سے تاج لینڈس اینڈ، بی جے مارگ، ایچ کے بھابھا مارگ، کینے روڈ اور گنیش جھوپڑ پٹی تک آدھی رات کے بعد ایک بجے سے صبح ساڑھے ۴؍ بجے تک پانی سپلائی کیا جائے گا۔شہری انتظامیہ نے عوام سے درخواست کی ہے کہ مرمت مکمل ہونے کے بعد جب پانی سپلائی بحال ہوجائے تب بھی آئندہ چند روز تک احتیاط کے طور پر پانی اُبال کر اور چھان کر استعمال کریں۔

تھانے: ٹریفک پولیس نے طلبہ کی مدد کیلئے ۵۴؍موٹر سائیکل سوار تعینات کیے

تھانے ٹریفک پولیس نے ۵۴؍موٹر سائیکل سوار کو تعینات کیا ہے تاکہ دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات میں شرکت کرنے والے طلبہ کو بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے امتحانی مراکز تک پہنچنے میں مدد مل سکے۔تھانے ٹریفک پولیس نے ۵۴؍ موٹر سائیکل سوار کو تعینات کیا ہے تاکہ دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات میں شرکت کرنے والے طلبہ کو بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے امتحانی مراکز تک پہنچنے میں مدد مل سکے۔

یہ اطلاع ایک سینئر افسر نے جمعہ کو دی۔انہوں نے کہا کہ ایس ایس سی اور ایچ ایس سی امتحانات بالترتیب ۱۰؍اور ۲۰؍فروری کو شروع ہونے والے ہیں۔تھانے پولیس کمشنریٹ کے زون ایک سے ۵؍تک پھیلے ہوئے دسویں کے ۲۲۳؍اور بارہویں کے ۱۲۶؍مراکز تک پہنچنے میں تاخیر کو روکنے کیلئے فعال اقدامات کئے جارہے ہیں۔اسی کے تحت سڑکوں پر کل ۵۴؍سواروں کو تعینات کیا گیا ہے اور ۱۸؍ٹریفک یونٹوں سے رابطہ کرنے کیلئے ہیلپ لائن نمبر بھی جاری کئے گئے ہیں جن میں ٹریفک کنٹرول وہاٹس ایپ نمبر اور ٹریفک کنٹرول ہیلپ لائن نمبر بھی شامل ہیں۔ڈپٹی پولیس کمشنر (ٹریفک) پنچم شرساٹ نے اس بارے میں صحافیوں کو یہ بھی بتایا کہ موٹر سائیکل سواروں کے علاوہ ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کیلئے کنٹرول روم میں ۳؍خصوصی گاڑیاں تعینات کی جائیں گی۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ اقدامات خاص طور پر گاڑیوں کی خرابی، اچانک ٹریفک کی بھیڑ یا سڑک سے متعلق دیگر تاخیر کے سبب امتحانی مراکز تک پہنچنے کی جدوجہد کرنے والے طلبہ کی مدد کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ پہل پولیس کمشنر آشوتوش ڈمبرے اور جوائنٹ کمشنر دنیشور چوان کی رہنمائی میں کی گئی ہے۔

مالیگاؤں کی نومنتخب خاتون میئر نسرین شیخ کی پہلی پریس کانفرنس

اولین ترجیحات میں جنم داخلہ، ایس آئی آر اور عوامی بنیادی سہولیات کی فراہمی

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن میئر انتخاب میں اسلام پارٹی کی پہلی خاتون میئر نسرین شیخ نے پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس کے بعد آصف شیخ رشید و اسلام پارٹی، سماجوادی پارٹی، کانگریس اور پارٹی کے ورکروں کے علاوہ خصوصی طور پر شہریان مالیگاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔میئر نسرین شیخ نے کہا کہ میئر عہدہ سنبھالنے کے بعد باقاعدہ طور پر جیسے ہی کارپوریشن کا کام کاج شروع ہوگا ہماری اولین ترجیحات میں جنم داخلہ معاملہ کو حل کرنا ہے اور اگر مہاراشٹر میں ایس آئی آر نافذ ہوجاتا ہے تو مالیگاؤں کی عوام کو کارپوریشن کے ذریعے ضروری قانونی و کاغذی معاونت کی جائے گی۔میئر نسرین شیخ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ سرکاری دواخانوں میں طبی سہولیات و اسٹاف کی خدمات کو فعال کرنے وجدید مشنری سے آراستہ کرنے کا منصوبہ ہے۔اسی طرح خواتین اور بچوں کی حفظان صحت کے علاوہ حاملہ خواتین کے سیزرنگ کو آسان بنانا و سہولیات فراہم کرنے کا عزم میئر نے ظاہر کیا۔اس کے علاوہ تعلیم، خستہ حال راستوں کی تعمیر نو، اتی کرمن نکالنے، بلاک راستوں کو شروع کرنے، صاف صفائی، پانی لائٹ و بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کا عزم ظاہر کیا۔میئر نسرین شیخ کی پریس کانفرنس کے اہم نکات آج اس خوشی کے موقع پر سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کرتی ہوں، اگر آج ہمارے درمیان مرحوم شیخ رشید صاحب حیات ہوتے تو یہ خوشی یقیناً اور دوبالا ہوجاتی۔ میں اسلام (ISLAM) پارٹی کے بانی و قائد آصف شیخ رشید صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں اسلام پارٹی، سماج وادی پارٹی، کانگریس پارٹی اور دیگر تمام پارٹیوں کے کارپوریٹرس کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔اسی طرح میں اسلام پارٹی کے ذمہ داران، عہدیداران اور تمام ورکروں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔میئر کا عزم 1) ایس آئی ٹی (SIT) کی کاروائی کے سبب عوام کے سینکڑوں جنم داخلے رد کردیئے گئے ہیں جس سے عورتوں بچوں اور بزرگوں میں بے چینی ہے جسے دور کرنے کیلئے ہم جنم داخلہ معاملہ کو کارپوریشن کے ذریعے قانونی طور پر حل کرنے کی کوشش کرینگے۔2) عنقریب مہاراشٹر میں ایس آئی آر (SIR) نافذ ہوگا تو ہم مالیگاؤں شہر کی عوام کے ضروری کاغذات درست کرنے کیلئے مالیگاؤں کارپوریشن کے ذریعے عوام کی مکمل رہنمائی و مدد کرینگے۔3) شہر میں صاف صفائی کے نظام کو مزید بہتر بنائیں گے۔عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرینگے۔علی اکبر ہاسپٹل، واڈیا ہاسپٹل، ہارون انصاری ہاسپٹل سمیت کارپوریشن کے دیگر تمام دواخانوں میں جدید سہولیات، ڈاکٹرس اور اسٹاف کا انتظام کیا جائیگا اور خواتین کی آسانی کیلئے ڈلیوری پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔4) شہر میں نلوں کے ذریعے فراہم ہونے والے پانی کے نظام کو موثر اور درست کرنے کی کوشش کروں گی، انشاء اللہ 5) ہم شہر کی تمام خستہ حال سڑکوں کی تعمیر کرینگے۔ بلاک راستوں کو شروع کرنے کی کوشش کریں گے اور شہر کے اہم راستوں پر ہوئے اتی کرمن کو ترتیب وار ہٹانے کی کوشش کی جائے گی۔6) مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے ذریعے شہر کی خواتین اور بچوں کے لیے مختلف اسکیمات کی سہولیات فراہم کی جائے گی، انشاء اللہ۔7) مالیگاؤں کے ہندو مسلم اور تمام مذاہب کو ساتھ لے کر شہر کی ترقی، امن وامان اور خوشحالی اور عوامی خدمات کیلئے کام کروں گی، انشاء اللہ۔ میں یقین دلاتی ہوں کہ میئر کی اس ذمہ داری کو ایمانداری دیانتداری اور عوامی خدمت کے جذبے کے ساتھ نبھانے کی پوری کوشش کروں گی۔8) آج کے میئر و ڈپٹی میئر چناؤ کے موقع پر ناسک ضلع کے کلکٹر صاحب، مالیگاؤں کارپوریشن کے کمشنر صاحب، کارپوریشن کے شہر سکریٹری صاحب اور کارپوریشن کے تمام آفیسران و ملازمین کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ 9) مالیگاؤں پولس ڈیپارٹمنٹ، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، تمام چینل اور سبھی اردو، مراٹھی پتر کاروں (صحافیوں) کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔10) بطور میئر مالیگاؤں شہر کی عوام کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں عوام کی امیدوں پر پورا اترنے کی کوشش کروں گی۔ ان شاء اللہ۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔اس موقع پر شان ہند نہال احمد نے کہا کہ آج میئر و ڈپٹی عہدہ کیلئے دونوں لیڈیز ہے اور بھارت کے قانون کی زندہ مثال ہے۔ہم دونوں اقلیتی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ہم شہریان کو ساتھ لیکر ہندو مسلم ایکتا کیساتھ کام کرینگے۔

مہاراشٹر کی واحد مالیگاؤں کارپوریشن میں

مسلم میئر و ڈپٹی میئر کا انتخاب شہریان کیلئے قابل فخر

مالیگاؤں: (خیال اثر) کارپوریشن میں میئر کا چناؤ ہوتا ہے لیکن کچھ لوگوں نے اسے گیم کا نام دے دیا جبکہ گیم نہیں کہنا چاہیے تھا لیکن انکی سوچ گیم جیسی تھی جس میں وہ پیسہ کما سکے لیکن ہم نے اسے چناؤ اور چنوتی سمجھ کر لڑا اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے کامیابی دی۔میئر چناؤ کیلئے ہم نے مالیگاؤں سینٹرل کی پارٹیوں کو حمایت کی دعوت دی تھی۔ میں اعجاز بیگ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں حمایت دیکر شہریان کے حق میں بہتر فیصلہ لیا۔اس طرح کے جملوں کا اظہار سماجوادی پارٹی کے گٹ نیتا وسیکولر فرنٹ کے اہم ذمہ دار مستقیم ڈگنیٹی نے کیا۔انہوں نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ 21 کارپوریٹرس رکھنے والی پارٹی وموجودہ ایم ایل اے صرف 18 کارپوریٹر رکھنے والی پارٹی کی چوکھٹ پر پہنچ گئے۔ہم وقت کے ساتھ ان پارٹیوں کا راز عوام کے سامنے لائیں گے۔آصف شیخ کی حکمت عملی سے ہم نے کارپوریشن چناؤ لڑا اور جیتا بھی اور اب میئر چناؤ بھی ہم نے جیتا۔اس موقع پر میں آصف شیخ سمیت اسلام پارٹی، سماجوادی پارٹی اور کانگریس پارٹی کے علاوہ شہریان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مستقیم ڈگنیٹی نے مزید کہا کہ آج مہاراشٹر میں صرف ایک کارپوریشن مالیگاؤں ہے جہاں مسلم میئر و ڈپٹی میئر منتخب ہوئے ہیں۔28 کارپوریشن میں غیر مسلم میئر بن گئے اور ایم آئی ایم چاہتی تھی کہ مالیگاؤں میں بھی غیر مسلم میئر بن جائے۔اس کیلئے ہمیں تھانہ، ممبئی اور یہاں تک کہ دبئی سے بھی فون کرکے دباؤ بنانے کی کوشش کی گئی، ہمیں پیسے کا لالچ دیا گیا کہ آپ آصف شیخ کا ساتھ چھوڑ کر ہمارے ساتھ آئیں لیکن ہم نے ہمت نہیں ہاری اور ایک مضبوط ارادے کیساتھ آصف شیخ اور شہریان کے کیساتھ کھڑے رہے۔ہم چاہتے ہیں کہ مالیگاؤں شہر کو فرقہ پرستوں سے بچایا جائے لیکن کچھ لوگ فرقہ پرستوں کے آلہ کار بنے ہوئے تھے۔انہوں نے کہا کہ نہال صاحب کے گھرانے میں ڈپٹی میئر ملا اور یہ پہلا موقع ہے کہ ہم 2005 کے بعد سے اب اقتدار کے حصہ دار بن رہے ہیں۔ہم شہریان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ تعاون کریں ہم سخت فیصلے لینے والے ہیں۔ورنہ حالات مزید خراب ہونگے۔انہوں نے کہا کہ عید بعد ہم سخت فیصلے لینگے تاکہ شہر کی تعمیر وترقی ہوسکے۔میں خود فرقہ پرستوں سے کارپوریشن میں شہریان کیلئے لڑونگا۔ مستقیم ڈگنیٹی نے مزید کہا کہ شہریان کو ساتھ لیکر ہم کارپوریشن کے ذریعے کچھ کمیٹیاں بنائیں گے اور کام بانٹ کر شہر کی تعمیر وترقی کرینگے۔ہم کمیٹی میں شہریان کو بھی موقع دینگے۔ہم اپوزیشن سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی شہریان کے حق میں اچھے اور سخت فیصلے لینے میں ہمارا تعاون کریں۔کچھ اچھا پانے کیلئے کچھ قربانی دینی پڑتی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

حماس لیڈر خالد مشعل کا غیر مسلح ہونے سے انکار، اسرائیل کے مکمل انخلاء کا مطالبہ

حماس کے مقبول لیڈر خالد مشعل نے ایک بیان میں غیر مسلح ہونے سے انکار کر دیا ہے، ساتھ ہی غزہ سے اسرائیل کے مکمل انخلاء کا مطالبہ کیا، ساتھ ہی غزہ کی تعمیر نو اور امداد کی فراہمی کو ممکن بنانے کیلئے متوازن انداز اپنانے کا مشورہ دیا

حماس کے ایک سینئر لیڈر خالد مشعل نے کہا کہ فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس اپنے ہتھیار نہیں ڈالے گی اور نہ ہی غزہ میں غیر ملکی مداخلت قبول کرے گی، جس سے امریکی اور اسرائیلی مطالبات کی نفی ہوتی ہے۔ خالد مشعل نے دوحہ میں ایک کانفرنس میں اتوار کو کہا کہ فلسطینیوں کی مزاحمت، اس کے ہتھیاروں اور ان لوگوں کو مجرمانہ قرار دینا جنہوں نے اسے انجام دیا، ایسی چیز ہے جو ہمیں قبول نہیں ہے۔ جب تک قبضہ رہے گا، مزاحمت جاری رہے گی۔ مزاحمت، قبضے کے ماتحت رہنے والی عوام کا حق ہے۔ ایسی چیز جس پر قومیں فخر کرتی ہیں۔'' بعد ازاں خالد مشعل جو پہلے حماس کے سربراہ رہ چکے ہیں نے کہا، ''حماس نے فلسطینی علاقوں پر اسرائیلی قبضے کے خلاف مسلح جدوجہد کی ہے۔ حماس نے ۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء کو غزہ سے اسرائیل میں سرحد پار اچانک چھاپہ مارا۔ تب سے، اسرائیل نے محاصرے میں موجود غزہ پر اپنے حملوں کو شدت دے دی ہے جو نسل کشی کی جنگ بن گئی ہے جس میں تقریباً ۷۲/ہزار فلسطینی ہلاک اور ۱۷۰۰۰/سے زائد زخمی ہوئے ہیں، جبکہ غزہ کے ۹۰/فیصد بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ حماس نے بارہا کہا ہے کہ تخفیف اسلحہ ایک سرخ لکیر ہے، حالانکہ اس نے اشارہ دیا ہے کہ وہ اپنے ہتھیار کسی مستقبل کی فلسطینی حکومتی اختیار کو سونپنے پر غور کر سکتی ہے۔ دریں اثناء ایک فلسطینی ٹیکنوکریٹک کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کا مقصد تباہ حال غزہ میں روزمرہ کی حکومت سنبھالنا ہے، لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ آیا، یا کیسے، تخفیف اسلحہ کے مسئلے کو حل کیا جائے گا۔ یہ کمیٹی ''بورڈ آف پیس'' کے تحت کام کرتی ہے، جو امریکی

صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا شروع کردہ ایک اقدام ہے۔ ابتدائی طور پر غزہ میں جنگ بندی اور جنگ کے بعد کی تعمیر نو کی نگرانی کے لیے تشکیل دیے گئے اس بورڈ کے اختیارات میں توسیع کی گئی ہے، جس نے ناقدین میں تشویش پیدا کی ہے کہ یہ اقوام متحدہ کا حریف بن سکتا ہے۔ واضح رہے کہ ٹرمپ نے گزشتہ مہینے سوئٹزر لینڈ کے داووس میں منعقدہ ورلڈ اکنامک فورم میں بورڈ کا اعلان کیا، جہاں تقریباً دو درجن ممالک کے لیڈر اور اہلکاروں نے اس کے چارٹر پر دستخط کرنے میں ان کا ساتھ دیا۔ بورڈ آف پیس کے ساتھ، ٹرمپ نے ایک غزہ ایگزیکٹو بورڈ بھی بنایا جو فلسطینی ٹیکنوکریٹک کمیٹی کے لیے ایک مشاورتی پینل ہے جس میں امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر، نیز سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر سمیت بین الاقوامی شخصیات شامل ہیں۔ تاہم اتوار کو، مشعل نے بورڈ آف پیس پر زور دیا کہ وہ اس ''متوازن طریقہ کار'' کو اپنائیں جس سے غزہ کی تعمیر نو اور تقریباً ۲۲/لاکھ فلسطینیوں تک امداد کی فراہمی ممکن ہو سکے، جبکہ انہوں نے خبردار کیا کہ حماس فلسطینی علاقے پر غیر ملکی حکومت قبول نہیں کرے گا۔ مشعل نے کہا، ''ہم اپنے قومی اصولوں پر قائم ہیں اور کسی اور کی سرپرستی، بیرونی مداخلت، یا کسی بھی شکل میں بیرونی رائے کی واپسی کی منطق کو مسترد کرتے ہیں۔ فلسطینیوں کو فلسطینیوں پر حکومت کرنی چاہیے۔ غزہ، غزہ کے لوگوں اور فلسطین کا ہے۔ ہم غیر ملکی حکومت قبول نہیں کریں گے۔''

جنگ مسلط ہوئی تو بھی ایران جوہری افزودگی ترک نہیں کرے گا: ایران کا دوٹوک مؤقف

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اتوار ۸/فروری کو اعلان کیا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی دھمکیوں کے درمیان تہران خلیج میں امریکی بحری فوج کی تعیناتی سے خوفزدہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ عراقچی نے یہ تبصرے اس وقت کیے جب امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے سنیچر ۷/فروری کو خطے میں امریکی طیارہ بردار جہاز ابراہم لنکن کا دورہ کیا۔ جبکہ دونوں ممالک کے مذاکرات کاروں نے وٹکوف کے دورے سے ایک دن قبل عمان میں ایران کے جوہری پروگرام پر دوبارہ بالواسطہ بات چیت کی۔ بعد ازاں عراقچی نے کہا، ''خطے میں امریکی فوجی تعیناتی ہمیں نہیں ڈرا سکتی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ایران اپنے یورینیم افزودگی کے حق سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا، چاہے تہران پر جنگ بھی مسلط کر دی جائے۔ عراقچی نے تہران میں ایک فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ایران نے اپنے پرامن جوہری پروگرام اور یورینیم افزودگی کے لیے بہت بھاری قیمت ادا کی ہے۔ ہم افزودگی پر اتنا اصرار کیوں کرتے ہیں اور اسے ترک کرنے سے انکار کیوں کرتے ہیں چاہے ہم پر جنگ مسلط بھی کر دی جائے؟ اس لیے کہ ہمارے رویے پر حکم چلانے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اس دوران، ایرانی صدر نے کہا کہ ''بات چیت ہمیشہ پرامن حل کے لیے تہران کی حکمت عملی رہی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''ایران امریکی دباؤ کے درمیان طاقت کی زبان برداشت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ''پرامن حل کے لیے بات چیت ہمیشہ ایران کی حکمت عملی رہی ہے۔ ایرانی قوم نے ہمیشہ احترام کا احترام سے جواب دیا ہے، لیکن وہ طاقت کی زبان برداشت نہیں کرتی۔'' اس سے قبل سنیچر ۷/فروری کو، عراقچی نے خبردار کیا تھا کہ اگر واشنگٹن نے ایرانی علاقے پر حملہ کیا تو تہران خطے میں امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنائے گا۔ انہوں نے کہا، ''اگر واشنگٹن ہم پر حملہ کرتا ہے تو امریکی علاقے پر حملے کی کوئی امکان نہیں ہے، لیکن ہم خطے میں ان کے اڈوں پر حملہ کریں گے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''میزائل مذاکرات کا موضوع نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک دفاعی مسئلہ ہیں۔''

اسرائیل: نیتن یاہو کے خلاف ہزاروں افراد کا تل ابیب کی سڑکوں پر احتجاج

ہزاروں اسرائیلی سنیچر کی رات تل ابیب کی سڑکوں پر نکل آئے، جو ۷/اکتوبر کے حملوں کے بعد وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت کے خلاف سب سے بڑے مظاہروں میں سے ایک تھا۔ یہ احتجاج دو اہم مطالبات پر مرکوز تھا ۷/اکتوبر کی سیکیورٹی اور حکومتی ناکامیوں کی آزادانہ تحقیق، اور موجودہ قیادت کو تبدیل کرنے کے لیے قبل از وقت انتخابات کا انعقاد۔ بعد ازاں مظاہرین، جو اسرائیلی پرچم لہراتے ہوئے اور غزہ میں قید یرغمالیوں کے پوسٹر اٹھائے ہوئے تھے، کا کہنا تھا کہ حکومت نے سیاسی بقا کی خاطر جنگ کی کوششوں اور قوم کے مستقبل دونوں سے سمجھوتہ کیا ہے۔ ''وہ ۷/اکتوبر کو ناکام ہوئے، اور اب بھی ناکام ہیں،'' مظاہرین کا یہ ایک عام نعرہ تھا، جو اس عوام کے احساس کو ظاہر کرتا ہے، کہ نیتن یاہو اور ان کی اتحادی حکومت ملکی بحالی اور سلامتی کو قائم رکھنے کی اہل نہیں ہے۔ دریں اثناء منتظمین اور مقررین، جن میں متاثرین اور یرغمالیوں کے اہل خانہ شامل ہیں، نے اصرار کیا کہ صرف سیاسی مداخلت سے پاک جامع تحقیقات ہی ان محکمہ جاتی ناکامیوں کو دور کر سکتی ہیں جو اسرائیل کی تاریخ کے خونین ترین دن کا سبب بنیں۔ ساتھ ہی مظاہرین نے حکومت کے داخلی جائزوں کو ناکافی قرار دیا۔ یہ احتجاج اس بڑے احتجاجی تحریک کی بحالی کی علامت ہے جو ۲۰۲۳ء میں عدالتی اصلاحات کے خلاف تھی۔ بعد ازاں مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ موجودہ حکومت، جو اندرونی تقسیم اور تاریخی طور پر عوامی اعتماد کی کمی کا شکار ہے، قبل از وقت انتخاب کا انعقاد کرے، تاکہ موجودہ قیادت کو تبدیل کیا جا سکے۔ تاہم مظاہرین کا خیال تھا کہ جنگ کے بعد مشکل حالات میں حکومت رہنمائی کے اخلاقی حق سے محروم ہے۔ جب کہ غزہ میں جنگ کا کوئی واضح اختتام نظر نہیں آ رہا، سیاسی قیادت کی تبدیلی کا داخلی دباؤ نیتن یاہو کی حکومتی اتحاد کو لاحق خطرے کا واضح اشارہ ہے۔

بنگلہ دیش: عوامی لیگ کے لیڈر رمیش چندر سین کا انتخابات سے قبل حراست میں انتقال

بنگلہ دیش عوامی لیگ کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر رمیش چندر سین سنیچر ۷/ فروری کو بنگلہ دیش کی دیناجپور ڈسٹرکٹ جیل میں حراست کے دوران انتقال کر گئے۔ جیل حکام کے مطابق ۸۳/سالہ سین سنیچر کی صبح جیل کے اندر غیر معمولی طور پر بیمار محسوس کرنے لگے اور انہیں دیناجپور میڈیکل کالج اسپتال لے جایا گیا، جہاں مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً ۹/بج کر ۲۹/منٹ پر ان کی موت کی تصدیق کر دی گئی۔ ہندوستانی خبر رساں ایجنسی اے این آئی نے جیل سپرنٹنڈنٹ فرہاد سرکار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تمام قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ان کی لاش ان کے خاندان کے حوالے کر دی جائے گی۔ واضح رہے کہ ان کی موت تقریباً ایک ماہ بعد آئی ہے جب ایک ممتاز موسیقار اور عوامی لیگ لیڈر پر لائے چا کی دل کا دورہ پڑنے کے بعد حراست میں انتقال کر گئے تھے۔ بعد ازاں ان کے خاندان نے طبی غفلت کا الزام لگایا اور دعویٰ کیا کہ انہیں ان کی گرتی ہوئی صحت کے بارے میں بروقت اطلاع نہیں دی گئی۔ عوامی لیگ کے ایک اور لیڈر عبدالرشید ناؤگاؤں جیل میں انتقال کر گئے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق صرف جنوری ۲۰۲۶ء میں کم از کم ۱۵/حراستی اموات ہوئیں، جو دسمبر ۲۰۲۵ء میں ۹/اموات سے کہیں زیادہ ہیں۔ تاہم بنگلہ دیش عوامی لیگ نے ایک بیان میں کہا کہ ''سین کی موت نے یہ عیاں کر دیا ہے کہ ریاست سیاسی مخالفین کو ختم کرنے کے لیے جیلوں کو خاموش ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔'' اس نے الزام لگایا کہ سین کو اعلیٰ معیار کی طبی دیکھ بھال نہیں دی گئی۔ گرفتاری کے بعد حراست میں تشدد، مناسب طبی علاج سے انکار، صحت میں اچانک بگاڑ، اور منٹوں میں موت کی تصدیق، یہ سب مل کر سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔ کہ آیا کیا یہ واقعی ایک حادثہ تھا، یا سیاسی انتقام کے ایک مسلسل عمل کا ایک اور باب۔'' بیان میں مزید کہا گیا کہ سین کی موت ایک الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے۔ اس نے موجودہ حکومت پر ''بیماری'' کا لفظ استعمال کر کے ذمہ داری سے بچنے کا الزام لگایا۔ اور کہا کہ ''یہ موت نہیں ہے۔ یہ ریاست کا جرم ہے۔'' واضح رہے کہ یہ واقعہ بنگلہ دیش میں ۱۲/فروری ۲۰۲۶ء کو ہونے والے انتخابات سے پہلے پیش آیا ہے۔ یہ اگست ۲۰۲۴ء میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے اقتدار سے معزولی کے بعد پہلے عام انتخابات ہیں۔ اس کے بعد محمد یونس کی عبوری انتظامیہ کی جگہ عوام کے ذریعے منتخب حکومت برسر اقتدار آ جائے گی۔ انتخاب بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) اور جماعت اسلامی (جے آئی) اتحاد کے مابین مقابلے میں بدل گیا ہے۔ بی این پی لیڈر طارق رحمان، مرحوم سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کے بیٹے، کو سب سے آگے سمجھا جا رہا ہے۔ وہ ۱۷/سال کی جلاوطنی کے بعد بنگلہ دیش واپس آئے ہیں، جس کے بعد ان کی پارٹی زیادہ تر انتخابی جائزوں میں آگے چل رہی ہے۔

واشنگٹن پوسٹ کے سی ای او بڑے پیمانے پر ملازمتوں میں کٹوتیوں کے بعد مستعفی

امریکہ کے مشہور اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' میں سنیچر کو شائع ہوا کہ اخبار کے سی ای او اور پبلشر ول لیوس فوری طور پر مستعفی ہو رہے ہیں۔ یہ خبریں اس وقت سامنے آئیں جب آمیزان کے بانی ارب پتی جیف بیزوس کے اس اخبار نے بڑے پیمانے پر ملازمتوں کی کٹوتیاں کی، جس سے قارئین سخت ناراض ہوئے

آمیزان کے بانی جیف بیزوس کے نجی امریکی اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' نے جب بڑے پیمانے پر ملازمتوں میں کٹوتیاں کیں تو قارئین ناراض ہو گئے، اس کے بعد اخبار میں سنیچر کو یہ شائع ہوا کہ اس کے سی ای او اور پبلشر ول لیوس فوری طور پر مستعفی ہو رہے ہیں۔ اگرچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھر کے اخبارات کو صنعت کے وحشیانہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لیکن لیوس کے آؤٹ لیٹ کے انتظام کو صارفین اور ملازمین نے اپنے دو سالہ دور میں یکساں طور پر تنقید کا نشانہ بنایا کیونکہ اس نے روزانہ مالیاتی نقصانات کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اخبار نے اعلان کیا ہے کہ لیوس، جو انگریز ہیں، کی جگہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹمبلر کے سابق سی ای او جیف ڈی اونوفریو نے لے لی ہے، جو گزشتہ سال چیف فنانشل آفیسر کے طور پر پوسٹ میں شامل ہوئے تھے۔ اخبار کے ایک نامہ نگار کے ذریعہ سوشل میڈیا پر شیئر کردہ عملے کو ایک ای میل میں، لیوس نے کہا کہ ''یہ میری سکدوشی کا صحیح وقت ہے۔'' واضح ہو کہ پوسٹ میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ ڈی اونوفریو لیوس کی جگہ لے رہے ہیں ''فوری طور پر۔'' منگل کو اخبار کے سیکڑوں صحافیوں بشمول بیشتر بیرون ملک مقیم، مقامی اور کھیلوں کے عملے کو برطرف کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اخبار نے ابھی اس بات کی وضاحت نہیں کی ہے کہ کتنے صحافیوں کو ملازمت سے بر طرف کیا گیا ہے، گردی نیویارک ٹائمز نے رپورٹ کیا ہے کہ ۸۰۰/میں سے ۳۰۰/صحافیوں کو معزول کیا گیا ہے۔ اخبار کی پوری مشرقِ وسطیٰ ٹیم کو

فارغ کر دیا گیا، جبکہ کیئف میں مقیم اس کے یوکرین نمائندے کو بھی ملازمت سے نکال دیا گیا، حالانکہ روس کے ساتھ جنگ بدستور جاری ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق اسپورٹس، گرافکس اور مقامی خبروں کے شعبوں میں نمایاں کٹوتیاں کی گئیں، اور اخبار کا روزانہ پوڈ کاسٹ پوسٹ رپورٹس بھی معطل کر دیا گیا۔ جمعرات کو واشنگٹن کے مرکز میں اخبار کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے ہونے والے احتجاج میں سینکڑوں افراد نکلے۔ سوشل میڈیا کے ساتھ توجہ حاصل کرنے کی دوڑ میں، اور اس وجہ سے کہ انٹرنیٹ سے ہونے والی آمدنی وہ مقام حاصل نہیں کر سکی جو کبھی پرنٹ اشتہارات کو حاصل تھی، ملک بھر کے اخبارات گرتی ہوئی آمدنی اور سبسکرپشنز کے باعث شدید زوال کا شکار ہو چکے ہیں۔ تاہم، نیویارک ٹائمز اور وال سٹریٹ جرنل جیسے قومی اخبارات طوفان کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور مالی طور پر ٹھوس نکلے ہیں جو کہ ایک ارب پتی حمایتی کے ساتھ بھی واشنگٹن پوسٹ کرنے میں ناکام رہا ہے۔ عملے کو دی گئی لیوس کی ایک نوٹ وہائٹ ہاؤس کے چیف میٹ وائزر نے ایکس پر شیئر کی جس میں لیوس نے کہا کہ وائٹ ہاؤس کے بیورو چیف میٹ ویزر کے ذریعے X پر شیئر کیے گئے عملے کیلئے لیوس کے نوٹ میں، لیوس نے کہا کہ ''دی پوسٹ کے پائیدار مستقبل کو یقینی بنانے کیلئے'' ان کے دور میں ''مشکل فیصلے کئے گئے'' تاکہ یہ کئی سالوں تک اعلیٰ معیار کی غیر جانبدارانہ خبریں شائع کر سکے۔ بیزوس، دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک، اور لیوس اخبار کے ادارتی عمل میں براہ راست مداخلت کرنے کیلئے جانچ کی زد میں ہیں۔ بیزوس نے اخبار کے لبرل جھکاؤ والے ادارتی صفحے پر لگام ڈالی اور ۲۰۲۴ء کے انتخابات سے کچھ دن قبل ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار کملا ہیرس کی توثیق کو روک دیا ادارتی آزادی کے نام نہاد فائر وال کو توڑ دیا۔ انہیں بڑے پیمانے پر ٹرمپ کی حمایت کرتے ہوئے پایا گیا۔

روس: چاقو کے حملے میں چار ہندوستانی طلبہ سمیت متعدد زخمی

میڈیا رپورٹس اور ماسکو میں ہندوستانی مشن کے مطابق، سنیچر ۷/فروری کو روس کی باشکورتوستان جمہوریہ میں ایک یونیورسٹی میں چاقو کے حملے میں کم از کم چھ افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں چار ہندوستانی طلبہ شامل ہیں۔ ابتدائی رپورٹس کے مطابق، وزارت داخلہ نے بتایا کہ ایک نوجوان جس کے پاس چاقو تھا، باشکورتوستان جمہوریہ میں اوفا کی اسٹیٹ میڈیکل یونیورسٹی کے ایک ہاسٹل میں داخل ہوا، اس نے وہاں رہنے والے طلبہ پر حملہ کیا اور ان میں سے کئی کو چاقو مارا۔ دریں اثناء آر ٹی وی آئی ڈاٹ کام ویب پورٹل کے حوالے سے وزارت داخلہ کے ترجمان میجر جنرل ارینا وولک کا کہنا تھا کہ ''حملہ آور نے گرفتاری کی مزاحمت کی، جس کے دوران دو پولیس اہلکاروں کو چاقو گھونپا گیا۔ مزید برآں، ملزم نے خود کو بھی زخمی کر لیا۔'' بعد ازاں ماسکو میں ہندوستانی سفارتخانے نے اسے ''ایک افسوسناک واقعہ'' قرار دیتے ہوئے کہا، ''کئی افراد، جن میں چار ہندوستانی طلبہ شامل ہیں، زخمی ہوئے ہیں۔'' سفارتخانے نے کہا کہ وہ حکام کے ساتھ رابطے میں ہے۔

شمال مشرقی افغانستان میں منی بس کے حادثے میں 15 افراد ہلاک

کابل:۔ مقامی حکام نے ہفتے کے روز بتایا کہ شمال مشرقی افغانستان میں ایک منی بس الٹ کر ایک وادی میں جا گری جس سے کم از کم 15 افراد ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے۔ صوبائی پولیس کے ترجمان نے بتایا کہ بس صوبہ بدخشاں میں ایک سڑک پر صوبائی دارالحکومت فیض آباد کی طرف جا رہی تھی لیکن سڑک پر شدید خرابی کی وجہ سے یہ راستے سے ہٹ کر ایک وادی میں جا گری۔ ترجمان نے کہا، اس واقعے کے مت※ ثرین میں مرد، خواتین اور بچے شامل ہیں اور زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ افغانستان میں مہلک ٹریفک حادثات عام ہیں جس کی وجہ کئی عشروں کے تنازعات کے بعد سڑکوں کی خراب حالت، خطرناک ڈرائیونگ اور قواعد کی کمی ہے۔ گذشتہ

سال اگست میں ایران سے واپس آنے والے تارکین وطن کو لے جانے والی ایک بس مغربی صوبہ ہرات میں گر کر تباہ ہو گئی تھی جس میں ایک درجن سے زائد بچوں سمیت 78 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ حکام کے مطابق بس ایک موٹر سائیکل اور ٹرک سے ٹکرا گئی تھی۔ اور یہ برسوں کے دوران ایک مہلک ترین حادثہ تھا۔ حکام نے بتایا کہ اگست کے آخر میں دارالحکومت کابل کے قریب ہائی وے پر ڈرائیور کی غفلت کے باعث ایک بس الٹنے سے مزید 25 افراد ہلاک ہو گئے۔

پاکستان: مسجد دھماکے کے بعد امریکہ نے اپنے شہریوں کیلئے ہدایات جاری کی

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں واقع امریکی سفارت خانے نے مضافات میں واقع امام بارگاہ قصر خدیجۃ الکبریٰ مسجد میں خودکش دھماکے کے بعد امریکی شہریوں کے لیے سیکورٹی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ واضح رہے کہ یہ حملہ جمعہ کی نماز کے دوران ہوا جس میں کم از کم ۳۱/افراد ہلاک اور ۱۶۹/دیگر زخمی ہوئے۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ ہلاکتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ بعد ازاں پاکستان میں موجود امریکی شہریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ، بڑے عوامی اجتماعات سے پرہیز کریں، ذاتی سیکورٹی کا جائزہ لیں، تازہ معلومات کے لیے مقامی میڈیا کو فالو کریں، شناختی دستاویزات ساتھ رکھیں اور مقامی حکام سے تعاون کریں۔ سفارت خانے نے شہریوں سے چوکنا رہنے کی اپیل کی ہے اور ضرورت پڑنے پر اسلام آباد دفتر سے رابطے کی ہدایت کی ہے۔ دریں اثناء سیکورٹی ذرائع کے مطابق، دھماکا کرنے والے کو مسجد کے گیٹ پر ہی روک لیا گیا تھا۔ گواہوں کے مطابق دھماکے سے پہلے رضا کار سیکورٹی اہلکاروں اور حملہ آور کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ اسلامک اسٹیٹ گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے، جو ۲۰۰۸ء کے میریٹ ہوٹل کے دھماکے کے بعد اسلام آباد کا سب سے خونریز واقعہ ہے۔ پاکستانی حکام کا کہنا ہے کہ حملہ آور ایک پاکستانی شہری تھا جو حال ہی میں افغانستان گیا تھا۔ اسلام آباد اور پاکستان کے شمال مغربی علاقوں میں راتوں رات کی چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران حملہ آور کے رشتہ داروں سمیت کئی مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا۔

ناسا کے خلابازوں کو چاند کی مہم پر جدید ترین اسمارٹ فون لے جانے کی اجازت ہوگی

اسپیس ایجنسی ناسا کے منتظم جاريد آئزک مین (Jared Isaacman) نے جمعرات کو کہا کہ ناسا کے خلابازوں کو آئندہ چاند کے مہمات پر جدید ترین اسمارٹ فون لے جانے کی اجازت ہوگی۔ آئزک مین کے مطابق، خلاباز فروری میں شروع ہونے والے کریو-۱۲ مشن اور مارچ میں آرٹیمس ۲/میں اسمارٹ فونز کے ساتھ پرواز کریں گے۔ انہوں نے امریکی سوشل میڈیا کمپنی ایکس پر لکھا، ''ہم اپنے عملے کو ان کے اہل خانہ کیلئے خصوصی لمحات کی تصویر کشی کرنے اور دنیا کے ساتھ متاثر کن تصاویر اور

ویڈیو شیئر کرنے کیلئے ٹولز دے رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ ناسا کی ٹیموں نے ''طویل مدتی عمل'' کو چیلنج کیا اور ''تیز ٹائم لائن'' پر خلائی پرواز کیلئے جدید ہارڈ ویئر کو اہل بنایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''یہ عملی تبدیلی ناسا کیلئے فائدہ مند ثابت ہوگی کیونکہ ہم مدار میں اور چاند کی سطح پر اعلیٰ ترین قدر کی حامل سائنسی تحقیق اور ریسرچ کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہ درست سمت میں ایک چھوٹا سا قدم ہے۔'' یہ اعلان ناسا کی خلائی پروازوں میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے بدلتے ہوئے رجحان کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جہاں ماضی میں خلابازوں کو سختی سے منظور شدہ، مخصوص آلات تک محدود رکھا جاتا تھا۔ ابتدائی خلائی مشنز میں کیمرے اور کمیونیکیشن ڈیوائسز خصوصی طور پر خلائی ماحول کے مطابق تیار کی جاتی تھیں، کیونکہ عام الیکٹرانکس کو مائیکرو گریویٹی، تابکاری اور درجہ حرارت کی شدید تبدیلیوں کا سامنا نہیں ہوتا۔ تاہم حالیہ برسوں میں کمرشل اسپیس پروگرامز، نجی خلائی کمپنیوں کی شمولیت اور صارفین کی جدید ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے ناسا کے طریقہ کار کو بھی متاثر کیا ہے۔ اسمارٹ فونز اب طاقتور کیمرہ، ویڈیو، نیویگیشن اور ڈیٹا پروسیسنگ صلاحیتوں کے حامل ہیں، جس سے وہ نہ صرف عوامی رابطے اور سائنسی دستاویزات کے لیے مفید بن سکتے ہیں بلکہ خلابازوں اور زمین کے درمیان انسانی ربط کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں ناسا کا جدید ہارڈ ویئر کو تیزی سے خلائی معیار کے مطابق ڈھالنا ادارے کی اس حکمتِ عملی کی عکاسی کرتا ہے جس کا مقصد مستقبل کی چاند اور مریخ مہمات کو زیادہ لچکدار، مؤثر اور عوام کے لیے قابل فہم بنانا ہے۔

ایران سے مذاکرات میں بیلسٹک میزائلوں پر پابندی شامل کی جائے: بنجمن نیتن یاہو کا مطالبہ

ایران جتنی مقدار میں میزائل تیار کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے لیے خطرہ ہے: اسرائیلی وزیر خارجہ

امریکی اور ایرانی مذاکرات کے صرف جوہری فائل تک محدود رہنے پر اسرائیلی تشویش کے درمیان اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ تہران کے ساتھ کسی بھی مذاکرات میں نہ صرف اسے جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنا شامل ہونا چاہیے بلکہ بیلسٹک میزائلوں پر پابندی اور خطے میں اس کے مسلح ونگز کی حمایت کا خاتمہ بھی شامل ہونا چاہیے۔ بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے آج اتوار کے روز ایک بیان میں کہا ہے کہ اب تک ایرانی نظام نے بار بار یہ ثابت کیا ہے کہ اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

ایرانی میزائلوں سے خطرات

دوسری جانب اسرائیلی وزیر خارجہ جدعون ساعر نے ایرانی بیلسٹک میزائلوں کے معاملے کو حل کرنے کی اہمیت پر دوبارہ زور دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیانات میں کہا کہ بیلسٹک میزائلوں کی وہ مقدار جو ایرانی نظام تیار کرنا چاہتا ہے ہمیں خطرے میں ڈال رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی مانا کہ یہ ایرانی میزائل یورپی ممالک کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ جہاں تک غزہ کا تعلق ہے تو اسرائیلی وزیر خارجہ نے واضح کیا کہ حماس کو غیر مسلح کرنے کے معاملے پر سمجھوتے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

علاقائی جنگ کا خدشہ

اس کے برعکس ایرانی چیف آف اسٹاف عبدالرحیم موسوی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ خطے میں کسی بھی علاقائی جنگ کے نتائج کی ذمہ داری امریکہ اور اسرائیل پر عائد ہوگی۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ جنگ کے لیے ایران کی مکمل تیاری کے باوجود تہران علاقائی جنگ شروع کرنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ یہ بیانات وزیر خارجہ عباس عراقچی کے اس بیان کے بعد سامنے آئے ہیں جس میں انہوں نے گذشتہ روز کہا تھا کہ امریکی فریق کے ساتھ مذاکرات صرف جوہری فائل تک محدود رہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بیلسٹک میزائلوں کا مسئلہ چند دنوں میں متوقع مذاکرات کے دوسرے دور کے دوران زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔ اسرائیلی بیانات وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے آئندہ بدھ کو واشنگٹن کے متوقع دورے سے قبل سامنے آئے ہیں جہاں وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ایران کے معاملے پر تبادلہ خیال کریں گے کیونکہ تل ابیب مذاکرات کے ایجنڈے میں بیلسٹک میزائلوں کے ساتھ ساتھ خطے میں ایران کے زیر اثر مسلح گروہوں کے معاملے کو بھی شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ اور ایران دونوں فریقوں نے مسقط میں گذشتہ جمعہ کو ہونے والے مذاکرات کے پہلے دور کو مثبت قرار دیا تھا۔ تاہم عباس عراقچی نے واضح کیا کہ کسی نتیجے تک پہنچنے کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے جبکہ ڈونلڈ ٹرمپ نے بارہا فوجی آپشن کا اشارہ دیا ہے اور گذشتہ روز ہفتہ کو بھی انہوں نے اسی بات کو دہرایا ہے۔

اٹلی کے وزیر اعظم کا ٹرمپ کے 'بورڈ آف پیس' میں شامل ہونے سے انکار

روم: اٹلی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس میں حصہ نہیں لے گا، اطالوی وزیر خارجہ انتونیو تاجانی نے ناقابلِ حل آئینی مسائل کا حوالہ دیتے ہفتے کے روز ہوئے یہ بات کہی۔ تقریباً 19 ممالک نے بورڈ آف پیس کے اساسی منشور پر دستخط کیے ہیں۔ تاہم اٹلی کا آئین ملک کو کسی ایک غیر ملکی رہنما کی سربراہی میں تنظیم میں شامل ہونے سے روکتا ہے۔ وزیر اعظم اور ٹرمپ کی اتحادی جارجیا میلونی نے گذشتہ ماہ تنظیم میں شمولیت کے حوالے سے آئینی مسائل کا مشاہدہ کیا لیکن یہ تجویز بھی دی کہ ٹرمپ شاید نہ صرف اٹلی بلکہ دیگر یورپی ممالک کی بھی ضروریات پورا کرنے کے لیے فریم ورک دوبارہ ترتیب دے سکتے ہیں۔ اس بات کا امکان

مسترد کرنے کے لیے تاجانی ہفتے کے روز سامنے آئے۔ انہوں نے اے این ایس اے نیوز ایجنسی کو بتایا، ہم بورڈ آف پیس میں حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ اس حوالے سے ایک آئینی حد مقرر ہے۔ میلان میں سرمائی اولمپکس میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور امریکی نائب صدر جے ڈی وینس سے ملاقات کے اگلے دن انہوں نے کہا، قانونی نکتہ نظر سے یہ ناقابلِ حل ہے۔ اگرچہ بورڈ کا مقصد دراصل غزہ کی تعمیر نو کی نگرانی کرنا تھا لیکن منشور اس کے کردار کو فلسطینی سرزمین تک محدود نہیں کرتا اور بظاہر یہ اقوامِ متحدہ کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ امریکہ کے اہم اتحادیوں بشمول فرانس

،رسول اللہ ﷺ نے چند مشت خاک دشمنوں کی طرف پھینکی اور فرمایا محمد کے رب کی قسم! اب یہ شکست کھا کر رہیں گے :'اِنہزموا ورب محمد' بعض راویوں کا بیان ہے کہ مخالف فوجیوں میں کوئی آنکھ نہ تھی ،جو اس سے خاک آلود نہ ہوئی ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور اہل ایمان کو انعامات سے نوازا ، قرآن مجید نے اس ہولناک کیفیت کی تصویر اس طرح کھینچی ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ. (توبہ:۲۵،۲۶)

اللہ نے تم لوگوں کی بہت سے موقعوں پر مدد کی ہے اور حنین کے دن بھی ،جب کہ تم کو تمہاری کثرت نے خود پسندی میں مبتلا کر دیا تھا، پھر تم کو کوئی چیز کام نہیں آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی ، پھر تم پیٹھ دیکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ،اس کے بعد پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اپنی سکینت نازل فرمائی، اللہ نے ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے، اور کفر کرنے والوں کو سزا دی ، اور کافروں کی سزا یہی ہے -- (ملخص از: مفاتیح الغیب: ۷/ ۶۱۲، تفسیر قرطبی : ۸/ ۹۶-۱۰۲، دیکھئے: آسان تفسیر قرآن مجید، صحیح مسلم، کتاب الجہاد: ٤٦١٦)

ازل کی پنہائیوں سے ابد کی رعنائیوں تک، جب ارادۂ ایزدی نے کائنات کے جریدے پر انسانیت کی عظمت کا نقش اول ثبت کرنا چاہا، تو اس نے تاریخ کے ماتھے پر وہ درخشندہ ستارہ چمکایا جسے دنیا علی ابن ابی طالب کے نام سے جانتی ہے۔

مسلمِ اول شہِ مرداں علی
عشق را سرمایہ ایماں علی

آج مکہ کی فضائیں معطر ہیں، حطیم و زمزم وجد میں ہیں اور بیت اللہ کی دیواریں اس عظیم مولود کے استقبال میں رطب اللسان ہیں اور جس نے کعبے کے اندر جنم لے کر حرم کو وہ آتشہ کر دیا۔ یہ صرف ایک ولادت نہیں تھی، بلکہ توحید کے گھر میں عدل و انصاف، شجاعت و فصاحت اور علم و حکمت کے مجسمے کا ظہور تھا۔

تری ولادت باجود کا مآل ہے کیا
جو خانہ زادِ خدا ہو اسے زوال ہے کیا

فصاحت و بلاغت کا وہ بحرِ بیکراں جو لسان اللہ کی زبان سے جاری ہوا، اس نے رہتی دنیا تک کے لیے کلامِ مخلوق کو پیمانہ عطا کر دیا۔ اس ہستی کی رفعتوں کا عالم یہ ہے کہ عقلِ انسانی شل ہو جاتی ہے اور الفاظ دم توڑ دیتے ہیں، کیونکہ جہاں فکرِ انسانی کی پرواز ختم ہوتی ہے، وہاں مولیٰ کے نقشِ پا کی شروعات ہوتی ہے۔

تیرا رجب کا وہ مبارک دن، جب سیدہ فاطمہ بنت اسد طوافِ کعبہ میں مصروف تھیں کہ قدرت نے انہیں اپنا مہمان بننے کی دعوت دی۔ تاریخ گواہ ہے کہ دیوارِ کعبہ شق ہوئی اور وہ ہستی نمودار ہوئی جس کے مصلے پر جبینِ کائنات جھکتی ہے۔ وہ ذات جو رسولِ کائنات ﷺ کے ہاتھوں میں آنکھ کھولے، جس کی گھٹی میں لعابِ دہنِ نبوت شامل ہو، اس کی عظمت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ کعبہ میں ولادت کا یہ شرف نہ کسی کو حاصل ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس امر کا اعلان تھا کہ جس کی ولادت میرے گھر میں ہو رہی ہے، کل وہی اس گھر کو بتوں کی آلودگی سے پاک کر کے توحید کا پرچم لہرائے گا۔

مولیٰ علی علیہ السلام کی فضیلت کے باب میں مستند احادیث نبوی وہ تابناک ستارے ہیں جو کبھی ماند نہیں پڑ سکتے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر جب کئی کوششوں کے باوجود قلعہ فتح نہ ہوا، تو سید الانبیاء ﷺ نے اعلان فرمایا: "لأعطين الراية رجلاً يفتح الله على يديه، يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله" (کل میں علم اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں)۔ یہ وہ سندِ فضیلت ہے جو کائنات میں کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔ اگلی صبح جب علیؑ کو طلب کیا گیا اور آپ کی آشوب چشم کو لعابِ دہنِ نبوت نے شفا بخشی، تو ذوالفقارِ حیدری نے وہ معرکہ سر کیا جو رہتی دنیا تک کے لیے نشانِ عبرت بن گیا۔

ولایتِ مولیٰ کا وہ منظر بھی چشمِ فلک نے دیکھا جب حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیرِ خم کے مقام پر تپتی دھوپ میں قافلہ روکا گیا۔ سنن ابی داؤد اور ترمذی کی معتبر روایات کے مطابق حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ بلند کر کے اعلان فرمایا: "من كنت مولاه فهذا علي مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه" (جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کا یہ علی مولیٰ ہے، اے اللہ! اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے)۔ یہ حدیثِ غدیر وہ ٹھوس دلیل ہے جس نے ولایتِ علیؑ کو نبوت کے تسلسل کے طور پر متعارف کرایا۔ بلاغت کا یہ عالم ہے کہ مولیٰ کا کلام جو کلامِ خالق و نبی سے نیچے اور کلامِ مخلوق سے بالاتر ہے، جس کلام کی معرفت، فصاحت و بلاغت اور ندرت ملت کے لئے ذخیرہ ابد یہ ہے۔

آپ کی جلالتِ علمی کا اعتراف خود رسالت مآب ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا: "أنا مدينة العلم وعلي بابها" (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں)۔ یہ علم صرف الفاظ کی بازی گری نہیں تھا، بلکہ یہ وہ معرفت تھی جس نے کائنات کے اسرار سے پردہ اٹھایا۔ صحیح مسلم میں حضرت علیؑ خود روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا: **لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق** (تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا)۔ پس علیؑ کی محبت ایمان کی کسوٹی قرار پائی۔

میدانِ کارزار ہو تو کرار اور مسندِ قضا ہو تو ابوالحسن۔ آپ کی تلوار نے کفر کی کمر توڑی اور آپ کے فیصلوں نے انسانی حقوق کی بنیاد رکھی۔ آپ نے کبھی سائل کو خالی ہاتھ نہیں موڑا، چاہے وہ حالتِ رکوع میں ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کی زندگی کا وہ واقعہ جب آپ نے اپنے قاتل کو دودھ پلانے کا حکم دیا، انسانیت کی تاریخ کا بلند ترین اخلاقی نمونہ ہے۔ یہ وہ رعبِ الٰہی تھا جو مولیٰ کی جبینِ نیاز سے عیاں تھا، اور یہی وہ فقر تھا جو تاج و تخت کو ٹھکرا کر خاک نشینی میں سکون پاتا تھا۔ آپ نے نہج البلاغہ کے ایک خطبے میں دنیا کی بے ثباتی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ دنیا ایک چھینک مارنے والے کی ناک کی رطوبت سے بھی کم حیثیت رکھتی ہے، اگر میں اس کے ذریعے کسی حق کو قائم نہ کر سکوں۔

آج کے دور میں جب انسانیت فرقہ واریت، عدم برداشت اور اخلاقی پستی کا شکار ہے، مولیٰ علی کی تعلیمات مشعلِ راہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا: لوگ دو طرح کے ہیں، یا تو تمہارے دینی بھائی ہیں یا تمہاری طرح انسان۔ یہ جملہ عالمی امن اور انسانیت کی بقا کا وہ عظیم منشور ہے جس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی۔ (جاری)

منی پور کو سمجھنا کیوں نہیں آسان!...

منی پور میں بھلے ہی نئی حکومت آ گئی ہو، حکومت ہند اور انٹیلیجنس ایجنسیوں کی سالوں سے چلی آ رہی 'بانٹو اور راج کرو' کی پالیسی نے یہ پختہ کر دیا ہے کہ منی پور کے لڑنے والے گروپوں میں کوئی اتحاد نہ ہو کوکی۔زو بی جے پی رکن اسمبلی نیمچا کیپگین کے منی پور کی نائب وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لینے کے ایک دن بعد 5 فروری کو ریاست کے چوراچند پور اور توبیونگ میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ کوکی-زو برادری کے کئی افراد نے اسے کسی تحریری سیاسی معاہدے کے بغیر حکومت سے باہر رہنے کے اجتماعی فیصلے سے غداری قرار دیا۔ کوکی اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے 6 فروری کو 24 گھنٹے کے بند کی اپیل کی اور آئندہ بھی احتجاجی مظاہروں کا اعلان کیا۔

نندیتا ہکسر

منی پور میں بھلے ہی نئی حکومت آ گئی ہو، حکومت ہند اور انٹیلیجنس ایجنسیوں کی سالوں سے چلی آ رہی 'بانٹو اور راج کرو' کی پالیسی نے یہ پختہ کر دیا ہے کہ منی پور کے لڑنے والے گروپوں میں کوئی اتحاد نہ ہو کوکی۔زو بی جے پی رکن اسمبلی نیمچا کیپگین کے منی پور کی نائب وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لینے کے ایک دن بعد 5 فروری کو ریاست کے چوراچند پور اور توبیونگ میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ کوکی-زو برادری کے کئی افراد نے اسے کسی تحریری سیاسی معاہدے کے بغیر حکومت سے باہر رہنے کے اجتماعی فیصلے سے غداری قرار دیا۔ کوکی اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے 6 فروری کو 24 گھنٹے کے بند کی اپیل کی اور آئندہ بھی احتجاجی مظاہروں کا اعلان کیا۔

جو لوگ منی پور کی ثقافتی باریکیوں سے واقف نہیں ہیں، وہ 4 فروری کو امپھال راج بھون میں منعقدہ حلف برداری کی تقریب میں پوشیدہ علامتوں کو شاید نہ سمجھ پائے ہوں۔ یمنام کھیم چندسنگھ نے منی پور کے نئے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا، جبکہ کیپگین اور لوبی دکھونے نائب وزرائے اعلیٰ کے طور پر۔ سنگھ میتئی ہیں، کیپگین گنگی-زو برادری سے تعلق رکھنے والی خاتون ہیں اور دکھو ماؤ ناگا ہیں۔ یہ شناخت کی سیاست کی تازہ مثال ہے، جسے کسی مستقبل پسندانہ سوچ کے بغیر آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ سوچ ایسی ہونی چاہیے تھی جو طویل عرصہ سے جاری تشدد کی گرہوں کو کھول سکے۔ لیکن 3 بڑی برادریوں سے ایک وزیر اعلیٰ اور 2 نائب وزرائے اعلیٰ کی تقرری کوئی حل نہیں، کیونکہ منی پور میں مسئلہ محض نسلی تصادم سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔ جب 2023 میں منی پور سرخیوں میں تھا، تب بیشتر ہندوستانی اس ریاست، اس کے جغرافیے اور آبادی کے بارے میں بہت کم جانتے تھے۔ اس کی صدیوں پر محیط پیچیدہ تاریخ کے بارے میں تو بالکل نہیں۔ میڈیا نے اس تصادم کو میتئی اور کوکی-زو کے درمیان نسلی جھگڑے یا پھر پہاڑی قبائل اور میدانی علاقوں کے لوگوں کے درمیان تنازع کے طور پر پیش کیا۔ ایک حد تک یہ درست تھا، کیونکہ بیشتر میتئی وادیٔ امپھال میں رہتے ہیں، جبکہ کوکی-زو قبائلی برادریاں آس پاس کی پہاڑیوں میں آباد ہیں۔ تصادم کی فوری وجہ کوکی-زو اور ناگا (دونوں قبائل) کی طرف سے میتئی برادری کو درج فہرست قبائل کے زمرے میں شامل کیے جانے پر اعتراض تھا۔ تاہم یہ سادہ سی کہانی تصادم کے ابتدائی چند دنوں میں ہی غلط ثابت ہو گئی۔ تشدد کے پہلے 3 دنوں میں وادی میں 300 سے زائد میتئی گرجا گھروں کو خود میتئی انتہا پسند گروہوں نے نذر آتش کر دیا تھا۔

اسرائیلی میڈیا نے ہندوستان کے بنی منا شے برادری کے بحران میں ہونے کی خبریں شائع کی۔ 'شاوی اسرائیل' ایک این جی او ہے جو یہودی برادریوں کے 'گمشدہ قبائل' کو اسرائیل واپس آنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے مطابق بنی منا شے قبیلے کے ایک ہزار سے زائد افراد، جو ان کی کل آبادی کا تقریباً 20 فیصد ہیں، تشدد کے باعث بے گھر ہو گئے۔ برادری کے ایک رکن کی موت ہو گئی، ایک کو سینے میں گولی لگی اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اسرائیل سے موصول رپورٹس کے مطابق 2 سینیکوگ اور ایک مکواہ (مذہبی غسل خانہ) جلا دیے گئے۔ اگر یہ تصادم واقعی میتئی اور کوکی-زو برادریوں کے درمیان ہوتا، تو میتئی انتہا پسند گروہوں نے میتئی خاتون پولیس افسر (تھوناؤجم برندا) پر حملہ کیوں کیا، جس نے ریاست میں نارکو ٹیررزم کے روابط کو بے نقاب کیا تھا اور الزام لگایا تھا کہ اس غیر قانونی تجارت کو سیاسی سرپرستی حاصل ہے؟ یہ بات بھی سمجھ سے باہر ہے کہ میڈیا رپورٹس میں کوکیوں کو اپنے ہی ملک میں مہاجر کیوں بتایا جانے لگا۔ بعض صحافیوں نے الگ الگ واقعات پر توجہ مرکوز کی۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک واقعہ ہولناک تھا، لیکن کوئی بھی ایک واقعہ اس تصادم کی اصل نوعیت اور اس کے اسباب کو واضح نہیں کر سکتا تھا۔ اب جبکہ منی پور سرخیوں سے باہر ہو چکا ہے، لوگ بڑی حد تک اسے بھول گئے ہیں۔ تاہم منی پور میں رہنے والے لوگ آج بھی تشدد کا سامنا کر رہے ہیں۔ اگرچہ مئی 2023 کے تصادم کے دوران سب سے زیادہ نقصان کوکی-زو برادری کو ہوا، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی ایک برادری کو 'معصوم متاثرہ' قرار نہیں دیا جا سکتا۔

گروہوں نے میتئی خاتون پولیس افسر (تھوناؤجم برندا) پر حملہ کیوں کیا، جس نے ریاست میں نارکو ٹیررزم کے روابط کو بے نقاب کیا تھا اور الزام لگایا تھا کہ اس غیر قانونی تجارت کو سیاسی سرپرستی حاصل ہے؟ یہ بات بھی سمجھ سے باہر ہے کہ میڈیا رپورٹس میں کوکیوں کو اپنے ہی ملک میں مہاجر کیوں بتایا جانے لگا۔ بعض صحافیوں نے الگ الگ واقعات پر توجہ مرکوز کی۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک واقعہ ہولناک تھا، لیکن کوئی بھی ایک واقعہ اس تصادم کی اصل نوعیت اور اس کے اسباب کو واضح نہیں کر سکتا تھا۔ اب جبکہ منی پور سرخیوں سے باہر ہو چکا ہے، لوگ بڑی حد تک اسے بھول گئے ہیں۔ تاہم منی پور میں رہنے والے لوگ آج بھی تشدد کا سامنا کر رہے ہیں۔ اگرچہ مئی 2023 کے تصادم کے دوران سب سے زیادہ نقصان کوکی-زو برادری کو ہوا، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی ایک برادری کو 'معصوم متاثرہ' قرار نہیں دیا جا سکتا۔

قبل میں ریاست میں تشدد ہندوستانی سکیورٹی فورسز (جن میں فوج بھی شامل تھی) اور مقامی عسکریت پسند گروہوں کے درمیان ہوتا تھا۔ آج عسکریت پسند گروہ آپس میں بھی لڑ رہے ہیں اور ہندوستانی مسلح افواج سے بھی۔ ریاست میں بڑی مقدار میں غیر قانونی اسلحہ اور گولہ بارود آ رہا ہے، جس سے تشدد معمول کی بات بن چکا ہے۔ سیاسی پارٹیوں، مسلح گروہوں اور سول سوسائٹی تنظیموں کو منی پور میں شناخت کی سیاست کو حل کے طور پر دیکھنا چھوڑ دینا چاہیے۔ ہر شناخت کو عملی اور علامتی طور پر ایک ہتھیار کی شکل میں استعمال کیا گیا ہے۔ حالات اس لیے بھی سنگین ہو گئے ہیں کہ اسے مسلح گروہوں کی حمایت حاصل ہے، جو نہ صرف جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ہیں بلکہ انہیں استعمال کرنے میں بھی کوئی جھجک نہیں رکھتے۔ شناخت کی سیاست انتظامیہ میں بھی سرایت کر چکی ہے، جس کی مثال آسام رائفلز اور منی پور پولیس کے درمیان تنازع سے ملتی ہے۔ منی پور میں سرگرم مسلح گروہوں کی درست تعداد کا تعین مشکل ہے، لیکن حالیہ رپورٹس میں 5 سے 10 بڑے گروہوں کا ذکر ہے، جن میں یونائیٹڈ نیشنل لبریشن فرنٹ، پیپلز لبریشن آرمی، کانگلی پاک کمیونسٹ پارٹی، کانگلی یاول کانبا لوپ اور پیپلز ریولیوشنری پارٹی آف کانگلی پاک شامل ہیں۔ یہ گروہ 2023 کے تشدد کے بعد مزید فعال ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ارامبائی تنگول اور میتئی لیپون جیسے گروہ بھی ہیں۔ مزید برآں، تقریباً 30 کوکی مسلح گروہ ہیں، جن میں کوکی نیشنل آرمی، زومی ریولیوشنری فرنٹ اور چن کوکی ریولیوشنری فرنٹ شامل ہیں۔

صورت حال کو مزید پیچیدہ بناتا ہے منی پور میں شورش سے نمٹنے میں انٹیلیجنس ایجنسیوں کا کلیدی کردار۔ ان کے کام میں شفافیت اور جوابدہی کا فقدان ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں شفافیت کی یہ کمی نہایت سنگین نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک رپورٹ (جو مبینہ طور پر لیک شدہ انٹیلیجنس پر مبنی تھی) میں کہا گیا کہ 'ڈرون پر مبنی بم، پروجیکٹائل، میزائل اور جنگلاتی جنگ کی تربیت یافتہ 900 سے زائد کوکی عسکریت پسند میانمار سے منی پور میں داخل ہو گئے ہیں۔' 16 ستمبر 2024 کا ایک نوٹ منی پور کے پولیس ڈائریکٹر جنرل کو بھیجا گیا تھا اور جس پر وزیر اعلیٰ کے سکریٹری ننگتھاؤجم جیفری کے دستخط تھے، لیک ہو گیا اور سوشل میڈیا پر وائرل ہو گیا۔ ابتدا میں حکام نے لیک ہونے کی تصدیق کی، لیکن بعد میں اس کی صداقت سے انکار کر دیا۔ اس سے قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں کہ یہ کسی بڑی سازش کا حصہ تھا۔ یہ محض ایک مثال ہے کہ کس طرح خبر کا لیک ہونا، پھر اس کی تردید اور غیر یقینی کی فضا میں قابل اعتماد معلومات کی عدم موجودگی ایسے خطے میں عدم استحکام کو بڑھاتی ہے جسے طویل عرصے سے غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کا گڑھ بتایا جاتا رہا ہے۔ مزید ایک وجہ یہ ہے کہ منی پور شمال مشرق میں واقع ہے، جو اسے جغرافیائی و سیاسی اعتبار سے حساس بناتا ہے۔ میانمار، چین اور بنگلہ دیش میں ہونے والی پیش رفت کا ریاست پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ اگرچہ منی پور کی سرحد بنگلہ دیش سے نہیں ملتی، لیکن وہاں کی ہر علاقائی بے چینی یہاں کی صورتِ حال کو مزید خراب کرتی ہے۔

کچھ مسلح منی پوری گروہوں کے رہنماؤں نے چین میں پناہ لے رکھی ہے۔ نتیجتاً چین-میانمار سرحد کے قریب غیر قانونی منڈیوں سے منی پور کے باغیوں کو اسلحہ فراہم ہو رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق '2025 کے آغاز سے میانمار نے چینی سکیورٹی کمپنیوں کو اپنے یہاں کام کرنے کی اجازت دے رکھی ہے، جس سے چین کی جانب سے ہندوستانی سرحدوں کی نگرانی، باغی گروہوں کی مدد اور منی پور سمیت پڑوسی ریاستوں میں انسداد دہشت گردی کارروائیوں میں رکاوٹ ڈالنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ تاریخی رپورٹس میانمار کے کاچن باغیوں جیسے گروہوں کے ذریعے شمال مشرق میں سرگرم عسکریت پسندوں کو چینی امداد کی تصدیق کرتی ہیں۔' پھر آتا ہے مادر وطن سے جڑا تنازعہ۔ کوکی مسلح گروہ ایسے نقشے بناتے ہیں جن میں ناگا آبادی والے وسیع علاقے شامل ہوتے ہیں، جس سے ناگا برہم ہوتے ہیں۔ میتئی ایسے ریاستی تصور کو فروغ دیتے ہیں جس میں پہاڑی علاقے شامل ہوں، اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے ماضی میں ناگاؤں پر حکمرانی کی تھی، یہ بھی ناگاؤں کے غصے کی ایک وجہ ہے، جبکہ ناگاؤں کا کوکیوں کو 'مہاجر' کہنا دونوں برادریوں کے درمیان جھڑپوں کی بڑی وجہ ہے۔ 'مانگ' برادری، یعنی مارواڑی جیسے غیر منگول باشندے جو ہائیوں سے منی پور میں مقیم ہیں، ان تمام خیالی مادر وطن کے تصورات سے تنگ آ چکے ہیں، کیونکہ انہیں کسی میں بھی شامل نہیں کیا گیا۔ اور منی پور کے مسلمان؟ ان کا بھی اپنا ایک خیالی مادر وطن ہے۔ ہندوستانی حکومت اور انٹیلیجنس ایجنسیوں کی برسوں پر محیط 'بانٹو اور راج کرو' کی پالیسی نے اس بات کو یقینی بنا دیا ہے کہ ان گروہوں کے درمیان کوئی یکجہتی نہ ہو۔ ان کے باہمی جھگڑے پہلے بھی ہوتے تھے، لیکن آج جس نوعیت کے جان لیوا حالات ہیں، وہ پہلے کبھی نہیں تھے۔

دنیا کی ایسی معیشت جو تمام ملکوں سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے، کے ایک کونے میں اب ایسا ماحول نظر آتا ہے جیسے دو ملکوں کے درمیان جنگ کے دوران سرحد ہو۔ تو مبا کہتے ہیں کہ 'ہم نے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے کیوں کہ ہمیں نہیں لگتا کہ کوئی اور ہمیں محفوظ رکھے گا، مجھے خوف ہے لیکن اس خوف کو چھپانا پڑتا ہے۔' تو مبا سمیت اس بنکر میں موجود تمام مرد اکثریتی میتی برادری سے تعلق رکھتے ہیں، جو ہندو مذہب کو مانتی ہے۔

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۹ر فروری۔ ۲۰۲۶

اسلام آباد خودکش دھماکہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کی ایک شیعہ مسجد میں انتہائی بہیمانہ کارروائی کرتے ہوئے خودکش دھماکہ کیا گیا جس میں تقریباً 70 افراد کی ہلاکت ہوئی ہے اور 170 کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافے کا بھی اندیشہ لاحق ہے۔ یہ بہیمانہ کارروائی انتہائی شرمناک حرکت تھی جو ایک مسجد کو نشانہ بناتے ہوئے کی گئی ہے اور اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ویسے تو ہر طرح کی ہلاکت خیز کارروائی کی کوئی گنجائش یا جواز نہیں ہوسکتا تاہم خاص طور پر مذہبی عبادتگاہوں کو نشانہ بنانے والی کارروائیاں زیادہ افسوسناک اور شرمناک ہوتی ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی مذہب اس طرح کی بہیمانہ اور غیر انسانی حرکت کی قطعی اجازت نہیں دیتا اور بے گناہ افراد کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے۔ درجنوں افراد کی ہلاکت کا سبب بننے والی یہ کارروائی انتہائی شرمناک کہی جاسکتی ہے اور یہ بالکل غیر اسلامی حرکت ہے کیونکہ اسلام نے کبھی بھی اس طرح کے قتل و خون اور غارت گری کی اجازت ہرگز نہیں دی ہے۔ اس کے علاوہ خودکش حملے بھی ناقابل قبول ہی ہیں اور ان کا بھی کوئی جواز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کو مذہب نے درست قرار دیا ہے۔ ہر دو صورت میں اسلام آباد میں ہوا خودکش دھماکہ انتہائی بہیمانہ، بزدلانہ اور غیر شرعی کارستانی تھی اور جس کسی نے یہ کارروائی انجام دی ہے انہیں کیفر کردار تک پہونچانے کی ضرورت ہے۔ ایسے عناصر کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جانی چاہئے اور انہیں عبرتناک سزائیں دلائی جانی چاہئیں تاکہ دوسروں کی حوصلہ شکنی ہوسکے اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کا اعادہ ہونے نہ پائے۔ مذہب نے دلوں کو جوڑنے کا پیام دیا ہے۔ انسانیت کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے۔ لوگوں کی تکالیف اور مسائل کو دور کرنے کی ہدایت دی ہے اور محبت و اخوت کا درس دیا ہے اس کے باوجود اس طرح کی کارروائی اور ایک مذہبی مقام کو نشانہ بناتے ہوئے کرنا قطعی قابل قبول نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کی دنیا کے کسی بھی مہذب سماج میں کوئی اجازت ہوسکتی ہے۔ ایسا کرنے والے غیر اسلامی حرکتوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پاکستانی معاشرہ کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ واضح ہوجائے گا کہ وہ مذہبی شدت پسندی کو فروغ دیا گیا ہے۔ خود حکومت کی پالیسی رہی ہے کہ وہ تخریب کاروں اور دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتی رہی ہے۔ مخالفین کے خلاف بالواسطہ جنگ بھی پاکستانی حکومت اور فوج نے شروع کر رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اثرات خود پاکستانی معاشرہ پر مرتب ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ مذہبی مقامات کو تک نہیں بخشا جا رہا ہے۔ عوامی مقامات پر بھی حملے کئے جا رہے ہیں اور کچھ وقت قبل ایک سنسن عدالت میں تک دھما کہ کیا گیا تھا جس میں ایک درجن لوگ مارے گئے تھے۔ یہ واقعات مذہبی شدت پسندی کو ظاہر کرتے ہیں اور پاکستان کی جانب سے دہشت گردوں اور تخریب کاروں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ جو سرکاری پالیسی رہی ہے اس کے معاشرہ پر اثرات ہونے فطری بات ہے اور پاکستان میں یہ اثرات بہت زیادہ ہوگئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں مذہبی مقامات کو بھی محفوظ نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ چاہے حکومت پاکستان ہو یا پھر پاکستانی فوج ہو۔ اس طرح کے واقعات کے تدارک کیلئے موثر اور جامع اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس معاملہ میں تن آسانی یا فرقہ وارانہ تعصب سے کام لیا جاتا ہے تو پھر اس کے مزید گہرے اور منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں اور اس کی ذمہ داری حکومت پر ہی عائد ہوسکتی ہے۔ فوج کو بھی بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مذہبی رواداری اور بھائی چارہ کو اسلام نے بہت اہمیت دی ہے اور دنیا کے تقریباً ہر مذہب نے اسی روایت کو فروغ دیا ہے۔ نظریاتی اختلافات اپنی جگہ ضرور ہوسکتے ہیں اور اس کی گنجائش بھی ضرور ہوتی ہے تاہم یہ اختلاف صحتمند ہونا چاہئے۔ تخریب کارانہ نظریات کو اس کا حصہ نہیں بنایا جانا چاہئے۔ اسلام آباد میں جو کارروائی کی گئی ہے وہ قابل مذمت ہے اور اس کی جتنی مذہب کی جائے کم ہے۔ پاکستانی حکومت کو چاہئے کہ وہ اس طرح کے واقعات کے تدارک پر توجہ مرکوز کرے اور معاشرہ میں شدت پسندی اور فرقہ وارانہ عصبیت کو ختم کرنے کے اقدامات کرے ورنہ قتل و خون اور غارت گری کا سلسلہ لامتناہی شکل اختیار کر جائے گا۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات

الحمدللہ 7 فروری 2026 بروز سنیچر اسکول ہال میں سالانہ انعامی تقریب کی دو اہم نشستیں طلباء و طالبات کے سیکشن میں وقوع پذیر ہوئی جس میں علاقے کی معزز ہر دلعزیز منتخب کارپوریٹر محترمہ امرین ابراہانی و شہزاد ابراہانی بطور مہمان خصوصی معہ اپنے دوست و اسٹاف مصدق بھائی (موسی) شہزاد اقبال، عارف و دیگر شرکت فرما کر قوم کی امید و مستقبل کے معمار طلباء و طالبات کی اور ساتھ ہی اسکول کے معلم معلمات کی بھی تعلیمی نصابی و غیر نصابی تربیت فن و ہنر کی پذیرائی توصیف و تحسین کی تقریب کو مہمانوں کی صف میں شامل سابقہ ہیڈ مسٹریس شاہینہ افتخار صاحبہ سابقہ ٹیچر محترمہ فہمیدہ و سابقہ اسکول طالبہ و معزز ڈاکٹر عائشہ صدیقہ صاحبہ کی موجودگی نے چار چاند لگا دیئے اسکول کے معلم و معلمات نے معزز مہمانوں کا گل دستوں کے ساتھ والہانہ محبت و اکرام کے ساتھ استقبال کیا اور طلباء و طالبات کے ذریعے دونوں نشستوں میں منتخب حمد نظم تقاریر پیش کی گئیں ذمہ دار مخلص والدین نے بھی اپنے بچوں کی تربیت و ہنر کا مشاہدہ کیا اور اساتذہ کی محنت کی سراہنا و تکریم کی بعدہ انتظامیہ و اسٹاف کی جانب سے قرات، سائنسی، تقریر ڈرائنگ دوڑ، اور دیگر مقابلہ جاتی سرگرمیوں میں اول دوم سوم آنے والے طلباء و طالبات کو مہمانوں کے ہاتھوں ٹرافی، انعامات و سند سے نوازا گیا معزز مہمانوں کی شرکت پر انتظامیہ و اسکول اسٹاف ان کی خدمت میں نہایت تہہ دل سے شکریہ و تہنیت پیش کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے اس مادر علمی کے لئے اپنی معاشی و خانگی ذمہ داریوں سے وقت نکال کر شرکت فرما کر اپنی محبت خلوص کا مظاہرہ کیا اس پر تمام اسکول اسٹاف پرنسپل سہیل شیخ، سپروائزر نصرت صاحبہ سکریٹری خالد انصاری، ٹرسٹی ڈاکٹر سیم انصاری -رکن مینجمنٹ عبداللطیف انصاری و عبدالرشید انصاری نہایت ممنون و مشکور ہیں

ڈوبتی کشتی کو ایک اور غوطہ

یہ بڑی افسوسناک اور بدبختانہ بات ہے کہ کوشک ریڈی نامی گلابی پارٹی کے رکن اسمبلی نے تلنگانہ کے ایک ایماندار مسلم پولیس آفیسر کے ساتھ بدتمیزی کی جو کریم نگر کے کمشنر ہیں، اور انکی ذات و مذہب کا حوالہ دیکر ان پر بے بنیاد الزامات لگائے جسکی آئی پی ایس آفیسرس اسوسی ایشن نے بھی مذمت کی ہے۔ ایسے ہی تنگ ذہن سیاستدانوں کی فرقہ پرستی، کے سی آر ک

درج فہرست ذات وقبائل کے خلاف مظالم کے انسداد کے قانون میں اکثر ابتدائی رپورٹ بھی درج نہیں ہوتی۔ پھر قانون کے تحت جرم کیا ہے، یہ بھی واضح ہے: جبری مشقت کرانا، انسانی فضلہ زبردستی گندگی کھلانا، جنسی استحصال، شادی میں گھوڑے پر سوار ہونے سے روکنا، جلوس نکالنے سے منع کرنا، مونچھ رکھنے کی اجازت نہ دینا، ذات کے نام سے توہین کرنا، انسانی وقار کو ٹھیس پہنچانا، چھوا چھوت کرنا، کیا یہ سب قابلِ غور اور شرمناک نہیں؟ ایک مہذب کہلانے والے معاشرے کو ایسے گھناؤنے رویوں پر پابندی کے لیے قانون بنانا پڑ رہا ہے۔ قانون کے بغیر انہیں روکا نہیں جا سکتا، جبکہ حال ہی میں ایک قبائلی شخص کو پیشاب پینے پر مجبور کیا گیا۔

تعلیمی اداروں میں رائج امتیاز کے خلاف منصفانہ برابری کی جدوجہد

مینا کشی نٹراجن

صدیوں سے حاشیے پر دھکیلے گئے طبقات کو ہموار زمین دیے بغیر یکساں مواقع دینا محض دعویٰ رہ جاتا ہے۔ منصفانہ برابری اسی خلیج کو پاٹنے کی کوشش ہے تاکہ جمہوریت محض لفظ نہ رہے بلکہ سماجی حقیقت بن سکے۔ یو جی سی نے جیسے ہی منصفانہ برابری کا ادارہ جاتی ڈھانچہ پیش کیا، ویسے ہی بااثر طبقے کے ایک گروہ نے خود کو مظلوم بنائے جانے کا اندیشہ ظاہر کیا اور عدالتِ عظمیٰ نے اس پر روک لگا دی۔ گزشتہ دنوں میں یہ عام بات ہوگئی ہے کہ سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر نہایت طاقتور طبقہ خود کو ستایا ہوا قرار دیتا ہے۔ ممکنہ مظلومیت کا دعویٰ کر کے اصل امتیاز سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ گمراہ کن طرزِ عمل امتیاز کو غیر سنجیدہ بنا دیتا ہے، گویا سماجی تفریق کہیں موجود ہی نہ ہو۔ جہاں اقتدار کا نظام مساوی نہ ہو اور سماجی و معاشی بالادستی استحصال کو جائز قرار دے، وہاں یہ ادارہ جاتی امتیاز ہے۔ اسے دو افراد کے درمیان کسی ذاتی تنازعہ کے برابر قرار دینا نادانی اور سطحیت ہوگی۔ حکمران جماعت نے ایسا ثقافتی ماحول بنایا ہے کہ جہاں سب سے زیادہ طاقتور کو سب سے زیادہ عدمِ تحفظ اور محرومی محسوس ہوتی ہے۔ اکثریتی برادری کا ایک طبقہ خطرے میں ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ تعداد کا نہیں بلکہ طاقت کی غیر مساوی تقسیم کا مسئلہ ہے۔ اس ماحول میں اکثر حاشیے پر دھکیلا گیا طبقہ بھی بالادست کی زبان بولنے لگتا ہے۔ ذات پر مبنی درجہ بندی کی غلامی کا ایسا ڈھانچہ بنایا گیا ہے جو مراتب کے سلسلے میں چلتا ہے۔ ہر شخص کے نیچے کوئی نہ کوئی ہوتا ہے، اس لیے سب کو یہ غلامی راس آتی ہے۔ کسی ایک گروہ کے آگے جھکتے ہی کئی برادریوں کو اپنے آگے جھکانے کا جواز مل جاتا ہے۔ ذات کا طبقاتی درجہ اسی طرح چلتا ہے۔ یوں امتیاز کا سلسلہ خود پر آ کر رک جاتا ہے اور کسی کو منظم نہیں ہونے دیتا۔

جب بھی منصفانہ برابری کی بات ہوتی ہے تو اہلیت کے فلسفے کو آگے کیا جاتا ہے۔ سوال ہے کہ اہلیت کیا ہے؟ جس معاشرے میں ہزاروں سال تک یہ تصور رہا ہو کہ ہاتھ سے کام کرنے والے ہنرمند کمتر ہیں، ان کا کام غیر ماہر اور نااہل ہے، وہ برتر نہیں ہو سکتے، تو اس طبقے نے بھی یہ مان لیا کہ آرزو صرف کتابی ہونی چاہیے۔ کچھ پیشے جیسے طبیب، انجینئر یا تکنیکی ماہر اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں، مگر ریل چلانے والا ہوائی جہاز چلانے والے سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ ہاتھ سے کام کرنے والے زیادہ تر حاشیے پر کھڑے معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے کچھ کام پست اور ناپاک سمجھے گئے اور محنت کشوں کے درمیان امتیاز چھوا چھوت سے آلودہ رہا۔ ہم کبھی نصابی کتابوں میں کاریگر برادری کے کام کو اہل یا برتر نہیں بتاتے۔ اسے دیگر نام نہاد ذہنی پیشوں کے برابر نہیں مانتے۔ بالادست چاہتے ہیں کہ ایک طبقہ محنت کش ہی رہے۔ جب تک جسمانی محنت کو کمتر سمجھا جائے گا، اسے نااہل قرار دیا جاتا رہے گا۔ اس میں مہارت حاصل کرنا گویا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ تعلیم میں جسمانی اور ذہنی دونوں پہلوؤں کو برابر اہمیت دی جائے؟ دونوں کی اہلیت ناپی جائے۔ تب ہی اہلیت کے پیمانے بدلیں گے۔ ذات پر مبنی نظام میں جسمانی محنت سکھائی بھی کس کو جاتی ہے؟ شاید اسی لیے گاندھی نے نام نہاد اعلیٰ طبقے کو صفائی کے کام میں شامل کیا تھا۔ تب بھی اس کام کو اہلیت کا معیار نہیں سمجھا گیا۔ اگر کسی درسگاہ میں کبھی کسان، بڑھئی، کمہار، دستکار یا مزدور کو اسی طرح مہمان بنایا جاتا جیسے کسی افسر کو بنایا جاتا ہے تو اہلیت کا منظرنامہ اتنا تنگ اور امتیازی نہ ہوتا۔ اسی وجہ سے فلکیاتی ریاضی اور طب میں بہت تحقیق کے باوجود صنعتی انقلاب ہندوستان میں نہیں آیا۔ ذات کے سلسلے نے علم کو چھپایا، اسے ایک طبقے کی میراث بنایا اور محدود رکھا۔ مغربی دنیا میں سائیکل مکینک رائٹ برادران ہوائی جہاز بنا گئے۔ ہم صفر کا تصور دینے کے باوجود پیچھے رہ گئے، خواہ اب اسلاطیری چپک ہوائی جہاز پر فخر ہی کیوں نہ کریں۔ امتیازی نظام میں اہلیت محض دھوکا ہے۔

آخر وہ دیہی یا شہری حاشیے پر کھڑا طبقہ، جس کے پاس مطالعے کا کمرہ نہیں، مناسب غذا نہیں، والدین روزگار کے لیے ہجرت پر مجبور ہیں، بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولتیں بھی نہیں، شہر تعمیر کرنے کے باوجود بار بار بے دخلی سہتا ہے، چند محلوں تک محدود رہتا ہے، اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اس سے درجہ بندی نمبر پوچھ کر تضحیک آمیز سلوک کیا جاتا ہے، مخصوص نشست کا طالب علم کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے، وہاں کون طے کرے گا کہ اہلیت کیا

ہے؟ کیا ایسے ماحول میں اہلیت محض مراعات یافتہ ہونا نہیں؟ وہ نمایاں مقام جو کبھی روہت ویمولا یا جارج فلائیڈ کو نصیب نہ ہوا۔

کیا یہ درست نہیں کہ ان اداروں میں ذات پر مبنی ہراسانی کے باعث خودکشی کے بے شمار واقعات سامنے آئے؟ روہت ویمولا کو لکھنا پڑا کہ وہ اپنی پیدائش کے حالات کے سبب گھٹن محسوس کرتے ہیں۔ نام نہاد اعلیٰ ذات کے لوگ کہتے ہیں کہ ضابطے کی آڑ میں ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ یاد رہے کہ ہر ترقی پسند قانونی حق کے بارے میں طاقتور طبقہ یہی مؤقف اختیار کرتا آیا ہے۔ جہیز کی ممانعت کا قانون، گھریلو تشدد کے خلاف قانون اور درج فہرست ذات وقبائل کے خلاف مظالم کے انسداد کا قانون، سب کے بارے میں یہی کہا گیا کہ ان کا غلط استعمال ہوگا، حالانکہ ان پر مکمل عمل درآمد بھی نہیں ہو سکا۔

درج فہرست ذات وقبائل کے خلاف مظالم کے انسداد کے قانون میں اکثر ابتدائی رپورٹ بھی درج نہیں ہوتی۔ پھر قانون کے تحت جرم کیا ہے، یہ بھی واضح ہے: جبری مشقت کرانا، انسانی فضلہ زبردستی گندگی کھلانا، جنسی استحصال، شادی میں گھوڑے پر سوار ہونے سے روکنا، جلوس نکالنے سے منع کرنا، مونچھ رکھنے کی اجازت نہ دینا، ذات کے نام سے توہین کرنا، انسانی وقار کو ٹھیس پہنچانا، چھوا چھوت کرنا، کیا یہ سب قابلِ غور اور شرمناک نہیں؟ ایک مہذب کہلانے والے معاشرے کو ایسے گھناؤنے رویوں پر پابندی کے لیے قانون بنانا پڑ رہا ہے۔ قانون کے بغیر انہیں روکا نہیں جا سکتا، جبکہ حال ہی میں ایک قبائلی شخص کو پیشاب پینے پر مجبور کیا گیا۔

منصفانہ برابری اور مساوات کا فرق جانے بغیر کوئی اقدام ممکن نہیں۔ ہزاروں سال سے حاشیہ پر دھکیلے گئے طبقات کو ہموار زمین دیے بغیر مساوات بے معنی ہے۔ اس ہمواری کے لیے صدیوں کی خلیج کو پاٹنا ہوگا۔ مخصوص نشستیں اسی کا ایک ذریعہ ہیں۔ لیکن جہاں استحصال تہذیبی ضمانت بن چکا ہو، وہاں فعال اقدام بھی ضروری ہے۔ منصفانہ برابری کا ڈھانچہ اسی لیے ہے کہ انتظامی ثقافت بدلے۔ امتیاز کو نظرانداز کرنے سے تبدیلی نہیں آئے گی۔ ہر تعلیمی ادارے کو صنفی اور منصفانہ برابری کے نظام کی ضرورت ہے۔ نصاب میں صنفی اور سماجی انصاف کی حساسیت شامل کرنا لازمی ہے۔ مسلسل مکالمہ، فوری کارروائی، امتیازی زبان کا نوٹس اور مسئلے کا حل ناگزیر ہے۔

دنیا کے ترقی پسند ممالک کے تعلیمی اداروں میں ایسا نظام موجود ہے۔ داخلے کے عمل میں صنفی، ہم جنس پرست، نسلی، معاشی اور جسمانی چیلنجز کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ترحم نہیں بلکہ منصفانہ مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ امتحانی نظام بنانے والے اکثر بالادست سفید فام طبقے سے ہوتے ہیں، اس لیے وہ دیگر نسلی پس منظر کے خاندانوں کی حقیقت سے ناواقف رہتے ہیں، نتیجتاً سیاہ فام طلبہ بہتر ثابت نہیں ہو پاتے۔ تہذیبی حقیقت کو مختلف طرزِ زندگی کے طور پر سمجھے بغیر کون سی اہلیت ثابت ہو سکتی ہے؟ اب امریکہ میں بھی بعض جامعات کو ایسے نظام ختم نہ کرنے پر مالی پابندیوں کی دھمکی دی جا رہی ہے۔

جس دن پیدائشی برتری ختم کی جائے گی، بہت کچھ بدل جائے گا۔ اگر زیادہ سے زیادہ آمدنی کی حد مقرر ہو، بین النسلی شادیوں کی حوصلہ افزائی ہو تو ماحول منصفانہ برابری کے قریب آئے گا۔ جو لوگ ہر ترقی پسند قدم میں طبقاتی کشمکش کا خوف دیکھتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جامع نظام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ پرتشدد تصادم سے بچا جا سکے۔ خاموشی امن نہیں ہوتی۔ استحصال کی قیمت پر جدوجہد کو مؤخر کرنا بھی ایک طرح کی طبقاتی کشمکش ہے۔ بابا صاحب نے دستور ساز اسمبلی میں خبردار کیا تھا کہ سماجی امتیاز کی بنیاد پر جمہوریت قائم نہیں رہ سکتی، یہ بات سب کو خصوصاً بالادست طبقے کو یاد رکھنی چاہیے۔

بے بس نواب واجد علی شاہ: جلاوطنی میں بھی اہلِ وطن کے لیے دعاگو

انگریزوں نے نواب واجد علی شاہ کو معزول کر کے جلاوطن کر دیا۔ انہیں عیش پرست کہہ کر بدنام کیا گیا مگر وہ فنون کے سرپرست اور مزاحمت کی علامت بھی تھے۔ جلاوطنی میں بھی انہوں نے اہلِ وطن کو 'خوش رہو' کہا یہ آج سے تقریباً ایک سو ستر برس پہلے کی بات ہے۔ تاریخ تھی 12 فروری 1856۔ اگلے دن صوبہ اودھ کے نواب واجد علی شاہ کی تاج پوشی کی نویں سالگرہ تھی۔ اگر وہ نوابی اقبال کے دن ہوتے تو صوبے کی راجدھانی لکھنؤ جشن کی تیاریوں میں ڈوبی ہوتی اور انتظامات کی نگرانی کرتے ہوئے واجد علی شاہ کا دل خوشی سے جھوم رہا ہوتا۔ لیکن اس کے برعکس نہ صرف لکھنؤ بلکہ پورے صوبے پر اداسی کی چادر تنی ہوئی تھی اور اپنے محل میں بیٹھے واجد گویا اپنے اقتدار کے آخری دن گننے پر مجبور تھے۔

کرشن پرتاپ سنگھ

انگریزوں نے نواب واجد علی شاہ کو معزول کر کے جلاوطن کر دیا۔ انہیں عیش پرست کہہ کر بدنام کیا گیا مگر وہ فنون کے سرپرست اور مزاحمت کی علامت بھی تھے۔ جلاوطنی میں بھی انہوں نے اہلِ وطن کو 'خوش رہو' کہا یہ آج سے تقریباً ایک سو ستر برس پہلے کی بات ہے۔ تاریخ تھی 12 فروری 1856۔ اگلے دن صوبہ اودھ کے نواب واجد علی شاہ کی تاج پوشی کی نویں سالگرہ تھی۔ اگر وہ نوابی اقبال کے دن ہوتے تو صوبے کی راجدھانی لکھنؤ جشن کی تیاریوں میں ڈوبی ہوتی اور انتظامات کی نگرانی کرتے ہوئے واجد علی شاہ کا دل خوشی سے جھوم رہا ہوتا۔ لیکن اس کے برعکس نہ صرف لکھنؤ بلکہ پورے صوبے پر اداسی کی چادر تنی ہوئی تھی اور اپنے محل میں بیٹھے واجد گویا اپنے اقتدار کے آخری دن گننے پر مجبور تھے۔

ان کی بے بسی اندر اور باہر دونوں طرف سے انہیں جھنجھوڑ رہی تھی۔ وہ یہ دیکھ کر کڑھ رہے تھے کہ جو خدام کبھی ان کے ایک اشارے پر حکم کی تعمیل کے لیے دوڑ پڑتے تھے، اب ان کی بات سن کر بھی ان سنی کرنے، حکم عدولی کرنے اور تمسخر اڑانے پر آمادہ ہیں۔ چند روز قبل گلنار نامی ایک مقرب کنیز نے تو حد ہی کر دی تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی، جس کی بے رحم پالیسی ریاستیں ہڑپنے کی ساری سازشوں کی جڑ تھی، اسی کی جانب سے جاری کردہ چاندی کا ایک وکٹورین سکہ وہ گلابی زری دار کپڑے سے ڈھکی طشتری میں رکھ کر نواب کے پاس آئی اور عرض کیا، ''سلطانِ عالم! کمپنی کا یہ سکہ اب پورے لکھنؤ میں رائج ہو چکا ہے، جبکہ آپ کا سکہ نگاہوں سے اوجھل ہوتا جا رہا ہے۔ اب صرف قیصر باغ رہ گیا ہے جہاں آپ کی حکومت باقی ہے اور اس کا بھی کچھ اعتبار نہیں کہ کب تک باقی رہے۔'' اس گستاخی پر نواب کا دل چاہا کہ کنیز کو سخت سزا دیں۔ مگر کیسے دیتے؟ کمپنی نے ان کے اختیارات اس قدر محدود کر دیے تھے کہ وہ جھنجھلاہٹ کے سوا کچھ نہ کر سکتے تھے، سوا پنی ہی بے بسی پر دل مسوس کر رہ گئے۔ پھر بھی انہوں نے طشتری میں رکھے سکے پر ایسی نگاہ ڈالی جیسے اسے اپنی نظر کی حدت سے جلا ڈالیں گے۔ دائیں ہاتھ سے سکہ اٹھایا اور انگوٹھے اور انگلیوں کے درمیان اس قدر زور سے رگڑا کہ نہ انگوٹھے کی جانب والی ملکہ وکٹوریہ کی شبیہ سلامت رہی اور نہ دوسری طرف کی عبارت۔ پھر کنیز کو حکم دیا، ''اسے فوراً بیلی گارڈ کے احاطے، یعنی ریزیڈنسی میں پھینک آؤ۔'' لیکن وہ اس واقعے کو کب تک یاد رکھتے، جب اس سے کہیں زیادہ تلخ حقیقتیں ان کے سامنے تھیں؟

پورے ہندوستان پر قبضے کا خواب دیکھنے والی گوری ایسٹ انڈیا کمپنی نے پانچ دن پہلے ہی ایک اعلان کے ذریعے ان کی ریاست ضبط کرنے کی کارروائی شروع کر دی تھی۔ انہیں یہ مہلت بھی گوارا نہ کی گئی کہ کم از کم 13 فروری 1847 کو ہونے والی اپنی تاج پوشی کی سالگرہ کے دن کا سکون اور رات کی نیند برقرار رکھ سکیں۔ جب ان کی غفلت ٹوٹی تو دیکھا کہ کمپنی کی فوج انہیں گرفتار کرنے اور مٹیا برج (کلکتہ، موجودہ کولکاتا) جلاوطن کرنے آ پہنچی ہے۔ یہ گرفتاری نہ اچانک تھی اور نہ جلاوطنی غیر متوقع، مگر اس کے باوجود

واجد علی شاہ چونکے بغیر نہ رہ سکے۔ سنبھلے تو یاد آیا کہ اس سب کی بنیاد تو 1848 ہی میں پڑ چکی تھی، جب ان کی تاج پوشی کے اگلے سال کمپنی نے اپنے توسیع پسندانہ منصوبوں کے تحت لارڈ ڈلہوزی کو ہندوستان کا گورنر جنرل بنا کر بھیجا تھا اور اس نے آتے ہی اس سمت میں سرگرمیاں تیز کر دی تھیں۔ البتہ فیصلہ کن قدم اٹھانے اور اپنا سکہ جمانے میں اسے آٹھ برس لگ گئے۔

سب سے پہلے اس نے لکھنؤ میں تعینات برطانوی ریزیڈنٹ ڈبلیو ایچ سلیمن کی رپورٹ کے نکات کی بنیاد پر، جو دراصل اودھ کو ہڑپنے کا جواز فراہم کرنے کے لیے مرتب کی گئی تھی، واجد علی شاہ پر سنگین بدانتظامی کے الزامات عائد کیے۔ بعد میں سلیمن کی جگہ آنے والے نئے ریزیڈنٹ آؤٹرم سے ان الزامات کی توثیق کرائی گئی اور نواب پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ 12 لاکھ روپے سالانہ پنشن کے عوض اپنی ریاست کمپنی کے حوالے کر دیں۔ جب واجد اس پر آمادہ نہ ہوئے تو فوجی کارروائی کے ذریعے ریاست پر قبضہ کر لیا اس سے پہلے کمپنی اپنی بدنام زمانہ پالیسی کے تحت ستارا، ناگپور، جھانسی، سنبھل پور، جیت پور، بگھاٹ، اودے پور اور برار جیسی کئی چھوٹی بڑی ریاستوں کو، ان کے بے اولاد حکمرانوں کو گود لے کر وارث مقرر کرنے کے حق سے محروم کر کے، اپنے اقتدار میں شامل کر چکی تھی۔ پنجاب اور سکم جیسے علاقوں کو بھی فریب آمیز جنگوں کے ذریعے فتح کیا گیا تھا۔

اس مرحلے پر پہنچ کر واجد علی شاہ نے جیسے خود سے سوال پوچھا، کیا میں اسی سلوک کا مستحق تھا؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اس وقت لکھنؤ عیش وعشرت میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا کہ واجد علی شاہ کو معزول اور گرفتار کرنے کے لیے انگریز فوج کو خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہانا پڑا، کیونکہ کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ معزولی کے باوجود واجد کو امید تھی کہ وہ انگلستان کی 'انصاف پسند' ملکہ وکٹوریہ سے شکایت کر کے اپنا حق واپس حاصل کر لیں گے۔ ایسے میں خونریزی کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ لیکن سال گزرنے کے ساتھ یہ امید بھی مایوسی میں بدل گئی۔ تب لکھنؤ میں ایسا غم وغصہ پھیلا کہ 1857 کی پہلی جنگِ آزادی کی آگ اودھ کی سرزمین پر دہلی کے سقوط کے بعد بھی دہکتی رہی۔ کمپنی کی نظر میں 'مجرم' ٹھہرائے گئے واجد علی شاہ کے کمسن بیٹے برجیس قدر کو تخت پر بٹھایا گیا اور ان کی والدہ بیگم حضرت محل ایسی جرأت واستقلال کے ساتھ انگریزوں کے مقابل آئیں کہ انہیں سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔

لیکن جہاں تک واجد علی شاہ کا تعلق ہے، وہ انگریزوں کی جانب سے چند نیم سچائیوں کے سہارے تراشی گئی اس شبیہ کے ایسے اسیر بنے کہ آج تک اس سے پوری طرح نجات نہ پا سکے۔ انہیں 'حکمرانی سے بے پروا، عیش پسند، عورتوں کے دلدادہ اور آرام طلب' فرمانروا کے طور پر پیش کیا گیا۔ اگرچہ یہ تاثر بالکل بے بنیاد بھی نہیں تھا اور جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے، نومبر 1849 سے فروری 1850 کے درمیان سلیمن کے دورۂ اودھ کے بعد لارڈ ڈلہوزی کو بھیجی گئی رپورٹ نے اس تاثر کو قائم کرنے میں بڑی اہمیت ادا کی۔ یہی رپورٹ بعد میں 'اے جرنی تھرو ودی کنگڈم آف اودھ' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ اسی وجہ سے آج بھی اودھ میں اگر کسی کے سامنے واجد علی شاہ کا نام لیا جائے تو وہ ان پر طرح طرح کی تہمتیں دھر دیتا ہے۔ اگر کسی کے طرزِ زندگی کو ان سے تشبیہ دے دی جائے تو وہ اسے یوں لیتا ہے جیسے اسے کوئی بھدی گالی دے دی گئی ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ واجد علی شاہ کی جلاوطنی کے بعد لکھنؤ نے جس شدت سے ان کی یاد میں تڑپ دکھائی، شاید ہی کسی اور حکمران کے لیے دکھائی ہو۔ ان کی بدقسمتی یہ بھی رہی کہ بیگانوں ہی نہیں، اپنوں نے بھی انہیں صحیح معنوں میں نہ سمجھا۔ اسی لیے آج تک کوئی یہ قصہ سناتا ہے کہ جب انگریز فوج انہیں گرفتار کرنے آئی تو وہ اس لیے نہ بھاگ سکے کہ انہیں جوتے پہنانے والا خادم موجود نہ تھا۔ کوئی یہ کہتا ہے کہ انہوں نے تین سو سے زائد شادیاں کیں اور طلاق دینے میں بھی غیر معمولی فراخ دلی دکھائی۔ بلاشبہ وہ عیش پسند تھے لیکن جب ان کا نام اس حوالے سے لیا جاتا ہے تو یہ حقیقت فراموش کر دی جاتی ہے کہ وہ اپنے خاندان کی اسی پرانی روایت کے وارث تھے جس کا آغاز نواب آصف الدولہ (26 جنوری 1775 تا 21 ستمبر 1797) کے عہد میں ہو چکا تھا۔ جس بے بسی نے واجد کو انگریزوں کا محتاج بنایا، وہ بھی انہیں اپنے اسلاف سے ورثے میں ملی تھی، ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ کی گئی ان معاہدات کی صورت میں، جنہوں نے نوابوں کی خودمختاری کو عملاً ختم کر دیا تھا۔ چنانچہ کمپنی کے افسران نے اودھ کا تاج سر پر رکھتے ہی انہیں دو پاٹوں میں پیسنا شروع کر دیا۔ ویسے بھی بطور نواب کمپنی کی پہلی پسند واجد کے بڑے بھائی مصطفیٰ علی تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ کمپنی کے اہلکار ایک طرف تو ان پر حکمرانی چھوڑ کر عیش وعشرت میں ڈوبے رہنے کا الزام لگاتے تھے اور دوسری طرف نہ تو انہیں انتظامی اصلاحات کی آزادی دیتے تھے اور نہ فوجی تنظیمِ نو کی اجازت۔

پہلے کے نوابوں کے ساتھ کیے گئے معاہدات کے نتیجے میں واجد علی شاہ کے زمانے تک اودھ کی ریاستی حفاظت کمپنی کی فوج کے سپرد ہو چکی تھی اور نوابی فوج کی حیثیت برائے نام رہ گئی تھی۔ واجد اس کے پس پردہ چال کو سمجھتے تھے، اس لیے انہوں نے جلد ہی اپنی فوج کی تنظیمِ نو کا آغاز کیا۔ انہوں نے خواتین سپاہیوں کی ایک باقاعدہ دستہ تشکیل دیا اور انہیں مرد سپاہیوں کی طرح تربیت دلائی۔ جس طرح مرد دستوں کی روزانہ صبح 5 بجے پریڈ ہوتی تھی، اسی طرح خواتین کا یہ دستہ بھی پابندی سے مشق کرتا تھا۔ اس اقدام پر اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ ناراض ہوئے اور ریزیڈنٹ کرنل رچمنڈ کے ذریعے ہدایت بھیجی کہ نواب پولیس کے نظام میں جو چاہیں اصلاح کریں لیکن فوج کی تنظیمِ نو سے گریز کریں۔

آن لائن گیمنگ: تفریح سے تباہی تک

مجازی دنیا کی لت، بکھرتی زندگیاں، والدین اور سماج کیلئے لمحۂ فکریہ

یوسف شمسی

موجودہ عہد میں ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو بے شمار سہولتیں عطا کی ہیں، مگر اسی کے ساتھ اس کے کچھ بھیانک اور خطرناک پہلو بھی سامنے آ رہے ہیں، جو رفتہ رفتہ ہماری سماجی ساخت اور انسانی قدروں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ آن لائن گیمنگ اور مجازی دنیا کی بڑھتی ہوئی لت اب محض تفریح یا وقت گزاری کا

مسئلہ نہیں رہی، بلکہ یہ ایک سنگین سماجی المیہ کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے، جس سے دل ڈر لگنے لگا ہے۔ حال ہی میں ایک ہی دن کے اندر پیش آنے والے دو المناک واقعات نے پورے معاشرے کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ غازی آباد میں نویں منزل سے کود کر تین کم عمر سگی بہنوں کی خودکشی اور ہماچل پردیش کے کُلّو میں ایک پندرہ سالہ طالب علم کی جان لے لینے والی یہ خبریں محض حادثات نہیں بلکہ ایک گہرے بحران کی علامت ہیں۔ غازی آباد کی تین معصوم بہنیں، جن کی عمریں 12، 14 اور 16 برس تھیں، آن لائن کوریائی گیم کی اس قدر اسیر ہو چکی تھیں کہ حقیقی دنیا ان کے لیے بے معنی ہو گئی۔ جب والدین نے ان کی اس لت سے پریشان ہو کر موبائل فون چھین لیے تو وہ ذہنی دباؤ اور شدید مایوسی کا شکار ہو گئیں اور بالآخر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اسی طرح کُلّو میں دسویں جماعت کے ایک طالب علم نے محض اس لیے خودکشی کر لی کہ آن لائن گیم میں اس کا ایک غیر ملکی ساتھی اس سے جدا ہو گیا تھا۔ یہ واقعات سماج کو نہ صرف افسردہ کرتے ہیں بلکہ اس بات پر مجبور بھی کرتے ہیں کہ ہم سنجیدگی سے غور کریں کہ ہماری نئی نسل کس سمت میں جا رہی ہے۔ یہ واقعات کوئی انفرادی یا اتفاقی سانحات نہیں ہیں۔ اس سے قبل جھابوا، بھوپال اور ملک کے دیگر حصوں میں بھی آن لائن گیمز اور سوشل میڈیا سے جڑی ایسی دل دہلا دینے والی خبریں سامنے آتی رہی ہیں۔ یہ سب اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ مجازی دنیا آہستہ آہستہ حقیقی زندگی پر غالب آتی جا رہی ہے، جہاں رشتے، مکالمہ، جذبات اور زندگی کے اصل مقاصد اسکرین کے پیچھے دب کر رہ گئے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ آن لائن گیمنگ بذاتِ خود کوئی جرم نہیں، نہ ہی ٹیکنالوجی کو مکمل طور پر قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ درست استعمال کی صورت میں آن لائن گیمز ذہنی تیزی، فیصلہ سازی کی صلاحیت، توجہ اور تخلیقی سوچ کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ کئی تعلیمی اور ذہنی مشقوں پر مبنی گیمز بچوں میں سیکھنے کا شوق بھی پیدا کرتی ہیں اور بعض اوقات ذہنی دباؤ کم کرنے کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جب یہ کھیل تفریح کے دائرے سے نکل کر لت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ آن لائن گیمنگ کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ یہ بچوں اور نوعمر افراد کو رفتہ رفتہ سماجی تنہائی، ذہنی دباؤ، چڑچڑے پن اور افسردگی کی طرف لے جاتی ہے۔ مسلسل اسکرین کے سامنے رہنے سے نیند متاثر ہوتی ہے، تعلیمی کارکردگی گرتی ہے اور خاندانی روابط کمزور پڑنے لگتے ہیں۔ مجازی تعلقات اس قدر گہرے ہو جاتے ہیں کہ حقیقی رشتے بے معنی محسوس ہونے لگتے ہیں۔ بعض گیمز میں تشدد، مقابلہ بازی اور خیالی دنیا کی چکاچوند بچوں کے نازک ذہنوں پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے، جس کا نتیجہ بعض اوقات انتہائی خطرناک صورت میں سامنے آتا ہے۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہم بطور سماج اس خطرے کو یا تو نظرانداز کر رہے ہیں یا پھر اسے وقتی مسئلہ سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ والدین اکثر مصروفیات کے سبب بچوں کے ڈیجیٹل رویّوں پر نظر نہیں رکھ پاتے، جبکہ تعلیمی ادارے بھی اس بڑھتے ہوئے مسئلے پر سنجیدہ مکالمہ قائم کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ نتیجتاً بچے اور نوجوان خاموشی سے ایک ایسی دنیا میں قید ہو جاتے ہیں جہاں واپسی کے راستے دھندلا جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین محض پابندیوں پر اکتفا نہ کریں بلکہ بچوں کے ساتھ دوستانہ گفتگو کریں، ان کی دلچسپیوں کو سمجھیں اور انہیں یہ احساس دلائیں کہ حقیقی دنیا کی اہمیت مجازی دنیا سے کہیں زیادہ ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ نصاب کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ذہنی صحت پر بھی توجہ دیں اور آن لائن سرگرمیوں کے مثبت ومنفی پہلوؤں سے انہیں آگاہ کریں۔ حکومت اور سماجی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آن لائن گیمنگ کے لیے واضح رہنما اصول بنائیں اور بچوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔ اگر ہم نے وقت رہتے آن لائن گیمنگ اور مجازی دنیا کے اس بڑھتے ہوئے خطرے کو سنجیدگی سے نہ لیا تو یہ مسئلہ محض چند گھروں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پورے سماج کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ ٹیکنالوجی سے فرار ممکن نہیں، مگر اس کا متوازن اور ذمہ دارانہ استعمال ہی ہمیں اس اندھیرے سے بچا سکتا ہے۔ بصورت دیگر وہ دن دور نہیں جب مجازی دنیا ہماری حقیقی دنیا کو مکمل طور پر نگل لے گی بی اور تب واقعی ڈر لگنے لگے گا۔ آج بھی کارتک سری نواس (فرضی نام) آن لائن جوئے کا ذکر سُن کر کانپ سے جاتے ہیں۔ کم وقت میں زیادہ پیسہ کمانے کی لالچ جو بعد میں ایک عادت میں بدل گئی۔ اس لت یا عادت نے 26 سالہ کارتک کی کمائی، گھر اور یہاں تک کہ ان کے مستقبل اور انھیں تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا تھا۔ سنہ 2019 سے سنہ 2024 کے درمیان کارتک کو 15 لاکھ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا۔ اس میں ان کی تین سال کی کمائی اُس سے ہونے والی بچت اور دوستوں اور خاندان والوں سے لیا گیا قرض بھی شامل تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ 'میں نے سب کچھ آزمایا لیا تھا دیگر آن لائن اسپس، مقامی سطح پر سٹے بازی کرنے والے، یہاں تک کہ بین الاقوامی سطح پر بھی مدد حاصل کرنے اور جیتنے کی کوشش کی مگر پریشانی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔' سنہ 2024 تک کارتک پوری طرح سے قرض میں ڈوب چکے تھے۔ کارتک کی کہانی انڈیا آن لائن پیسے کمانے سے متعلق گیمنگ کی پھلتی پھولتی ہوئی صنعت کے تاریک پہلو کو سامنے لاتی ہے۔

بھارت اور جی سی سی کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے پر بات چیت شروع کرنے کیلئے دستخط

نئی دہلی: ہندوستان اور خلیج تعاون کونسل جس میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، عمان اور بحرین شامل ہیں، نے نئی دہلی میں ٹرمز آف ریفرنس پر دستخط کرکے آزاد تجارتی معاہدے کے لیے بات چیت شروع کرنے پر باضابطہ طور پر اتفاق کیا ہے۔ اس معاہدے کا مقصد ایک مضبوط اور زیادہ مضبوط تجارتی تعلقات کو فروغ دینا، سامان اور خدمات کے زیادہ بہاؤ میں سہولت فراہم کرنا، پالیسی کی پیشن گوئی کو بڑھانا، اور دوطرفہ تعلقات کو بلند کرنا، 5,000 سال پر محیط تجارتی تاریخ پر استوار کرنا ہے۔ ایف ٹی اے سے توقع کی جاتی ہے کہ بڑھتی ہوئی عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال اور عالمگیریت پر سوالیہ نشان کے دوران ہندوستان اور GCC ممالک دونوں کے لیے خوراک اور توانائی کی حفاظت میں حصہ ڈالتے ہوئے، دنیا کے لیے طاقت کے ضرب کے طور پر کام کرے گا۔ اس ایف ٹی اے کے لیے بات چیت دو دہائیوں سے جاری ہے، اس وقت تقریباً 10 ملین ہندوستانی جی سی سی ممالک میں مقیم اور کام کر رہے ہیں۔ GCC سے ہندوستان کی بنیادی درآمدات میں خام تیل اور قدرتی گیس شامل ہیں، جب کہ اس کی برآمدات موتی، قیمتی پتھر، دھاتیں، نقلی زیورات، برقی مشینری اور کیمیکل جیسی مصنوعات پر مشتمل ہیں۔ بھارت اور GCC کے درمیان کل تجارت 2024-25 میں 178.7 بلین ڈالر تک پہنچ گئی۔

آسام بی جے پی کے 'اقلیت مخالف' ویڈیو پر کانگریس کا سخت ردعمل

آسام بی جے پی کے آفیشل ہینڈل سے اقلیت مخالف ویڈیو وائرل ہونے پر کانگریس نے سخت ردعمل دیا ہے۔

آسام میں بی جے پی کے آفیشل سوشل میڈیا ہینڈل سے شیئر کی گئی ایک اقلیت مخالف ویڈیو نے سیاسی ماحول کو گرما دیا ہے۔ اس ویڈیو کے منظر عام پر آنے کے بعد کانگریس پارٹی نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے نہ صرف انتہائی گھناؤنا اور تشویش ناک قرار دیا بلکہ اسے سماج میں نفرت اور تشدد کو ہوا دینے کی خطرناک کوشش بتایا۔ کانگریس کے مطابق آسام بی جے پی کے پردیش ہینڈل سے پوسٹ کیے گئے اس ویڈیو میں وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کو علامتی انداز میں مسلمانوں پر 'پوائنٹ بلینک' رینج سے فائر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو کے ساتھ "پوائنٹ بلینک شوٹ" جیسا کیپشن درج تھا۔ اس کے علاوہ اس میں آسامیا زبان میں ایسے جملے بھی دکھائے گئے جن میں 'غیر ملکیوں سے آزاد آسام'، 'کوئی رحم نہیں' اور 'تم پاکستان کیوں نہیں گئے' جیسے الفاظ شامل تھے۔ ویڈیو کے بعض حصوں میں وزیر اعلیٰ کو رائفل سے نشانہ لگاتے اور بعد میں مغربی طرز کے لباس میں دکھایا گیا، جسے ناقدین مسلمانوں کے خلاف سخت کارروائی کی علامتی پیش کش قرار دے رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنے آفیشل بیان میں کہا کہ اس مواد کو محض ٹرولنگ کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پارٹی کے مطابق یہ ویڈیو اقلیتوں کے خلاف ٹارگیٹڈ تشدد کی ستائش اور اس کی ذہنی تیاری کا اظہار ہے۔ کانگریس نے الزام عائد کیا کہ اس طرح کے پیغامات سماج میں زہر گھولنے اور فرقہ وارانہ دشمنی کو معمول بنانے کی کوشش ہیں، جو ملک کو نفرت کی بھٹی میں جھونکنے کے مترادف ہو سکتے ہیں۔ کانگریس کے جنرل سیکریٹری کے سی وینو گوپال نے بھی سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے آفیشل اکاؤنٹ سے ایسا مواد جاری ہونا محض اتفاق نہیں بلکہ ایک خطرناک رجحان کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان کے مطابق یہ ویڈیو نسل کشی کے لیے اکسانے کے سوا کچھ نہیں اور اسے کسی صورت معمولی مواد سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر اوپر سے پھیلایا جا رہا ہے اور اس کے لیے جوابدہی طے ہونی چاہیے۔ خیال رہے کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما حالیہ دنوں میں اپنے بعض بیانات کو لے کر بھی تنقید کی زد میں رہے ہیں۔ ڈگبوئی میں ایک پروگرام کے دوران انہوں نے ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کے تناظر میں 'میاں' مسلمانوں کو ٹنگ کرنے کی بات کہی تھی۔ اسی طرح رکشہ کرایہ کے حوالے سے دیا گیا ان کا بیان بھی تنازع کا سبب بنا، جسے ناقدین نے اقلیتی برادری کو نشانہ بنانے کی کوشش قرار دیا۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ اسمبلی انتخابات کی آہٹ کے درمیان ووٹوں کے دھرویکرن کی سیاست کو ہوا دی جا رہی ہے۔ کانگریس نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی سے اس واقعہ کی مذمت کی امید کم ہے، اس لیے عدلیہ کو چاہیے کہ وہ اس معاملے میں مضبوطی سے مداخلت کرے۔ پارٹی نے زور دیا کہ ایسے واقعات کو سنجیدگی سے لینا ضروری ہے کیونکہ یہ نہ صرف اقلیتوں میں خوف پیدا کرتے ہیں بلکہ ملک کے سماجی تانے بانے اور امن و امان کے لیے بھی سنگین خطرہ بن سکتے ہیں۔

راہل گاندھی کا 'جین زی' کو پیغام

'زندگی سیدھی لکیر نہیں، لچک اور ثابت قدمی اختیار کریں'

راہل گاندھی نے این آر آئی طلبا سے حالیہ ملاقات کی ویڈیو جاری کی، جس میں شناخت، بے چینی، کامیابی، ناکامی اور سماجی فیصلوں پر بات ہوئی۔ راہل گاندھی نے نوجوانوں کو لچک اور ثابت قدمی کا مشورہ دیا۔ حال ہی میں متحدہ عرب امارات سے آئے کچھ این آر آئی طلبا نے راہل گاندھی سے ملاقات کی، جس کی ویڈیو انہوں نے اپنے یوٹیوب چینل پر جاری کی ہے۔ اس ملاقات میں نوجوانوں نے شناخت، مقصد، پیشے اور شوق میں توازن، بے چینی، خود اعتمادی کی کمی اور سماجی فیصلوں جیسے موضوعات پر سوالات کیے، جن پر راہل گاندھی نے تفصیل سے گفتگو کی۔ ویڈیو میں ایک طالب علم نے پوچھا کہ اکثر طلبا یہ سمجھ نہیں پاتے کہ وہ اپنے پیشے کو اپنے شوق کے ساتھ کیسے جوڑیں۔ اس پر راہل گاندھی نے کہا کہ انسان کو وہی کرنا چاہیے جو وہ دل سے کرنا چاہتا ہو، بشرطیکہ اس کی نیت درست ہو۔ ان کے مطابق صحیح ارادہ اور مثبت رویہ زندگی میں راستہ متعین کرتے ہیں۔ گفتگو کے دوران 'بھارت جوڑو یاترا' کا بھی ذکر ہوا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اس یاترا سے انہوں نے یہ سیکھا کہ انسان کی حد وہ نہیں ہوتی جو وہ خود سمجھتا ہے، بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کو اپنی زندگی کا سفر اپنی سوچ اور خواہش کے مطابق طے کرنے کا حق ہونا چاہیے اور اسے مذہب یا کسی اور شناخت کی بنیاد پر محدود نہیں کیا جانا چاہیے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ زندگی کبھی سیدھی لکیر میں نہیں چلتی۔ ان کے مطابق بعض لوگ ہر قدم پہلے سے طے کرنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ لچکدار رہیں اور ثابت قدمی اختیار کریں، کیونکہ یہی دو خصوصیات انہیں آگے بڑھنے میں مدد دیں گی۔ کامیابی کی تعریف کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ اصل کامیابی ہر صورتحال میں خود کو پُرسکون اور مطمئن رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس طاقت یا دولت ہو لیکن وہ دوسروں اور ماحول کے لیے احترام نہ رکھتا ہو تو اسے کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے مطابق ناکامی اور کامیابی ایک ہی عمل کے دو حصے ہیں اور ناکامی کے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں۔ ملاقات کے دوران بعض طلبا نے اعتراف کیا کہ وہ بولتے وقت گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں اور دوسروں کے فیصلوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس پر راہل گاندھی نے کہا کہ معاشرہ اکثر افراد کو لیبل لگا کر محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اگر انسان کو یقین ہو کہ وہ درست راستے پر ہے تو اسے دوسروں کی رائے سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ویڈیو کے اختتام پر انہوں نے نوجوانوں کو سچائی اور عدم تشدد کو اپنی زندگی کا بنیادی اصول بنانے کی نصیحت کی اور کہا کہ خود سے سچا رہنا ہی سب سے بڑی طاقت ہے۔

پالیسی فیصلوں کا جامع جائزہ شیروں کے تحفظ کیلئے ضروری

تمام پالیسی فیصلوں پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا، تاکہ ایسے فیصلوں کی نشاندہی کی جاسکے

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے ماحولیات جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی جناب بھوپیندر یادو نے ہفتہ کے روز نیشنل ٹائیگر کنزرویشن اتھارٹی (این ٹی سی اے) کی اب تک کی 28 میٹنگوں میں لئے گئے تمام پالیسی فیصلوں پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا، تاکہ ایسے فیصلوں کی نشاندہی کی جاسکے جو پرانے ہو چکے ہیں، جن پر عمل درآمد نہیں ہو سکا اور جو مکمل طور پر نافذ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ اس اقدام سے ٹائیگر کنزرویشن پالیسی کو موجودہ دور میں درپیش چیلنجوں سے ہم آہنگ ہونے میں مدد ملے گی اور زمینی تحفظ کے اقدامات کے موثر نفاذ کو یقینی بنایا جائے گا۔ راجستھان کے الور میں 'ٹائیگر رینج اسٹیٹس کے چیف وائلڈ لائف وارڈنز اور ٹائیگر ریزرو کے فیلڈ ڈائریکٹرز کی کانفرنس' کے افتتاحی اجلاس سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ہندوستان نے شیروں کے تحفظ کے 50 سال مکمل کر لیے ہیں اور یہ ایک جامع پالیسی پر نظر ثانی کا مناسب وقت ہے۔ 2 روزہ کانفرنس کے لہجے کو ترتیب دیتے ہوئے، شری یادو نے تجویز پیش کی کہ گزشتہ پانچ دہائیوں میں کیے گئے پالیسی فیصلوں کو ایک رسمی پالیسی بیان میں یکجا کیا جانا چاہیے، جس کے ساتھ ہی این ٹی سی اے کی اگلی میٹنگ میں اس مسئلے کو پہلی ایجنڈا آئٹم کے طور پر رکھا جائے گا۔ اس کانفرنس میں راجستھان حکومت کے جنگلات کے وزیر جناب سنجے شرما کے علاوہ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت، این ٹی سی اے، ٹائیگر رینج والی ریاستوں کے چیف وائلڈ لائف وارڈنز اور ملک بھر سے شیروں کے ذخائر کے فیلڈ ڈائریکٹرز نے شرکت کی۔ جناب یادو نے کہا کہ شیروں کی آبادی کا تخمینہ، بچاؤ اور بحالی کے بنیادی ڈھانچے، انسانی جنگلی حیات کے تنازعہ، ٹائیگر ریزرو فنڈ کے استعمال اور شیروں کے تحفظ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت سے متعلق مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ کانفرنس میں ملک میں شیروں کے تحفظ کی مجموعی صورتحال کا جائزہ لیا جائے گا اور اہم پالیسی، انتظام اور آپریشنل امور پر غور کیا جائے گا۔ شری یادو نے شیروں کی آبادی میں تبدیلیوں سمیت خطے کے مخصوص چیلنجوں کا جائزہ لینے اور ملک کے ٹائیگر ریزرو میں مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کے نفاذ کا جائزہ لینے کے لیے چار ورکنگ گروپس کی تشکیل پر بھی زور دیا۔ مزید، وزیر نے شرکاء سے یہ بھی کہا کہ وہ این ٹی سی اے اور وائلڈ لائف انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا، بوٹینیکل سروے آف انڈیا، زولوجیکل سروے آف انڈیا، اور انڈین کونسل فار فاریسٹری ریسرچ اینڈ ایجوکیشن جیسے اداروں کے درمیان تال میل کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں۔

امرت کال کا دوسرا مرحلہ نوجوانوں کیلئے موقع اور ذمہ داری لاتا ہے: جے پی نڈا

مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا نے کانووکیشن کو برسوں کی محنت، استقامت، نظم وضبط اور لگن کے ذریعے حاصل کیا گیا

نئی دہلی: صحت اور خاندانی بہبود اور کیمیکلز اور کھادوں کے مرکزی وزیر جناب جگت پرکاش نڈا نے مانو رچنا تعلیمی اداروں (MREI) کے کانووکیشن تقریب 2025-26 سے خطاب کیا، جو علمی شان اور جوش کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا نے کانووکیشن کو برسوں کی محنت، استقامت، نظم وضبط اور لگن کے ذریعے حاصل کیا گیا سنگ میل قرار دیا، جو نہ صرف ایک تعلیمی سفر کی انتہا ہے بلکہ قوم اور سماج کے تئیں ذمہ داری کے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ انہوں نے فارغ التحصیل طلباء پر زور دیا کہ وہ مضبوط اقدار، اخلاقی طرز عمل اور عوامی خدمت کے عزم سے رہنمائی کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ شری نڈا نے اس بات پر زور دیا کہ گریجویشن کرنے والوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ امرت کال کے دوسرے مرحلے کے دوران اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں داخل ہوں گے، جو کہ 2047 تک، جب ہندوستان ایک مکمل ترقی یافتہ ملک بننے کی خواہش رکھتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مرحلہ بے پناہ مواقع اور یکساں طور پر اہم ذمہ داریاں پیش کرتا ہے، نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ قومی ترقی میں بامعنی کردار ادا کریں۔ عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں گزشتہ گیارہ سالوں میں حاصل کی گئی تبدیلی کی پیش رفت کو اجاگر کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے نوٹ کیا کہ 23 ایمز قائم کیے گئے ہیں، جو پہلے صرف 6 تھے، جس سے ملک بھر میں جدید ترین صحت کی دیکھ بھال کے اداروں کا ایک مضبوط نیٹ ورک بنایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان نے صحت کی دیکھ بھال کے اشارے میں قابل ذکر ترقی کی ہے، جس میں ماں اور بچے کی صحت سے لے کر متعدی اور غیر متعدی بیماریوں تک شامل ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ادارہ جاتی ڈیلیوری 78 فیصد سے بڑھ کر 89 فیصد ہو گئی ہے، جبکہ زچگی کی شرح اموات اور بچوں کی اموات کی شرح عالمی اوسط شرح سے تقریباً تین گنا کم ہوئی ہے۔ تپ دق پر قابو پانے کی کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے، شری نڈا نے روشنی ڈالی کہ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے ہندوستان کی اہم پیش رفت کو تسلیم کیا ہے، جس میں ٹی بی کی اطلاع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور کمی کی شرح عالمی اوسط سے دوگنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ملیریا سے متعلق اموات کی شرح 6.0 فیصد تک کم ہو گئی ہے حالانکہ ہندوستان دنیا کی آبادی کا تقریباً چھٹا حصہ ہے۔ جناب نڈا نے مزید اس بات پر زور دیا کہ صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات میں تیزی سے 62 فیصد سے 4.39 فیصد تک کمی آئی ہے، جو آیوشمان بھارت، آیوشمان آروگیہ مندروں اور بڑے پیمانے پر آبادی کی جانچ کے پروگراموں کی وجہ سے صحت کی دیکھ بھال کو زیادہ قابل رسائی اور سستی بناتے ہیں۔

ریاست کے ہر گاؤں میں دودھ پروڈکشن کمیٹی قائم کی جائے گی: نتیش کمار

پٹنہ: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے ہفتہ کے روز اعلان کیا کہ ''سات نشچے-3 کے تیسرے عزم کرشی میں پرگتی۔ پردیش میں سمردھی کے تحت ڈیری صنعت کو فروغ دینے کے لیے ریاست کے ہر گاؤں میں دودھ پروڈکشن کمیٹی قائم کی جائے گی، تاکہ مویشی پروروں کو دودھ کی مناسب قیمت مل سکے۔ وزیر اعلیٰ نے مویشی پروروں کی آمدنی بڑھانے اور دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے اس بڑے فیصلے کا اعلان کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ ریاست کے کل 73,39 گاؤں میں سے 593,25 گاؤں میں پہلے ہی دودھ پروڈکشن کمیٹیاں قائم کی جا چکی ہیں، جبکہ باقی تمام گاؤں میں آئندہ دو برس کے دوران کمیٹیاں قائم کرنے کی ہدایت محکمۂ مویشی و ماہی پروری کو دی گئی ہے۔ اس سے مویشی پروروں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور ریاست میں دودھ کی دستیابی بڑھے گی۔ نتیش کمار نے کہا کہ "سات نشچے-2" کے تحت ریاست کے تمام بلاک میں سدھا دودھ فروخت مراکز قائم کیے جا چکے ہیں اور اب "سات نشچے-3" کے تحت ریاست کی تمام پنچایتوں میں بھی سدھا دودھ فروخت مراکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست کی 8053 پنچایتوں میں سے 100 میں پہلے ہی سدھا مراکز قائم ہو چکے ہیں، جبکہ باقی 7953 پنچایتوں میں مالی سال 2026-27 کے اختتام تک یہ مراکز کھولنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پنچایتوں میں کھلے نئے سدھا دودھ مراکز کو ترجیحی بنیادوں پر وزیر اعلیٰ خاتون روزگار اسکیم کے تحت "جیویکا دیدیوں" کو الاٹ کیا جائے گا، جس سے دیہی علاقوں میں خواتین کی کاروباری صلاحیت کو فروغ ملے گا۔

انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ اقوام، اختراع کاروں اور شہریوں کو جامع، ذمہ دار اور لچکدار اے آئی کے لیے متحد کرے گا

نئی دہلی: یہ پہلے سے ہی نئی شکل دے رہا ہے کہ ہندوستانی کس طرح سیکھتے ہیں، کام کرتے ہیں، خدمات تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور روزمرہ کے مسائل کیسے حل کرتے ہیں۔ اس پیغام نے 6 فروری 2026 کو منعقدہ ڈیجیٹل انڈیا کے تازہ ترین اپ سوڈ ہمارے ماہرین سے پوچھیں، جس میں انڈیا اے آئی مشن کے سی ای او شری ابھیشیک سنگھ کے ساتھ آنے والی انڈیا AI امپیکٹ سمٹ کے بارے میں ایک پرکشش اور فکر انگیز بات چیت کی گئی تھی۔ اس اپ سوڈ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ سمٹ کس طرح لوگوں پر مرکوز پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا، تکنیکی بات چیت سے آگے بڑھ کر اس بات پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے کہ شہری کس طرح AI کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، زراعت، گورننس، اسٹارٹ اپس، خدمات اور روزگار میں۔ اس سمٹ کا مقصد عالمی AI بات چیت کو زمینی سطح پر لوگوں کے لیے حقیقی، قابل استعمال نتائج میں ترجمہ کرنا ہے، خاص طور پر ترقی پذیر معیشتوں اور گلوبل ساؤتھ میں۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا AI امپیکٹ سمٹ کے ذریعے، ہندوستان عالمی AI بات چیت کو ارادے سے اثر کی طرف لے جا رہا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ جدت، مہارت اور AI کے فوائد سب کے لیے قابل رسائی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ 'جنوبی ممالک خاص طور پر جنوبی ممالک کے لیے قابل رسائی ہیں۔ بحث کے دوران، اس بات پر زور دیا گیا کہ AI کسانوں کو فصلوں کی منصوبہ بندی کو بہتر بنانے، ڈاکٹروں کو تیز اور زیادہ درست تشخیص کرنے میں مدد دے سکتا ہے، ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے اوزار کے ساتھ اساتذہ کی مدد کر سکتا ہے، چھوٹے کاروباروں اور سٹارٹ اپس کو تیزی سے سکیلنگ میں مدد کر سکتا ہے، اور ملازمت کے متلاشیوں کو کیریئر کے نئے راستے تلاش کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ سربراہی اجلاس ایسے عملی استعمال کے معاملات کو ظاہر کرے گا، جس میں یہ دکھایا جائے گا کہ کس طرح AI شمولیت، کارکردگی اور بااختیار بنانے کے لیے ایک آلہ ہو سکتا ہے، نہ کہ صرف آٹومیشن۔ مصنوعی ذہانت کا مقصد لوگوں کو تبدیل کرنا نہیں ہے؛ اس کا مقصد انہیں بااختیار بنانا ہے۔ انڈیا AI امپیکٹ سمٹ شہریوں کی یہ سمجھنے میں مدد کرنے کے بارے میں ہے کہ کس طرح نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ خاتمے اور خرافات کو دور کرتے ہوئے، شری سنگھ نے واضح کیا کہ اے آئی انسانوں کی جگہ لینے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ انسانی صلاحیتوں کو بڑھانے کے بارے میں ہے۔ جب کہ کچھ کام بدل جائیں گے، AI سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نئی ملازمتیں، نئی مہارتیں اور نئے مواقع پیدا کرے گی بی خاص طور پر ہندوستان کے نوجوانوں، پیشہ ور افراد، محققین اور کاروباری افراد کے لیے۔ شہریوں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ خلل کے خوف کے بجائے مسلسل سیکھنے، موافقت پذیری اور AI خواندگی پر توجہ دیں۔

سیٹلائٹ 'اے ایف آر' کی بڑی کامیابی

انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن کی تصاویر جاری

چنئی: ہندوستان کی نجی خلائی کمپنی ازیستا اسپیس کے تیار کردہ سیٹلائٹ اے ایف آر نے خلا میں ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) کی واضح تصاویر قید کر لی ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی ہندوستانی نجی سیٹلائٹ نے زمین کے بجائے خلا میں موجود کسی دوسری شے کی تصویر کشی کی ہو۔ کمپنی کے مطابق 80 کلوز نی اے ایف آر سیٹلائٹ، جسے 2023 میں لانچ کیا گیا تھا، نے سورج کی روشنی میں آئی ایس ایس (آئی ایس ایس) کی تصاویر 250 سے 300 کلومیٹر کے فاصلے سے لیں۔ اس مشن کے دوران سیٹلائٹ کے سینسرز نے خلائی اسٹیشن کا تعاقب کیا اور 5 مختلف فریمز میں اس کی تصاویر لیں۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ دو بار کی گئی کوششوں میں 100 فیصد کامیابی حاصل ہوئی۔ ازیستا اسپیس کے منیجنگ ڈائریکٹر سری نواس ریڈی نے اس کامیابی کو ہندوستان کی خود مختار خلائی تیاریوں میں ایک سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اے ایف آر ہندوستان کا واحد نجی سیٹلائٹ ہے جس نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ یہ صلاحیت دشمن کے سیٹلائٹس کی پوزیشن معلوم کرنے اور خلائی صورتحال سے آگاہی (ایس ایس اے) کے لیے انتہائی اہم ہے۔ کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ وہ گجرات کے علاقے سانند میں 500 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید الیکٹرو آپٹیکل پے لوڈ مینوفیکچرنگ فیسیلٹی قائم کر رہی ہے۔ یہ فیکٹری دفاعی اور خلائی مشن کے لیے اعلیٰ معیار کے آلات تیار کرے گی، جس سے ہندوستان کا دوسرے ممالک پر انحصار کم ہوگا اور مقامی سطح پر روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ واضح رہے کہ 2023 میں بطور ٹیکنالوجی ڈیمونسٹریٹر لانچ ہونے والا یہ سیٹلائٹ اب باقاعدہ آمدنی کا ذریعہ بن چکا ہے۔ یہ سمندر کی طویل پٹیوں کی تصاویر اور ریموٹ سینسنگ ڈیٹا فراہم کر رہا ہے، جسے ہندوستان اور بیرون ملک کے کلائنٹس بڑے پیمانے پر خرید رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ایف آر ہندوستان کا واحد نجی سیٹلائٹ ہے جس نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔

دہلی گڑھا حادثہ: کانگریس کا بی جے پی پر حملہ، کہا 'ایک سال میں بھی نہیں سدھر سکے حالات'

اُدت راج نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو اقتدار میں آئے ایک سال ہو چکا ہے۔ اگرچہ گڑھے عام آدمی پارٹی دور میں چھوڑے گئے تھے مگر اب موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے

اُدت راج نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو اقتدار میں آئے ایک سال ہو چکا ہے۔ اگرچہ گڑھے عام آدمی پارٹی دور میں چھوڑے گئے تھے مگر اب موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ حالات بہتر کرے اور عوام کو راحت دے۔ کانگریس لیڈر اُدت راج نے اتوار (8 فروری) کو جنک پوری میں گڑھے میں گرنے سے بائیک سوار کی موت کے معاملے پر ردعمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے اسے انتظامی ناکامی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے دہلی حکومت کی جوابدہی پر سوال اٹھایا۔ ادت راج نے نیوز ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ایک حادثہ تھا، لیکن ہمیشہ کی طرح کچھ وقت بعد بغیر کوئی کارروائی کیے معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ لوگ ایسے واقعات کو بھول جاتے ہیں۔ بی جے پی حکومت کو اقتدار میں آئے ایک سال ہو گیا ہے۔ گڑھے عام آدمی پارٹی حکومت نے چھوڑے تھے، لیکن اب انہیں (بی جے پی) کو دیکھنا چاہیے کہ کتنی بہتری ہوئی ہے۔'' واضح رہے کہ ادت راج کا یہ سخت ردعمل 25 سال کے بائیک سوار مکمل دھیانی کی موت کے متعلق آئی ہے، جن کی جمعرات کی دیر رات کام سے گھر لوٹتے وقت جنک پوری میں دہلی جل بورڈ کے افسران کی جانب سے کھودے گئے ایک کھلے گڑھے میں گرنے سے موت ہو گئی تھی۔ اس معاملے میں درج ایف آئی آر سے سامنے آنے والی نئی معلومات نے پروجیکٹ سائٹ پر حفاظتی انتظامات میں سنگین خامیوں کی جانب اشارہ کیا۔ ایف آئی آر کے مطابق دہلی جل بورڈ کے پروجیکٹ کے تحت کھودے گئے گڑھے کو مرکزی سڑک پر کسی بھی انتباہی نشان، ریفلیکٹر، بیریکیڈ، روشنی یا حفاظتی انتظامات کے بغیر کھلا چھوڑ دیا گیا تھا، جس سے مسافروں کے لیے سنگین خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ بنیادی حفاظتی تدابیر کی اس کمی نے اس میں شامل ایجنسیوں کی لاپرواہی اور جوابدہی پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق، جمعہ (6 فروری) کو صبح تقریباً 03:8 بجے جنک پوری پولیس اسٹیشن میں ایک خاتون کی پی سی آر کال موصول ہوئی، جس نے بتایا کہ بی-3 بی بلاک میں ایک بائیک سوار گہرے گڑھے میں گر گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی دہلی پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی، جہاں اسے گڑھے کے اندر ایک نوجوان اور اس کی بائیک پڑی ہوئی ملی۔ قابل ذکر ہے کہ گڑھے کی لمبائی تقریباً 20 فٹ، چوڑائی 13 فٹ اور گہرائی تقریباً 15-14 فٹ تھی۔ ابتدائی تحقیقات میں معلوم ہوا کہ یہ کھدائی جل بورڈ کے جاری کام کے سلسلے میں کی جا رہی تھی۔ نوجوان کو گڑھے سے نکال کر دین دیال اپادھیائے اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں بعد میں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ واضح رہے کہ دہلی کے جنکپوری علاقے میں سڑک پر کھودے گئے گڑھے میں گرنے سے بینک ملازم کمل دھیانی کی موت کے معاملے اہم انکشاف ہوا ہے۔ پولیس تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ حادثے کے فوراً بعد کم از کم 5 لوگوں کو اس واقعہ کی اطلاع تھی، لیکن کسی نے بھی بروقت پولیس یا ایمرجنسی خدمات کو اطلاع نہیں دی۔ اس سنگین لاپرواہی کے الزام میں پولیس نے ایک ٹھیکیدار کو گرفتار کیا ہے، جبکہ 2 دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ ایچ ڈی ایف سی بینک میں ٹیلی کالر کے طور پر کام کرنے والے کمل دھیانی شمال مغربی دہلی کے روہنی سے دیر رات اپنے گھر پالم کیلاش پوری لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران جنک پوری علاقے میں جوگندر سنگھ مارگ پر جاری سڑک کی مرمت کے کام کے تحت کھودے گئے تقریباً 5.4 میٹر گہرے گڑھے میں ان کی موٹر سائیکل گر گئی۔ یہ گڑھا 2 کلومیٹر طویل سروس روڈ کی مرمت کے لیے کھودا گیا تھا۔ پولیس کے ذریعہ جانچ کی گئی سی ٹی وی فوٹیج کے مطابق رات تقریباً 15:12 بجے ایک سیاہ رنگ کی کار جائے وقوعہ کے پاس رکی۔ سا گر پور کے رہائشی وپن سنگھ شادی کی تقریب سے لوٹ رہے تھے، تبھی انہوں نے بائیک سوار کو گڑھے میں گرتے دیکھا۔ انہوں نے فوری طور پر قریبی رہائشی کالونی کے مین گیٹ پر تعینات سیکورٹی گارڈ کو اس کے متعلق اطلاع دی۔ گارڈ نے پاس ہی گڑھے میں پرکام کر رہے مزدور یوگیش کو اس کے متعلق اطلاع دی۔ یوگیش گڑھے کے پاس پہنچا اور اس نے دیکھا کہ اندر بائک پڑی ہے، جس کی ہیڈ لائٹ جل رہی تھی اور اس کے پاس ایک شخص بیہوش پڑا ہوا تھا۔ رات 22:12 بجے یوگیش نے اس واقعہ کے متعلق اپنے مالک اور سب کنٹریکٹر راجیش کمار پرجاپتی کو فون پر واقعہ کی اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق پرجاپتی تقریباً 20 منٹ بعد موقع پر پہنچا اور اس نے بھی گڑھے میں لاش اور بائیک کو دیکھا۔ اس کے باوجود نہ تو اس نے اور نہ ہی یوگیش نے پولیس کو اطلاع دی۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ اس کے بعد پرجاپتی نے اپنے مالک اور اصل ٹھیکیدار ہمانشو گپتا کو فون کیا۔

دہلی:100 کروڑ روپے کے 'ڈیجیٹل اریسٹ' اسکیم کا پردہ فاش،2 افراد گرفتار

پولیس نے ڈیجیٹل اریسٹ اسکیم میں شامل 2 ملزمان انیش سنگھ اور منی سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گروہ لوگوں کو ڈر، ذہنی دباؤ اور فرضی قانونی کارروائی کا ڈر دکھا کر کروڑوں روپے کی دھوکہ دہی کیا کرتا تھا۔

دہلی میں آن لائن دھوکہ دہی کے بڑھتے معاملوں کے درمیان کرائم برانچ کی سائبر سیل کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے۔ پولیس نے ڈیجیٹل اریسٹ اسکیم میں شامل 2 اہم ملزمان انیش سنگھ اور منی سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گروہ لوگوں کو ڈر، ذہنی دباؤ اور فرضی قانونی کارروائی کا ڈر دکھا کر کروڑوں روپے کی دھوکہ دہی کیا کرتا تھا۔تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ ملزمان سے منسلک بینک کھاتوں میں تقریباً 100 کروڑ روپے کے مشتبہ لین دین کا انکشاف ہوا ہے اور ان کے خلاف این سی آر پی پورٹل 190 شکایتیں یا ایف آئی آر درج ہیں۔ یہ معاملہ آن لائن ذرائع سے ذہنی قید اور نفسیاتی اذیت کی ایک سنگین مثال ہے۔متاثرہ کو ایک سائبر ٹھگ نے خود کو ممبئی سائبر کرائم کا سینئر آئی پی ایس افسر اگھومتل بتا کر کال کیا اور آدھار کارڈ سے متعلق مبینہ مجرمانہ معاملات میں پھنسانے کی دھمکی دی۔ اس کے بعد کال ایک خاتون پولیس آفیسر کو ٹرانسفر کر دی گئی، جس نے واٹس ایپ ویڈیو اور آڈیو کال کے ذریعہ فرضی ایف آئی آر، گرفتاری کے جعلی وارنٹ اور فوری گرفتاری کی وارننگ دے کر ڈر کا ماحول بنا دیا۔ متاثرہ کے والد اور بیٹے کو بھی معاملے میں پھنسانے کی دھمکی دی گئی۔ 15 اکتوبر 2025 سے 12 دسمبر 2025 کے درمیان متاثرہ کو مسلسل 'ڈیجیٹل اریسٹ' کی حالت میں رکھا گیا۔ اسے کسی سے بات نہ کرنے، روزانہ ملزمان کو رپورٹ کرنے اور مکمل طور پر رازداری برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ مسلسل خوف، سماجی بدنامی اور گرفتاری کے ڈر کے ماحول میں متاثرہ سے 40 لاکھ روپے مختلف قسطوں میں ٹرانسفر کرا لیے گئے۔ ہراداینگی کے بعد اسے چیٹ، کال لاگ اور لین دین کے ثبوت ہٹانے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا۔ ٹھگ یہ بھی کہتے رہے کہ اس کے گھر کے

باہر پولیس تعینات ہے اور کسی کو بتانے پر فوری گرفتاری ہو جائے گی۔ آخر کار متاثرہ نے ہمت کر کے شکایت درج کرائی، جس کے بعد ای۔ایف آئی آر نمبر 60001703/2025 کرائم برانچ میں درج کی گئی۔ معاملے کی تحقیقات انسپکٹر سندیپ سنگھ سائبر سیل کو سونپی گئی، جنہیں تکنیکی ماہر ہیڈ کانسٹیبل اکشے کمار کا تعاون حاصل ہوا۔ ملزمان کے ذریعہ ڈیجیٹل ثبوت مٹانے کے باوجود ٹیم نے پورے واقعہ کو تکنیکی تجزیہ کے ذریعہ دوبارہ ترتیب دیا۔ تحقیقات کے دوران کئی مشکوک بینک کھاتوں اور یو پی آئی ڈی کا نیٹ ورک سامنے آیا، جن میں مختلف ریاستوں سے رقم ٹرانسفر کی جا رہی تھی۔ تحقیقات میں میسرس ورندا کارٹ اسکائی لائن شاپرس پرائیویٹ لمیٹڈ نامی کمپنی کا کھاتہ سامنے آیا، جو مغربی دہلی کے نیو مہاویر نگر میں رجسٹرڈ ہے۔ اس کمپنی کے جوائنٹ ڈائریکٹر انیش سنگھ اور منی سنگھ پائے گئے۔ لین دین کے تجزیے میں لیئر-1 سے لیئر-4 تک فنڈ روٹنگ کا ایک منظم طریقہ کار سامنے آیا۔ این سی آر پی ڈیٹا کے مطابق اس کھاتے کے خلاف 100 کروڑ روپے سے زائد کی سائبر دھوکہ دہی سے متعلق 190 معاملے درج ہیں۔ پوچھ تاچھ میں ملزمان نے بتایا کہ کمپنی کے نام پر مختلف بینکوں میں 8 بینک کھاتے صرف ٹھگی کی رقم کو گھمانے کے لیے کھولے گئے تھے۔ تکنیکی تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ دونوں ملزمان شناخت چھپانے کے لیے فرضی سم کارڈ اور جعلی دستاویزات کا استعمال کر رہے تھے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق دونوں کو پہلے بھی فرید آباد پولیس نے اسی طرح کے ایک معاملے میں گرفتار کیا تھا۔ واضح رہے کہ اس آپریشن کو انسپکٹر سندیپ سنگھ کی قیادت میں اے سی پی انل شرما کی مجموعی نگرانی میں انجام دیا گیا۔ ٹیم میں انسپکٹر ونے کمار، ایس آئی راکیش ملک، اے ایس آئی سندیپ تیاگی، اے ایس آئی سنجے، ایچ سی چین، ایچ سی کپل، ایچ سی اکشے، ایچ سی وکاس، ایچ سی بھوپیندر، ایچ سی موہت تومر اور کانسٹیبل آشیش شامل تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے میں مزید تفتیش جاری ہے اور اس نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد کی شناخت کی جا رہی ہے۔

۱۵؍دنوں سے گمشدہ محمد عمر کو پولیس تلاش کرنے میں ناکام

’’میرے بیٹے کہاں ہو تم، میرے بیٹے کو کوئی ڈھونڈ کر لا دے، میرا بیٹا کس حال میں ہے۔ اے اللہ میرے معصوم بیٹے کی حفاظت فرما‘‘، یہ درد بھرے اور دلوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے والے الفاظ مولوی گنج علاقے سے ۲۴؍جنوری کی شام گھر کے پاس سے اچانک لا پتہ ہونے والے ۷؍سال کے معصوم محمد عمر حافظ محمد سلمان کی والدہ عالیہ پروین کے ہیں۔ ۱۵؍دنوں سے اپنے لختِ جگر سے دور عالیہ پروین کا بیٹے کی جدائی میں رو رو کر برا حال ہو گیا ہے۔ محمد عمر کے بڑے ابو محمد نعمان نے اس نمائندہ کے استفسار پر بتایا کہ شکایت درج کرنے کے بعد پولیس کے دستے نے مولوی گنج علاقے کے علاوہ آس پاس کی دکانوں کے سی سی ٹی وی کیمرے کے فوٹیج کی جانچ کی۔ محمد عمر شام ۶؍بجے کے قریب گھر کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا لیکن کیمرے کی رینج ختم ہونے کی وجہ سے آگے کے فوٹیج نہیں مل سکے۔ جس سے پولیس کے لیے بچے کو تلاش کرنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔ ۱۵؍دنوں سے گمشدہ بچے کو تلاش کرنے کے ضمن میں مسلم کارپوریٹرس، سابق رکن اسمبلی ڈاکٹر فاروق شاہ کے علاوہ سماجی تنظیموں کے سرکردہ افراد نے ضلع پولیس انتظامیہ سے ملاقات کر کے بچے کو تلاش کرنے کی مانگ کی۔ اس ضمن میں تحریری مکتوب بھی پیش کئے گئے۔ مسلم کارپوریٹروں کے وفد نے دو سے تین مرتبہ ضلع ایس پی شری کانت دھیورے سے ملاقات کر کے بچے کو تلاش کرنے کے لیے پولیس کی کارروائی تیز کرنے کی مانگ کی۔ کارپوریٹروں اور سابق رکن اسمبلی فاروق شاہ کے دباؤ کے بعد آزاد نگر، چالیس گاؤں پولیس نے مولوی گنج، دلدار نگر، آزاد نگر و دیگر علاقوں میں دو سے تین دنوں تک ہر گھر کی تلاشی لی۔ ڈاگ اسکواڈ کے ذریعے بچے کو تلاش کرنے کی بھرپور کوشش کی یہاں تک کہ مولوی گنج اور اس سے متصل علاقوں کے چوک چوراہوں کے سی سی ٹی وی کیمرے کے فوٹیج بھی چیک کئے لیکن پولیس کو کوئی ثبوت ہاتھ نہیں لگا۔

ضیا مسکان مالیگاؤں گروپ کی جدوجہد جاری

گمشدہ بچوں کی تلاش کے لیے مالیگاؤں کا سرگرم ضیا مسکان گروپ محمد عمر کی گمشدگی کے دن سے مسلسل بچے کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔ محمد عمر کے لیے ضیا مسکان گروپ کی اب تک کی گئی کوششوں کے بارے میں پوچھے جانے پر گروپ کے نمائندوں نے بتایا کہ دھولیہ مالیگاؤں کے علاوہ آس پاس کے دیہاتوں میں جنگلوں، کھیت کھلیانوں میں یہاں تک کے کھیتوں کے کنوؤں میں سب جگہ بچے کو تلاش کیا گیا۔ جمعہ کو دھولیہ، مالیگاؤں کے بیچ للنگ کا قلعہ، گھاٹ اور ریمنڈ کے جنگل میں بہت دور تک ان کی ٹیم نے بچے کو تلاش کیا لیکن محمد عمر نہیں ملا۔ معلوم ہو کہ گمشدہ عمر کے پوسٹر دھولیہ مالیگاؤں کے ہر چوک چوراہے اور عوامی مقامات پر چسپاں کئے گئے ہیں۔ ضیا مسکان گروپ نے بچے کو صحیح سلامت لانے والے کو ڈیڑھ لاکھ روپے انعام دینے کا اعلان کیا گیا۔

گمشدہ بچے کو لانے والے کو ڈیڑھ لاکھ روپے انعام دینے کا اعلان کے پوسٹر جگہ جگہ چسپاں کئے گئے ہیں۔ یہ پوسٹر سوشل میڈیا پر بھی خوب وائرل کئے گئے ہیں۔ اس پوسٹر پر بچے کے بڑے ابو محمد نعمان کا نمبر بھی درج ہے۔

بھارت-امریکہ کا عبوری تجارتی معاہدہ کسانوں کے لیے موت کا وارنٹ ہے: سدارامیا

بنگلورو: ہندوستان اور امریکہ کے درمیان عبوری تجارتی معاہدے کا خیر مقدم کرنے اور اسے قبول کرنے والے وزیر اعظم نریندر مودی نے پوری طرح سے امریکہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے الزام لگایا ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ معاہدہ 4.1 بلین ہندوستانیوں، خاص طور پر ملک کے 720 ملین کسانوں کے لیے موت کا وارنٹ ثابت ہوگا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری کردہ ایک بیان میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات برابری اور باہمی احترام پر مبنی ہونے چاہئیں نہ کہ دباؤ ※ نج، دھمکیوں یا یکطرفہ پالیسی سازی پر۔ لیکن ہندوستان-امریکہ کے عبوری تجارتی معاہدے کی دفعات کو دیکھتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ یہ ایک نوکر کی طرح ہے جو اپنے آقا کے حکم پر سر ہلاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے روس سے تیل خریدنے والے بھارت پر دباؤ ※ نج ڈالنے کے لیے بھارتی اشیا پر بھاری محصولات عائد کیے ہیں۔ اب وہ ٹیرف کو 25 فیصد سے کم کر کے 18 فیصد کر کے بھارت کی حمایت کا ڈرامہ کر رہا ہے۔ بدلے میں، بھارت نے امریکی سامان پر محصولات کو صفر کر دیا ہے۔ یہ واضح طور پر ایک غیر مساوی اور غیر منصفانہ معاہدہ ہے، اس کے باوجود مرکزی حکومت کا اسے قبول کرنا ہم وطنوں کے ساتھ غداری ہے۔ اس وقت ہندوستان اپنی تیل کی کل ضروریات کا تقریباً 40 فیصد روس سے خریدتا ہے۔ تاہم اس معاہدے کے تحت امریکی دباؤ ※ نج میں بھارت نے روس سے تیل کی خریداری کم کرنے اور اس کے بجائے امریکا اور وینزویلا سے تیل خریدنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ ہندوستان کے مکمل ہتھیار ڈالنے کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس سے ملک میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھیں گی، اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ سدارامیا نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت عہدے کے معمولی فائدے کو ایک بڑی کامیابی کے طور پر پیش کر رہی ہے اور جان بوجھ کر ان اہم نقصانات کو چھپا رہی ہے جو اس سے ہندوستانی عوام بالخصوص کسانوں کو ہوں گے۔ امریکی کاشتکار برادری کی طرف سے معاہدے کا طلاخیر مقدم خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ہندوستانی کسانوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا۔

دہلی گڑھا حادثہ: کانگریس کا بی جے پی پر حملہ، کہا-'ایک سال میں بھی نہیں سدھر سکے حالات'

اُدت راج نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو اقتدار میں آئے ایک سال ہو چکا ہے۔ اگرچہ گڑھے عام آدمی پارٹی دور میں چھوڑے گئے تھے مگر اب موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ حالات بہتر کرے اور عوام کو راحت دے

کانگریس لیڈر اُدت راج نے اتوار (8 فروری) کو جنک پوری میں گڑھے میں گرنے سے بائیک سوار کی موت کے معاملے پر ردعمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے اسے انتظامی ناکامی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے دہلی حکومت کی جوابدہی پر سوال اٹھایا۔ ادت راج نے نیوز ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ایک حادثہ تھا، لیکن ہمیشہ کی طرح کچھ وقت بعد بغیر کوئی کارروائی کیے معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ لوگ ایسے واقعات کو بھول جاتے ہیں۔ بی جے پی حکومت کو اقتدار میں آئے ایک سال ہو گیا ہے۔ گڑھے عام آدمی پارٹی حکومت نے چھوڑے تھے، لیکن اب انہیں (بی جے پی) کو دیکھنا چاہیے کہ کتنی بہتری ہوئی ہے۔'' واضح رہے کہ ادت راج کا یہ سخت ردعمل 25 سال کے بائیک سوار کمل دھیانی کی موت کے متعلق آئی ہے، جن کی جمعرات کی دیر رات کام سے گھر لوٹتے وقت جنک پوری میں دہلی جل بورڈ کے افسران کی جانب سے کھودے گئے ایک کھلے گڑھے میں گرنے سے موت ہو گئی تھی۔ اس معاملے میں درج ایف آئی آر سے سامنے آنے والی نئی معلومات نے پروجیکٹ سائٹ پر

حفاظتی انتظامات میں سنگین خامیوں کی جانب اشارہ کیا۔ ایف آئی آر کے مطابق دہلی جل بورڈ کے پروجیکٹ کے تحت کھودے گئے گڑھے کو مرکزی سڑک پر کسی بھی انتباہی نشان، ریفلیکٹر، بیریکیڈ، روشنی یا حفاظتی انتظامات کے بغیر کھلا چھوڑ دیا گیا تھا، جس سے مسافروں کے لیے سنگین خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ بنیادی حفاظتی تدابیر کی اس کمی نے اس میں شامل ایجنسیوں کی لاپرواہی اور جوابدہی پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق، جمعہ (6 فروری) کو صبح تقریباً 03:8 بجے جنک پوری پولیس اسٹیشن میں ایک خاتون کی پی سی آر کال موصول ہوئی، جس نے بتایا کہ بی-3 بی بلاک میں ایک بائیک سوار گہرے گڑھے میں گر گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی دہلی پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی، جہاں اسے گڑھے کے اندر ایک نوجوان اور اس کی بائیک پڑی ہوئی ملی۔ قابل ذکر ہے کہ گڑھے کی لمبائی تقریباً 20 فٹ، چوڑائی 13 فٹ اور گہرائی تقریباً 15-14 فٹ تھی۔ ابتدائی تحقیقات میں معلوم ہوا کہ یہ کھدائی جل بورڈ کے جاری کام کے سلسلے میں کی جا رہی تھی۔ نوجوان کو گڑھے سے نکال کر دین دیال اپادھیائے اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں بعد میں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔

بہار میں میڈیکل کی طالبہ کی موت پر جنتر منتر پر اہل خانہ کا احتجاج

نئی دہلی، 8 فروری (ہ س)۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ میں میڈیکل کی ایک طالبہ کی مشتبہ حالات میں موت کے خلاف اتوار کو دہلی کے جنتر منتر پر میڈیکل کی طالبہ کے اہل خانہ اور سنگھرش سمیتی نے احتجاج کیا۔ بہار پولس کی جانب سے شواہد کی مبینہ چھیڑ چھاڑ سے مقامی شہری سخت ناراض ہیں۔ دہلی-این سی آر کے شہریوں کے ایک گروپ نے وزیر اعظم کو ایک نمائندہ بھیجا ہے، جس میں منصفانہ تحقیقات کو یقینی بنانے کے لیے ان کی ذاتی مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔ میڈیا کے سوالات کے جواب میں متوفی کے والد نے کہا کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے انصاف چاہتے ہیں۔ وہ ہاسٹل انتظامیہ اور مشتبہ ڈاکٹروں کے کردار کی مکمل، غیر جانبدارانہ تحقیقات اور قصوروار اہلکاروں کے خلاف سخت سزا کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس معاملے پر شہریوں نے بہار حکومت پر بڑھی کا اظہار کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ طالبہ 5 جنوری تک مکمل طور پر صحت مند تھی لیکن اسی رات ہاسٹل انتظامیہ کی حفاظت میں اس کے ساتھ گھناؤ ※ نج ناجرم کیا گیا۔ جس کی تفصیلات پولیس اور انتظامیہ نے جان بوجھ کر چھپائی۔ انہوں نے کہا کہ طالبہ کو 6 جنوری کو اس کے والدین کے علم میں لائے بغیر نجی اسپتال لے جایا گیا۔ 9 جنوری کو جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنی ماں کو بتایا کہ اس کے ساتھ کچھ برا ہوا ہے۔ اس کے بعد 11 جنوری کو علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔

چھتیس گڑھ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے مرکزی حکومت حساس: منوہر لال

رائے پور: مرکزی توانائی، ہاؤ ※ نج سنگ اور شہری امور کے وزیر منوہر لال اتوار کو چھتیس گڑھ کے ایک روزہ دورے پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت چھتیس گڑھ کی ہمہ جہت ترقی کے تئیں حساس ہے۔ مرکزی وزیر توانائی منوہر لال آج رائے پور میں پریس کانفرنس کے ذریعے بجٹ سمواد پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مرکزی حکومت کے بجٹ کو جدید طرازی اور گلوبل انڈیا کے قیام کے لیے ایک گاڑی قرار دیا اور کہا کہ اس سال کا بجٹ صرف اعداد و شمار سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وکست بھارت 2047 کا ویژن بھی پیش کرتا ہے۔ مرکزی وزیر منوہر نے بجٹ کے انتظامات کی تعریف کی اور اسے نہ صرف سالانہ مالیاتی بیان بلکہ اگلے 25 سالوں کے لیے ملک کی ترقی کے لیے رہنما وزن دستاویز قرار دیا۔ انہوں نے ایک اہم حقیقت بتائی کہ اس سال کا بجٹ پہلی بار آر تو یہ بھون ※ (وزارت خزانہ کا نیا کمپلیکس) میں تیار کیا گیا تھا۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یہ بجٹ تین مخصوص مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے،

اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کا بجٹ اجلاس پیر سے شروع ہوگا اور بجٹ 11 فروری کو پیش کیا جائے گا

لکھنو ※ نج: اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کا بجٹ اجلاس پیر 9 فروری کو شروع ہو رہا ہے۔ بجٹ اجلاس سے قبل اتوار کو کئی میٹنگیں ہوئیں۔ ان میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ بھی شامل تھی، اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں اسمبلی احاطے میں تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی کل جماعتی میٹنگ ہوئی۔ بجٹ اجلاس کا شیڈول پہلے ہی اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے پرنسپل سکریٹری پردیپ کمار دوبے نے جاری کیا ہے۔ اس شیڈول کے مطابق، اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کا اجلاس پیر 9 فروری کو صبح 11 بجے گورنر آنندی بین پٹیل کے خطاب سے شروع ہوگا۔ اس موقع پر گورنر دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد مجوزہ ایجنڈے کے مطابق باضابطہ کاروبار کیا جائے گا۔ 10 فروری کو ارکان اسمبلی کے انتقال سے متعلق نوٹس پڑھنے کے بعد کارروائی ملتوی کر دی جائے گی۔ شیڈول کے مطابق مالی سال 2026-27 کا بجٹ 11 فروری کو صبح 11 بجے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ بجٹ پیش کرنے کے بعد گورنر کے خطاب پر بحث شروع ہوگی۔ 12 فروری کو شکریہ کی تحریک پر بھی بحث کی جائے گی۔ 13 فروری کو ہونے والی بحث کے بعد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اپنا ردعمل پیش کریں گے۔ 16 سے 20 فروری تک ایوان میں محکمانہ بجٹ کی تجاویز پر بحث کی جائے گی۔ یوگی آدتیہ ناتھ حکومت سے اس بار بڑے بجٹ کی توقع ہے۔ توقع ہے کہ اس میں عوامی بہبود کی اسکیموں کو آگے بڑھانے پر زور دیا جائے گا۔ بجٹ میں نوجوانوں، کسانوں، غریبوں اور ضرورت مندوں اور خواتین کے فائدے کے لیے مختلف اسکیموں کو مزید موثر بنانے کے لیے مناسب بجٹ مختص کیا جا سکتا ہے۔ بجٹ اجلاس کے موقع پر نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے آج ودھان بھون میں سینئر پولیس افسران کے ساتھ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے دوران ریاست میں امن و امان سے متعلق مسائل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور ضروری ہدایات جاری کی گئیں۔ بجٹ اجلاس سے قبل آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ، قانون ساز کونسل کے چیئرمین کنور مانویندر سنگھ، پارلیمانی امور کے وزیر سریش کمار کھنہ، نشاد پارٹی کے قومی صدر اور کابینی وزیر ڈاکٹر سنجے نشاد، اور دیگر نے مقننہ کے موثر اور ہموار کام کاج پر تبادلہ خیال کیا۔ اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے پیش نظر اس دوران لکھنو ※ نج شہر کے ٹریفک نظام میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اسمبلی اور گردونواح میں نافذ کی جا رہی ہیں۔ محکمہ ٹریفک نے ٹریفک ڈائیورژن پلان جاری کر دیا۔ مقامی انتظامیہ نے کسی بھی احتجاج کو روکنے کے لیے اسمبلی اور گردونواح میں امتناعی احکامات نافذ کر دیے ہیں۔ سیکیورٹی کے لیے پولیس کی بھاری نفری بھی تعینات کی جائے گی۔

ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے پر پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینا چاہیے: راجیہ سبھا رکن منوج جھا

راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے راجیہ سبھا رکن منوج جھا نے ہندوستان-امریکہ کے درمیان ہوئے تجارتی معاہدے پر سوال کھڑے کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''امریکہ نے ٹیرف کو 9.2 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کیا تھا اور اب 50 فیصد سے کم کر کے ٹیرف کو 18 فیصد پر لایا گیا ہے، جبکہ اس بات پر ہندوستان میں حکومت جشن منا رہی ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اصل میں یہ اجتماعی تشویش کا معاملہ ہونا چاہیے۔ نیوز ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات چیت میں منوج جھا نے کہا کہ ''مرکزی کابینہ کی اجتماعی ذمہ داری کو ختم کر دیا گیا ہے۔ سوال وزیر خارجہ سے پوچھا جاتا ہے تو وہ وزیر تجارت کا نام لیتے ہیں

یو آئی ڈی اے آئی نے ایک کروڑ اسکولی بچوں کے لیے بائیومیٹرک اپڈیٹس مکمل کیا

نئی دہلی: یو آئی ڈی اے آئی نے اپنی خصوصی اشن موڈ مہم کے ایک حصے کے طور پر اتوار کو ملک بھر کے 83,000 اسکولوں میں کیمپ منعقد کر کے ایک کروڑ سے زیادہ لازمی بائیومیٹرک اپ ڈیٹس (ایم بی یو) کو کامیابی سے مکمل کیا۔ الیکٹرانکس اور آئی ٹی کی وزارت کے مطابق، یو آئی ڈی اے آئی کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر بھوبنیش کمار نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف سکریٹریوں کے ساتھ تال میل قائم کر کے اس اقدام کی قیادت کی۔ علاقائی دفاتر اور محکمہ تعلیم کی انتھک محنت سے یہ بڑا ہدف صرف پانچ ماہ میں حاصل کر لیا گیا۔ آدھار کے قواعد کے مطابق، 5 سال سے کم عمر کے بچوں کے فنگر پرنٹس اور ایرس اسکین نہیں لیے جاتے ہیں، کیونکہ وہ اس وقت بالغ نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا، 5-15 سال کی عمر کے گروپ میں داخل ہونے پر بائیومیٹرکس کو اپ ڈیٹ کرنا لازمی ہے۔ اپ ڈیٹس کی غیر موجودگی میں، بچوں کو سرکاری اسکیموں، اسکالرشپس، اور نیٹ، جے ای ای، اور سی یو ای ٹی جیسے مسابقتی امتحانات کے لیے رجسٹریشن کے دوران بائیومیٹرک تصدیق کے ساتھ مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بچوں اور والدین کی حوصلہ افزائی کے لیے، یو آئی ڈی اے آئی نے کچھ نرمیاں فراہم کی ہیں۔ ان میں سے، 1 اکتوبر 2025 سے شروع ہونے والے 7-15 سال کی عمر کے بچوں کے لیے ایک سال کے لیے بائیومیٹرک اپ ڈیٹ مکمل طور پر مفت کر دیے گئے ہیں۔ اسکول کیمپوں کے علاوہ ملک بھر کے آدھار سیوا کیندروں اور اندراج مراکز میں بھی زبردست جوش و خروش دیکھا گیا ہے۔ اس مدت کے دوران، ان مراکز پر تقریباً 3.1 کروڑ بچوں نے اپنے آدھار فارم داخل کیے ہیں۔

مرکزی وزیر داخلہ کانکسلیوں کے نیٹ ورک کو ختم کرنے، ہتھیار ڈالنے اور گاؤں میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر تبادلہ خیال

رائے پور: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی صدارت میں اتوار کو ایک میٹنگ ہوئی جس میں بائیں بازو کی انتہا پسندی (ایل ڈبلیو ای)، چھتیس گڑھ میں نکسلی صورت حال اور بستر کی ترقی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ شاہ نے ریاست اور نکسل متاثرہ علاقوں کے عہدیداروں کے ساتھ کئی محکموں کا بھی جائزہ لیا۔ نیا رائے پور کے ایک ہوٹل میں ہونے والی اس میٹنگ میں بستر کو قبائلی ڈویژن کے طور پر بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مزید برآں، نکسل نیٹ ورکس کو ختم کرنے، ہتھیار ڈالنے میں اضافہ، ترقیاتی کاموں اور متاثرہ علاقوں میں بنیادی ڈھانچے پر بھی بات چیت ہوئی۔ میٹنگ میں مرکزی داخلہ سکریٹری، انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے ڈائریکٹر، وزارت داخلہ کے خصوصی سکریٹری (داخلی سلامتی)، مرکزی ریزرو پولیس فورس، بارڈر سیکورٹی فورس، اور آئی ٹی بی پی کے عہدیداروں کے ساتھ ساتھ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل اور چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مہاراشٹرا، تیلنگانہ اور دیگر سینئر پولیس کے ڈائریکٹر جنرلز نے شرکت کی۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ سیکورٹی پر مبنی حکمت عملی، بنیادی ڈھانچہ، نکسلیوں کے مالیاتی نیٹ ورکس پر حملوں اور ہتھیار ڈالنے کی پالیسی کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں، اور 31 مارچ سے پہلے نکسل ازم کا مکمل خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند اور چھتیس گڑھ حکومت کا کسی پر ایک گولی چلانے کا ارادہ نہیں ہے۔ ہم تمام ماؤ ※ نج نوازوں کے لیے سرخ قالین بچھا دیں گے اگر وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں۔

وزیر ریلوے میزورم اور آسام کو جوڑنے والی نئی ٹرین کو دکھائیں گے ہری جھنڈی

گوہاٹی: شمال مشرقی خطے میں کنیکٹیویٹی اور مسافروں پر مرکوز بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے ہندوستانی ریلوے کے وژن کے مطابق، وزیر ریلوے، اطلاعات و نشریات اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، اشونی وشنو سائرنگ۔ سلچر کے درمیان ایک نئی ٹرین سروس کو جھنڈی دکھائے گی اور گوہاٹی ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کی نئی سہولیات کا افتتاح کریں گی، یہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے فروری 9 کو ایک اہم پیش رفت فراہم کرے گی۔ کنیکٹیویٹی، جبکہ مسافروں کے آرام، سہولت اور دیکھ بھال کو بھی بڑھاتی ہے۔ شمال مشرقی سرحدی ریلوے (این ایف آر) کے سی پی آر او پنجل کشور شرما نے اتوار کو کہا کہ سائرنگ ریلوے اسٹیشن پر منعقد ہونے والی تقریب میں میزورم کے وزیر اعلیٰ لالدوہوما بھی موجود ہوں گے۔ یہ ٹرین سروس میزورم کے دارالحکومت علاقے سے ریل رابطے کو بڑھانے میں ایک اور تاریخی سنگ میل ثابت ہوگی۔ آسام کے ایم پی (راجیہ سبھا) کنادپورکایاستھ بھی عملی طور پر اس تقریب میں شامل ہوں گے، جبکہ ریلوے کے سینئر افسران اور دیگر معززین سائرنگ اور گوہاٹی ریلوے اسٹیشنوں پر موجود ہوں گے۔ سلچر ٹرین سروس میزورم کے دارالحکومت علاقے کو براہ راست، سستی، اور آرام دہ ریل رابطہ فراہم کرے گی۔ یہ ریاست کے قدرتی سیاحتی مقامات تک رسائی کو بھی بہتر بنائے گا، سیاحت کو فروغ دے گا اور اس سے متعلقہ سرگرمیوں جیسے مہمان نوازی، مقامی کاروبار، اور رہنمائی خدمات۔ چونکہ سلچر اعلیٰ تعلیم اور طبی سہولیات کا ایک بڑا مرکز ہے،

ہمایوں کبیر کا بڑا اعلان: بنگال میں 'بابری یاترا' نکالی جائے گی

مرشد آباد: مغربی بنگال کے بھرت پور اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے ہمایوں کبیر نے اعلان کیا ہے کہ بابری مسجد کی تعمیر 11 فروری کو شروع ہو جائے گی۔ اگلے دن، 12 فروری، وہ بابری یاترا کا آغاز کریں گے، جو ریاست کے کئی حصوں سے گزرے گی۔ اس یاترا کا مقصد شمالی بنگال کو جنوبی بنگال سے جوڑنے کا پیغام دینا ہے۔ ہمایوں کبیر نے اتوار کو مرشد آباد میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اس حوالے سے تفصیلی جانکاری دی۔ ہمایوں کبیر پہلے ہی مرشد آباد کے بیلڈانگا میں بابری مسجد کی تعمیر کا اعلان کر چکے ہیں۔ حکمراں ترنمول کانگریس سے ان کی دوری واضح ہو گئی ہے، اور وہ پارٹی کو شکست دینے کے لیے سرگرم حکمت عملی بنا رہے ہیں۔ نتیجتاً، بنگال میں سیاسی بحث تیز ہو گئی ہے کہ بابری مسجد کی تعمیر کا مسئلہ آئندہ اسمبلی انتخابات سے پہلے کیا اثرات مرتب کرے گا۔ اطلاعات کے مطابق بابری مسجد کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز 11 فروری کو قرآن خوانی کے بعد ہوگا۔

دہلی حادثہ:8 گھنٹے تک گڑھے میں پڑے رہے مکمل دھیانی، کسی نے نہیں کی مدد، پولیس رپورٹ میں انکشاف

دہلی کے جنکپوری علاقے میں سڑک پر کھودے گئے گڑھے میں گرنے سے بینک ملازم مکمل دھیانی کی موت کے معاملے اہم انکشاف ہوا ہے۔ پولیس تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ حادثے کے فوراً بعد کم از کم 5 لوگوں کو اس واقعہ

انگلینڈ کی اعصاب شکن فتح، نیپال نے دل جیت لیے

نیپال کی ٹیم ٹی ۲۰ ؍ورلڈ کپ کا سب سے بڑا اپ سیٹ کرنے کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی، لیکن انگلینڈ نے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اتوار کو کھیلے گئے پانچویں مقابلے میں نیپال کو محض ۴ ؍رنز سے شکست دے دی

نیپال کی ٹیم ٹی ۲۰ ؍ورلڈ کپ کا سب سے بڑا اپ سیٹ کرنے کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی، لیکن انگلینڈ نے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اتوار کو کھیلے گئے پانچویں مقابلے میں نیپال کو محض ۴ ؍رنز سے شکست دے دی۔ انگلینڈ کے ۱۸۴ ؍رنز کے جواب میں نیپال کی ٹیم مقررہ اوورز میں ۶ ؍وکٹوں پر ۱۸۰ ؍رنز بنا سکی۔ نیپال کو آخری اوور میں جیت کے لیے ۱۰ ؍رنز درکار تھے، جبکہ ۱۹ ؍ویں اوور میں نیپالی بلے بازوں نے ۱۴ ؍رنز اسکور کر کے میچ کو انگلینڈ کے ہاتھ سے نکال لیا تھا۔ تاہم، سیم کرن نے آخری اوور میں بہترین بالنگ کا مظاہرہ کیا اور نیپال کو صرف ۵ ؍رنز بنانے دیے۔ میچ کی آخری گیند پر نیپال کو جیت کے لیے چھکے کی ضرورت تھی، لیکن کرن نے صرف ایک رن دیا اور انگلینڈ کو فتح دلا دی۔ ۱۸۵ ؍رنز کے ہدف کے تعاقب میں نیپال کی شروعات اچھی نہ تھی اور ۴۲ ؍رن کے اسکور پر دو وکٹیں گر گئیں۔ اس کے بعد کپتان روہت پاوڈیل (۳۹ ؍رن) اور دیپیندر سنگھ ایری (۴۴ ؍رن) نے تیسرے وکٹ کے لیے ۸۲ ؍رنز جوڑ کر ٹیم کو سنبھالا۔ آخر میں لوکیش بم نے طوفانی بیٹنگ کرتے ہوئے ۲۰ ؍گیندوں پر ۳۹ ؍رنز بنائے اور جیت کی امید برقرار رکھی، لیکن وہ اپنی ٹیم کو فنشنگ لائن پار نہ کروا سکے۔ لیام ڈاوسن نے ۲ ؍وکٹ حاصل کئے جبکہ جوفرا آرچر، سیم کرن، ول جیکس اور لیوک ووڈ نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس سے پہلے انگلینڈ نے ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ۷ ؍وکٹوں پر ۱۸۴ ؍رنز بنائے۔ جیکب بیتھل (۵۵) اور کپتان ہیری بروک (۵۳ ؍رن) کی نصف سنچریوں نے انگلینڈ کو ایک مضبوط پوزیشن میں پہنچایا۔ ول جیکس نے ۱۸ ؍گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۳۹ ؍رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی، جس پر انہیں پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ نیپال کے دیپیندر سنگھ ایری اور نتندن یادو نے ۲-۲ ؍وکٹ لئے جبکہ سندیپ لامچھانے اور شیر ملا نے ایک ایک وکٹ حاصل کیا۔ کنیڈا کے فیلکس اوگر-الیاسیم نے مونچپلیئر میں اوپن آکسٹانی میں فرانچ کو الیفائر ٹیتیان ڈروگیٹ کو شکست دے کر فائنل میں قدم رکھا۔ ٹاپ سیڈ اور دفاعی چیمپئن نے فیصلہ کن سیٹ میں اپنی برتری دکھائی اور ۴-۶، ۷-۶، ۱-۶ ؍سے کامیابی حاصل کی۔ یہ اوگر-الیاسیم کا ۲۱ ؍واں ٹور لیول فائنل اور ۱۳ ؍واں انڈور فائنل ہے۔ ۲۵ ؍سالہ کھلاڑی نے کہا کہ دوسرے سیٹ میں بھی موقع ملا اور تیسرا سیٹ بہتر کھیل پیش کیا۔ فائنل میں اوگر-الیاسیم کا سامنا ۷ ؍۳ ؍سالہ فرانسیسی کھلاڑی ایڈریان مینارینو سے ہوگا، جس نے امریکی کوالیفائر مارٹن ڈیم کو ۶-۱، ۳-۶، ۴-۶ ؍سے ہرا کر فائنل میں جگہ بنائی۔ مینارینو اس ٹورنامنٹ کے سب سے عمر رسیدہ فائنلسٹ ہیں اور اے ٹی پی رینکنگ میں ۵۱ ؍ویں نمبر پر ہیں۔

ٹی-۲۰ ؍عالمی کپ میں ٹیم انڈیا کا فاتحانہ آغاز، امریکہ کو دی شکست

اس شاندار جیت کے ساتھ بھارتی ٹیم نے نہ صرف ٹورنامنٹ میں اپنے عزائم واضح کر دیے بلکہ یہ پیغام بھی دیا کہ وہ اپنا خطاب برقرار رکھنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ کپتان سوریہ کمار یادو کی فارم اور گیند بازوں کی منظم کارکردگی نے ٹیم انڈیا کو ایک مضبوط آغاز فراہم کیا ہے

ممبئی: دفاعی چیمپئن بھارتی ٹیم نے ٹی 20 عالمی 2026 میں اپنے مہم کا شاندار آغاز کرتے ہوئے گروپ اے کے پہلے میچ میں امریکہ (یو ایس اے) کو 29 رن سے شکست دے دی۔ ممبئی کے تاریخی وانکھیڑے اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں بھارتی کپتان سوریہ کمار یادو کی شاندار اننگز فیصلہ کن ثابت ہوئی، جس کی بدولت ٹیم انڈیا نے مضبوط اسکور کھڑا کیا اور پھر گیند بازوں کی عمدہ کارکردگی سے حریف ٹیم کو قابو میں رکھا۔ ٹاس ہار کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے بھارتی ٹیم نے مقررہ 20 اوور میں 9 وکٹ کے نقصان پر 161 رن بنائے۔ کپتان سوریہ کمار یادو نے شاندار فارم کا مظاہرہ کرتے ہوئے 49 گیندوں پر ناقابل شکست 84 رن کی دلکش اننگز کھیلی، جس میں 4 چھکے اور 10 چوکے شامل تھے۔ ان کی اس جارحانہ بلے بازی نے بھارتی اننگز کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ سوریہ کمار کے علاوہ تلک ورما نے 16 گیندوں پر 25 رن اور ایشان کشن نے بھی 16 گیندوں پر 20 رن کا تعاون کیا۔ اس میچ میں اوپننگ آرڈر کوئی خاص مظاہرہ نہیں کر سکا۔ ابھیشیک شرما اور شیوم دوبے بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے جبکہ رنکو سنگھ 6، ہارڈک پانڈیا 5 اور اکشر پٹیل 14 رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ امریکہ کی جانب سے شیڈلی وان شالکوک سب سے کامیاب گیند باز رہے، جنہوں نے 4 اوور میں 25 رن دے کر 4 وکٹیں حاصل کیں۔ ہرمیت سنگھ نے 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ علی خان اور محمد محسن کو ایک ایک کامیابی ملی۔ تاہم سورج بھوجانی اور سنجے کرشن مورتی نے چوتھی وکٹ کے لیے 58 رن کی اہم شراکت قائم کی اور انہیں کوئی وکٹ نہیں ملی۔ 162 رن کے ہدف کے تعاقب میں اتری امریکی ٹیم کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ اوپنر اینڈریس گوس 6 رن، ستیجیا مکملاّ 2 رن بنا کر آؤٹ ہو گئے، جبکہ کپتان مونانک پٹیل صفر پر پویلین لوٹ گئے۔ محض 13 رن پر تین وکٹیں گرنے سے امریکی ٹیم شدید دباؤ میں آ گئی۔ اس نازک موقع پر ملند کمار اور سنجے کرشن مورتی نے چوتھی وکٹ کے لیے 58 رن کی اہم شراکت قائم کی اور اسکور کو 71 تک پہنچایا۔ ملند کمار 34 رن بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ سنجے کرشن مورتی نے 37 رن کی اننگز کھیلی۔ ان دونوں کے آؤٹ ہوتے ہی امریکی ٹیم کا نچلا ترتیب لڑکھڑا گیا۔ نچلے نمبر پر شبھم رنجنے نے 22 گیندوں پر 37 رن کی جارحانہ اننگز کھیل کر کچھ دیر تک امید جگائے رکھی، لیکن انہیں دیگر بلے بازوں کا ساتھ نہ مل سکا۔ نتیجتاً امریکی ٹیم 20 اوور میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 132 رن ہی بنا سکی اور 29 رن سے میچ ہار گئی۔ بھارت کی جانب سے محمد سراج نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے 4 اوور میں 29 رن دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔ ارشدیپ سنگھ نے 2 وکٹیں لیں اور صرف 18 رن دیے۔ اکشر پٹیل نے بھی 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ ورون چکرورتی نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس شاندار جیت کے ساتھ بھارتی ٹیم نے نہ صرف ٹورنامنٹ میں اپنے عزائم واضح کر دیے بلکہ یہ پیغام بھی دیا کہ وہ اپنا خطاب برقرار رکھنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ کپتان سوریہ کمار یادو کی فارم اور گیند بازوں کی منظم کارکردگی نے ٹیم انڈیا کو ایک مضبوط آغاز فراہم کیا ہے، جو آئندہ میچوں میں بھی

قسمت، محنت اور موقع جب ایک ساتھ آجائیں تو ہیرو راتوں رات جنم لیتے ہیں

تیز گیند باز محمد سراج چند گھنٹوں میں ایسے کرکٹ ہیرو بن کر ابھرے جن کا تصور خود انہوں نے بھی نہیں کیا تھا

تیز گیند باز محمد سراج چند گھنٹوں میں ایسے کرکٹ ہیرو بن کر ابھرے جن کا تصور خود انہوں نے بھی نہیں کیا تھا۔ جرمنی میں طویل تعطیلات اور اسپین میں رئیل میڈرڈ کا میچ دیکھنے کے منصوبے بنانے والے سراج کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ اگلے ہی دن وہ ہندوستان کی مشکل جیت کے سب سے بڑے معمار ہوں گے۔ حیدرآباد میں دوستوں کے ساتھ چھٹیاں گزارنے کے منصوبوں کے دوران جب ہندوستانی ٹیم کے ٹریننگ ڈیرین لی روکس کا فون آیا تو سراج نے ڈسٹرب نہ کرنے کی درخواست کی۔ جمعہ کی رات تک ممبئی جانا ان کے منصوبوں میں شامل ہی نہیں تھا۔ مگر محض چوبیس گھنٹوں کے اندر وہ امریکی ٹیم کے خلاف ہندوستانی کی سنسنی خیز فتح کے غیر متوقع اسٹار بن گئے۔ سراج نے بتایا کہ اچانک سوریہ بھائی (کپتان سوریہ کمار یادو) کا فون آیا۔ انہوں نے کہا کہ تیار ہو جاؤ، بیگ پیک کرو اور فوراً آؤ۔ میں نے کہا، سوریہ بھائی مذاق مت کیجیے۔ لیکن انہوں نے کہا میں سچ کہہ رہا ہوں۔ فون رکھتے ہی سلیکٹر پر گیان اوجھا کا کال آیا اور مجھے زبردست جھٹکا لگا۔ زخمی ہرشیت رانا کی جگہ ٹیم میں شامل ہونے کے لیے سراج کے پاس نہ تیاری کا وقت تھا، نہ ذہنی تیاری کا موقع۔ مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ سراج نے کہا کہ جو خدا نے لکھ دیا ہو، اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ میں آیا، میچ کھیلا سب کچھ پہلے سے لکھا تھا۔ خدا عظیم ہے۔ براہِ راست پلیئنگ الیون میں شامل کیے جانے کے بعد سراج نے نئی گیند سے ایسا زبردست اسپیل کیا جو شاید ہی کوئی کرکٹر کر پاتا۔ ۱۶۱ ؍رن کے معمولی ہدف کا دفاع کرتے ہوئے انہوں نے ابتدائی اوورز میں ہی امریکی بیٹنگ کی کمر توڑ دی۔ امریکہ کا اسکور ۱۱ ؍رنز پر ۲ ؍وکٹ اور پھر ۱۳ ؍رنز پر ۳ ؍وکٹ ہو گیا۔ میچ حقیقت میں پہلے چار اوورز میں ہی فیصلہ ہو چکا تھا۔ سراج نے ۲۹ ؍رنز دے کر تین وکٹ حاصل کئے اور آخری گیند پر بھی وکٹ لے کر اپنی شاندار کارکردگی پر مہر ثبت کر دی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سراج نے ۱۸ ؍ماہ سے کوئی ٹی ۲۰ ؍میچ نہیں کھیلا تھا۔ ان کا آخری ٹی ۲۰ ؍جولائی ۲۰۲۴ ؍ میں سری لنکا کے خلاف تھا۔ وہ یہ مان چکے تھے کہ وہ ورلڈ کپ مہم کا حصہ نہیں ہوں گے اور انہوں نے ٹیم مینجمنٹ سے آرام کی درخواست بھی کی تھی، کیونکہ وہ حال ہی میں حیدرآباد کی قیادت کرتے ہوئے رنجی ٹرافی کھیل کر آئے تھے۔ سراج نے بعد میں کہا کہ یہ واپسی کسی پریوں کی کہانی سے کم نہیں۔ محدود وقت میں ٹیم میں شمولیت، بغیر تیاری کے بڑا میچ اور جسپریت بمراہ کی غیر موجودگی میں ذمہ داری-ان سب کے باوجود سراج نے ثابت کیا کہ وہ بڑے مواقعوں کے کھلاڑی ہیں۔ ۱۸ ؍ماہ کا وقفہ ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنا۔ ۱۰۰ ؍ سے زائد بین الاقوامی میچز اور تقریباً ۱۰ ؍سال کے بین الاقوامی تجربے نے ان کا ساتھ دیا۔ جب موقع ملتا ہے تو تجربہ کام آتا ہے۔ میں جانتا تھا کہ خود کو کیسے تیار کرنا ہے اور ذہن کو کیسے سیٹ کرنا ہے۔ میں نے وہی ہتھیار استعمال کیا جس نے مجھے ہمیشہ کامیابی دی ہے۔ انہوں نے نئی گیند سے وہی لائن اور لینتھ اپنائی جو وہ رنجی ٹرافی میں کرتے ہیں۔ محمد سراج نے کہا کہ مجھے لگا نئی گیند کو ہٹ کرنا آسان نہیں ہوگا، اس لیے میرا پلان وکٹ ٹو وکٹ گیند بازی کرنا تھا۔ اگر شروع میں وکٹ مل جائے تو ٹیم کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور یہی ہوا۔ سراج نے اپنے نیو بال پارٹنر عرشدیپ سنگھ کی بھی بھرپور تعریف کی، جنہوں نے پاور پلے میں زبردست دباؤ بنایا۔

ٹی ۲۰ ؍ورلڈ کپ: افغانستان ہار گیا، نیوزی لینڈ کا فاتحانہ

اوپنر ٹم سیفرٹ کی برق رفتار نصف سنچری اور گلین فلپس کی دلکش اننگز کی بدولت نیوزی لینڈ نے ٹی ۲۰ ؍ ورلڈ کپ کے گروپ ڈی کے ایک اہم مقابلے میں افغانستان کو ۵ ؍وکٹوں سے شکست دے دی۔

اوپنر ٹم سیفرٹ کی برق رفتار نصف سنچری اور گلین فلپس کی دلکش اننگز کی بدولت نیوزی لینڈ نے ٹی ۲۰ ؍ورلڈ کپ کے گروپ ڈی کے ایک اہم مقابلے میں افغانستان کو ۵ ؍وکٹوں سے شکست دے دی۔ چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں کیوی ٹیم نے دوسرے ہی اوور میں دو وکٹیں گرنے کے باوجود ۱۸۳ ؍رنز کا ہدف باآسانی حاصل کر لیا۔ ۱۸۳ ؍رنز کے ہدف کے تعاقب میں نیوزی لینڈ کا آغاز مایوس کن رہا۔ دوسرے ہی اوور میں اسپنر مجیب الرحمان نے فن ایلن (ایک) اور راچن رویندر (صفر) کو کلین بولڈ کر کے افغان ٹیم کو تگڑا آغاز فراہم کیا۔ تاہم ٹم سیفرٹ نے جارحانہ انداز برقرار رکھا اور گلین فلپس کے ساتھ مل کر پاور پلے میں اسکور ۵۲ ؍رنز تک پہنچا دیا۔ گلین فلپس نے افغان کپتان راشد خان کا استقبال چوکے اور چھکے سے کیا اور سیفرٹ کے ساتھ مل کر تیسرے وکٹ کے لیے ۷۴ ؍رنز کی قیمتی شراکت قائم کی۔ فلپس ۲۵ ؍گیندوں پر ۴۲ ؍رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ دوسری جانب ٹم سیفرٹ نے اسپنرز پر اپنا دباؤ برقرار رکھا اور اپنی ۱۴ ؍ویں ٹی ۲۰ ؍ انٹرنیشنل نصف سنچری مکمل کی۔ انہوں نے ۴۲ ؍گیندوں پر ۶۵ ؍رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی جس میں ۷ ؍چوکے اور ۳ ؍بلند و بالا چھکے شامل تھے۔ سیفرٹ اور مارک چیپمین کے آؤٹ ہونے کے بعد میچ کچھ دیر کے لیے دلچسپ مرحلے میں داخل ہوا، لیکن کپتان مچل سینٹنر اور ڈیرل مچل نے مزید کسی نقصان کے بغیر ہدف ۱۷ء۵ ؍اوورز میں حاصل کر لیا۔ نیوزی لینڈ نے اس فتح کے ساتھ ہی ۲۰۲۴ء کے ورلڈ کپ میں افغانستان کے ہاتھوں ملنے والی ۸۴ ؍رنز کی عبرتناک شکست کا بدلہ بھی لے لیا۔ اس سے قبل افغانستان کی ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ۱۸۲ ؍رنز بنائے تھے۔ افغانستان کے کپتان راشد خان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ تجربہ کار آل راؤنڈر گلبدین نائب افغانستان کی جانب سے نمایاں بیٹر رہے، انہوں نے محض ۳۵ ؍گیندوں پر ۶۳ ؍رنز کی دھواں دھار اننگز کھیلی، جس میں ۴ ؍بلند و بالا چھکے اور ۳ ؍ چوکے شامل تھے۔ رحمان اللہ گرباز (۲۷) اور ابراہیم زردان (۱۰) نے اننگز کا آغاز کیا، جس کے بعد صدیق اللہ اٹل نے ۲۹ ؍رنز بنا کر مڈل آرڈر کو سہارا دیا۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے لوکی فرگیون سب سے کامیاب بولر رہے، جنہوں نے ۲ ؍وکٹ حاصل کئے جبکہ میٹ ہنری، جیکب ڈفی اور راچن رویندر نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

پرینکا چوپڑا کی ریتک روشن کی فلم کرش ۴ ؍ میں واپسی

پہلی فلم کرش ۴ ؍ ہے اور دوسری ہومبلے کے ساتھ ہے، جسے مکمل ہونے میں وقت لگے گا۔

ممبئی: ریتک روشن کی آخری فلم وار 2، 400 کروڑ کے بجٹ سے بنائی گئی تھی تاہم فلم باکس آفس پر بری طرح ناکام ہوئی اور فلم بنانے والوں کو بہت زیادہ تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ ریتک روشن کے پاس اب بھی دو بڑے پروجیکٹ ہیں۔ پہلی فلم کرش 4 ہے اور دوسری ہومبلے کے ساتھ ہے، جسے مکمل ہونے میں وقت لگے گا۔ یہ افواہیں بھی ہیں کہ وہ عالیہ بھٹ کی فلم الفا میں کیمیو کرتے نظر آئیں گے۔ تاہم وہ اپنے سب سے بڑے پروجیکٹ کرش 4 کی ہدایت کاری کر رہے ہیں، جو 2027 میں ریلیز ہونے والی ہے اور فی الحال پروڈکشن میں ہے۔ اسی دوران خبریں سامنے آئیں کہ پرینکا چوپڑا نے فلم میں اپنی شمولیت کی تصدیق کر دی ہے۔ وہ کرش 4 ٹیم میں مرکزی اداکارہ کے طور پر شامل ہوئی ہیں۔ پرینکا چوپڑا 11 اس وقت ایس ایس راجامولی کی فلم وارانسی میں کام کر رہی ہیں، جس کے لیے اداکارہ نے بھاری فیس لی ہے۔ فلم میں ان کا کردار منداکنی ہے، جو ایک پراسرار ڈاکو ہے، جس کا انکشاف خود راجامولی نے کیا ہے۔ بالی ووڈ کی بات کریں تو چوپڑا نے کرش کی پچھلی دو قسطوں میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے چند اور فلموں میں کام کیا اور شادی کے بعد بیرون ملک منتقل ہو گئیں۔ تاہم وہ راجامولی کی وارانسی کے ساتھ ہندوستانی سنیما میں واپس آ گئیں۔ اداکارہ کو اصل میں سنجے لیلا بھنسالی کی گنگوبائی کاٹھیاواڑی کے لیے فائنل کیا گیا تھا، لیکن آخری لمحات میں پرینکا نے اس کردار کو کھو دیا۔

کیا سلمان خان کی فلم ”بیٹل آف گلوان“ کی ریلیز ملتوی ہو سکتی ہے؟

بھائی جان کی سب سے زیادہ انتظار کی جانے والی فلم ”دی بیٹل آف گلوان“ کی ریلیز کی تاریخ آگے بڑھ سکتی ہے

سپر اسٹار سلمان خان کے مداحوں کے لیے ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ بھائی جان کی سب سے زیادہ انتظار کی جانے والی فلم ”دی بیٹل آف گلوان“ کی ریلیز کی تاریخ آگے بڑھ سکتی ہے۔ فلم کی شوٹنگ ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اور ۱۷ ؍اپریل کی ڈیڈ لائن حاصل کرنا میکرز کے لیے تھوڑا مشکل لگ رہا ہے۔ صرف شوٹنگ ہی نہیں، بلکہ فلم کو ریلیز سے پہلے وزارت دفاع سے کلیئرنس بھی لینا ہوگا، جس میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ سپر اسٹار سلمان خان ان دنوں اپنی وار ڈراما فلم ”بیٹل آف گلوان“ کے تعلق سے کافی خبروں میں ہیں۔ مداح اس فلم کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں، لیکن اسی دوران بھائی جان کے چاہنے والوں کے لیے ایک خبر آئی ہے جو انہیں تھوڑا مایوس کر سکتی ہے۔ معلومات کے مطابق، فلم کی ریلیز کی تاریخ آگے بڑھ سکتی ہے۔ پہلے یہ فلم ۱۷ ؍اپریل کو سنیما گھروں میں آنے والی تھی، لیکن اب سلمان اور میکرز اسے کسی نئی تاریخ پر ریلیز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بالی ووڈ ہنگامہ کی ایک رپورٹ کے مطابق بتایا جا رہا ہے کہ فلم کا ایک ہفتے کا شیڈول ۹ ؍فروری سے شروع ہونے والا ہے۔ اس کے بعد کچھ دن کی مزید شوٹنگ باقی ہے اور امید ہے کہ فروری کے آخر تک فلم مکمل طور تیار ہو جائے گی۔ رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ڈائریکٹر اپوروا لاکھیا جلد ہی دوبارہ شوٹ کیے گئے حصوں کی ایڈیٹنگ شروع کریں گے لیکن مسئلہ صرف ایڈیٹنگ تک محدود نہیں ہے۔ قواعد کے مطابق ”بیٹل آف گلوان“ کو ریلیز سے پہلے وزارت دفاع کو دکھانا ہوگا، جس میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میکرز کو لگ رہا ہے کہ فلم کو ۱۷ ؍اپریل تک مکمل کرنا مشکل ہوگا۔ سلمان خان خود اس بات کے تعلق سے کافی سنجیدہ ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ فلم وطن پرستی سے جڑی ہے، اس لیے اس کے ساتھ کوئی جلد بازی نہیں ہونی چاہیے۔ بھائی جان نے ٹیم کو واضح کر دیا ہے کہ چاہے وقت لگے، لیکن فلم کا فائنل لک زبردست اور یادگار ہونا چاہیے۔ اگرچہ سلمان یا لاکھیا کی طرف سے ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ سلمان کچھ حد تک غیر متوقع ہیں، ممکن ہے کہ وہ آخری وقت میں اصرار کریں اور ۱۷ ؍اپریل کو ہی فلم ریلیز کر دیں، لیکن فی الحال اس کی توقع کم لگ رہی ہے۔ اگلے چند دنوں میں صورتحال واضح ہو جائے گی۔ بتاتے چلیں کہ اپوروا لاکھیا کے ڈائریکشن میں بن رہی یہ فلم ۲۰۲۰ء میں گلوان وادی میں ہندوستان چین کے درمیان ہوئی شدید جھڑپ کو دکھائے گی، جہاں جوانوں نے بغیر ہتھیاروں کے صرف پتھروں اور لاٹھیوں سے لڑائی کی تھی۔ ’انڈیاز موسٹ فیئرلیس ۳‘ پر مبنی اس فلم میں سلمان خان ایک طاقتور فوجی کے روپ میں نظر آئیں گے جبکہ چترانگدا سنگھ بھی اہم کردار میں ہیں۔

میرے دشمن، میرے بھائی، میرے ہمسائے: بالی وڈ میں انڈیا پاکستان جنگ پر مبنی ’بارڈر ٹو‘ جیسی فلموں کی ریلیز پر بحث

فلم ’بارڈر‘ کے بالکل آخر میں جب گانا ’میرے دشمن میرے بھائی میرے ہمسائے‘ بجایا گیا تو سینما ہال میں کئی آنکھیں نم ہو گئیں۔

بالی وڈ میں جنگ اور جاسوسی پر مبنی فلمیں کوئی نئی بات نہیں لیکن حالیہ مہینوں میں اس صنف کی فلموں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ سنہ 1971 کی انڈیا-پاکستان جنگ پر مبنی فلم ’اکیس‘ جو اداکار دھرمیندر کی آخری فلم بھی ہے، حال ہی میں ریلیز ہوئی ہے۔ اسی جنگ پر مبنی ایک اور فلم ’بارڈر ٹو‘ جنوری میں ریلیز ہو رہی ہے۔ اس سے قبل جاسوسی پر مبنی فلم ’دھورندھر‘ نے انڈیا اور پاکستان کے تعلقات کی عکاسی پر تعریف کے ساتھ ساتھ کچھ بے چینی بھی پیدا کی تھی۔ ’بارڈر ٹو‘ سنہ 1997 میں ریلیز ہونے والی مشہور فلم ’بارڈر‘ کے 29 برس بعد آ رہی ہے۔ پہلی فلم میں اکشے کھنہ نے انڈین فوجی افسر دھرمویر سنگھ کا کردار ادا کیا تھا۔ یہی اکشے کھنہ آج کل فلم ’دھورندھر‘ میں رحمان ڈکیت کے کردار کے باعث توجہ کا مرکز ہیں۔ جنگی فلموں میں میدانِ جنگ کی بہادری کو اجاگر کرنا ایک اہم عنصر ہے جو شائقین کو سینما گھروں تک کھینچ لاتا ہے۔ سینیئر فلم صحافی پنکج شکلا کے مطابق اچھی فلم وہ ہے جو منفرد کہانی بُنے اور انسانیت کی بات بھی کرے۔ ’رازی‘ اور ’اکیس‘ جیسی فلمیں حب الوطنی کو جذباتی گہرائی اور جنگ کی انسانی قیمت کے ساتھ جوڑتی ہیں۔ ’اکیس‘ ایک 21 سالہ انڈین فوجی افسر ارون کھیتر پال کی اصل کہانی بیان کرتی ہے، جنھیں 1971 کی جنگ کے بعد انڈیا کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ’پرم ویر چکر‘ بعد از مرگ دیا گیا۔ فلم میں ارون کھیتر پال کے 81 سالہ والد کی کہانی بھی شامل ہے، جو برسوں بعد پاکستان کے دورے پر ریٹائرڈ بریگیڈیئر خواجہ محمد ناصر سے ملتے ہیں۔ اس ملاقات میں ناصر نے بتایا کہ ارون کھیتر پال کو ان کے ٹینک کے گولے نے ہلاک کیا تھا۔ یہ منظر فلم میں ایک جذباتی تصادم کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ انڈیا اور پاکستان میں سوشل میڈیا پر جنگی فلموں کے حوالے سے مختلف نقطۂ نظر سامنے آئے ہیں۔ کرنل انوراگ اوستھی (ریٹائرڈ) نے ایکس پر لکھا کہ ’اکیس‘ میں غیر ضروری ’امن پسند احتیاط‘ کو ارون کھیتر پال کی بہادری اور ورثے پر فوقیت دی گئی ہے۔ دوسری جانب سینیئر صحافی اجے برہمتماج کا کہنا ہے کہ ’اکیس جیسی جنگی فلم صرف ارون کھیتر پال کی قربانی کی کہانی نہیں، بلکہ یہ انسانیت، جنگ کے خوفناک مناظر کے بیچ معافی اور بالآخر ایک اینٹی وار فلم ہے۔‘ پاکستانی نژاد صارف صائم علی نے انسٹاگرام پر فلم ’اکیس‘ کے بارے میں اپنا ردعمل شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ’تم ملکوں کے لیبل ہٹا دو۔۔ ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ غلط کرنا بس غلط ہے۔ میں بالی وڈ کا بڑا مداح ہوں۔ مجھے یہ فلم واقعی پسند آئی۔‘ فلم کے ہدایت کار سری رام راگھوان نے صحافی برادواج رنگن سے گفتگو میں کہا کہ ’کوئی بھی اچھی جنگی فلم دراصل ایک اینٹی وار فلم ہوتی ہے۔ ایسی فلم جو جنگ کے مناظر سے متاثر کرتی ہے لیکن ساتھ ہی دل کو چھوتی ہے اور سوال اٹھاتی ہے۔‘ سنہ 1997 میں ریلیز ہونے والی فلم ’بارڈر‘ کے ہدایت کار جے پی دتہ نے بھی انڈیا-پاکستان جنگ کی شدت اور وسعت دکھائی تھی، لیکن ساتھ ہی سوالات بھی اٹھائے تھے۔ فلم کے ایک منظر میں اداکار سنیل شیٹی پوچھتے ہیں ’تم نے فوج میں شمولیت کیوں اختیار کی؟‘ جس پر اکشے کھنہ جواب دیتے ہیں کہ ’میرے والد نے محبت کا واسطہ دے کر مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں فوج میں شامل ہوں گا۔ انھوں نے میرے ہاتھ میں بندوق تھمائی اور کہا کہ سامنے والے فوجی کو گولی مار دو۔‘ ’وہ فوجی جو میری طرح کسی ماں کا بچہ ہے، جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا، جس نے میرا کچھ نہیں بگاڑا، جس کا نام تک مجھے معلوم نہیں۔ آخر کیوں، کس لیے؟‘ اس پر سنیل شیٹی کا جواب ہوتا ہے ’کیونکہ اگر تم اسے نہیں مارو گے تو وہ تمھیں مار دے گا۔‘ اکشے کھنہ کا کردار اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالات سے آگے بڑھ کر جنگ میں بہادری سے لڑتا دکھایا گیا ہے۔ فلم ’بارڈر‘ میں انڈین اور پاکستانی افواج کے درمیان طویل جنگی مناظر شامل تھے۔ سنہ 1997 میں جب یہ فلم ریلیز ہوئی تو سینما گھروں میں کئی مکالموں پر زبردست تالیاں بجیں۔ مثال کے طور پر جب سنی دیول کا کردار میجر کلدیپ جنگ پر جانے یا اپنے بچے کے پاس رہنے کے درمیان انتخاب کرتا ہے تو وہ اپنی بیوی کی مخالفت کے باوجود اعلان کرتا ہے کہ ’تمھارا کلدیپ قوم کے لیے کسی بھی وقت اپنے بچے کی قربانی دے سکتا ہے۔‘ یا جب دھرم ویر سنگھ (اکشے کھنہ) میدانِ جنگ میں قربان ہوتا ہے اور اپنی نابینا ماں کو سہرا بنتے ہوئے دیکھتا ہے، تو ناظرین کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ فلم ’بارڈر‘ کے بالکل آخر میں جب گانا ’میرے دشمن میرے بھائی میرے ہمسائے‘ بجایا گیا تو سینما ہال میں کئی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس کے بول سوال اٹھاتے ہیں کہ ’ہم اپنی کھیتوں میں گندم یا چاول کے بجائے بندوقیں کیوں بوتے ہیں، جب دونوں ملکوں کی گلیوں میں بھوکے بچے روتے ہیں؟ آؤ قسم کھائیں کہ اب جنگ نہیں ہوگی۔‘ اسی پس منظر میں جلد ریلیز ہونے والی فلم ’بارڈر ٹو‘ بھی سنہ 1971 کی انڈیا-پاکستان جنگ پر مبنی ہے۔ اس میں انڈین فضائیہ کے افسر نرمل جیت سنگھ سیکھوں کی کہانی دکھائی گئی ہے، جنھیں انڈیا کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ’پرم ویر چکر‘ دیا گیا تھا۔ یہ کردار گلوکار و اداکار دلجیت دوسانجھ ادا کر رہے ہیں۔ پہلی فلم ’بارڈر‘ میں اکشے کھنہ اور سنیل شیٹی کے کردار جنگ میں جان قربان کر دینے والوں کے دکھائے گئے تھے۔ جنگی حقیقتوں اور فلمی آزادیوں کے امتزاج نے اس فلم کو زبردست باکس آفس کامیابی دلائی۔ تاہم حقیقت میں دھرم ویر سنگھ، جسے اکشے کھنہ نے ادا کیا تھا، زندہ رہے اور کرنل کے عہدے تک پہنچے۔ وہ مئی 2022 میں فوت ہوئے ہیں۔ ایک پرانی گفتگو میں انھوں نے یاد کیا کہ سنہ 1997 میں فلم ریلیز سے پہلے سنسر بورڈ نے ان کے کردار کو مر جانے والے فوجی کے طور پر دکھانے پر اعتراض کیا تھا۔